تبرکاتِ حرمین

تصنیف

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

مدرسہ تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیارٹیبل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث صاحب بانی و صدر ٹرسٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبرکاتِ حرمین

تالیف

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ قدوۃ الاولیاء حضرت شاہ محمد حسینؒ

ترتیب

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

بہ اہتمام

مدرسہ تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث صاحب (بانی و صدر ٹرسٹ)

سیل: 9246524289, Email : hmgrasheedi@yahoo.com

آزاد نگر، عنبر پیٹ، حیدر آباد۔۱۳

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	تبرکاتِ حرمین
مؤلف	:	عارف باللہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ
سن اشاعت	:	۱۴۲۹ھ مطابق ۲۰۰۸ء
تعداد	:	ایک ہزار
کتابت	:	شکیل کمپوزنگ سنٹر روبرو فائر اسٹیشن، سیلر، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد-۶۳ فون: 9391110835, 9346338145
طباعت	:	عائش آفسیٹ پرنٹرس روبرو فائر اسٹیشن، سیلر، متصل مسجد رضیہ، جدید ملک پیٹ، حیدرآباد-۶۳ فون: 9391110835, 9346338145
قیمت	:	Rs. 80/- اسی روپے

بہ اہتمام

مدرسہ تجوید القرآن ایجوکیشنل اینڈ چیاریٹیبل ٹرسٹ

بتوسط حافظ محمد غوث صاحب (بانی وصدر ٹرسٹ)

Email : hmgrasheedi@yahoo.com, 9246524289:سیل

آزاد نگر، عنبر پیٹ، حیدرآباد۔۱۳

اِنتساب

احقر

اپنی پیشکش کو

سیدی و مولائی

حضرت شاہ سید حسن صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

کے اسم گرامی پر

جن کے فیضان توجہ کا یہ راست نتیجہ ہے۔

جذبابِ تشکر کے ساتھ معنون کرتا ہے۔

نسبتیں حاصل بہت سی ہیں غلامؔ
زندگی گلزار ہی گلزار ہے

احقر غلام محمدؐ

محلہ یوسف نگر، عقب نا کہ، ٹپہ چبوترہ،

مکان نمبر: ۴۳/۶۱۰-۵-۱۳، حیدر آباد

فہرست مضامین

سلسلہ نمبر	عناوین	صفحہ نمبر
۱	تقریظ	۸
۲	پیش لفظ	۱۰
۳	تمنّائے غلام	۱۳
۴	وقائع (روزنامچہ) حج کے عشق پرور احوال	۱۵
۵	۱۰/اکتوبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ م ۴/شوال ۱۳۹۵ھ ہجری	۱۵
۶	۱۴/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۸/شوال ۱۳۹۵ھ روز سہ شنبہ	۱۷
۷	پنجشنبہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۷۵ء	۱۹
۸	۱۷/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۱/شوال ۱۳۹۵ھ روز جمعہ	۲۱
۹	۱۸/اکتوبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۲۴
۱۰	۱۹/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۲/شوال ۱۳۹۵ھ روز یکشنبہ	۲۵
۱۱	۲۰/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۳ شوال ۱۳۹۵ھ روز دوشنبہ	۲۵
۱۲	۲۱/اکتوبر ۱۹۷۵ھ م ۱۴ شوال ۱۳۹۵ھ روز سہ شنبہ	۲۷
۱۳	۲۲/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۵/شوال ۱۳۹۵ھ روز چہار شنبہ	۲۸
۱۴	۲۳/اکتوبر ۱۹۷۵ھ م ۱۶ شوال ۱۳۹۵ھ روز پنجشنبہ	۳۱
۱۵	۲۴/اکتوبر ۱۹۷۵ھ م ۱۷ شوال ۱۳۹۵ھ جمعۃ المبارک	۳۳
۱۶	۲۵/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۸ شوال ۱۳۹۵ھ روز شنبہ	۳۳
۱۷	۲۶/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۸/شوال ۱۳۹۵ھ روز یکشنبہ	۳۵
۱۸	۲۷/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۹/شوال ۱۳۹۵ھ روز دوشنبہ	۳۷
۱۹	۲۸/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۲/شوال ۱۳۹۵ھ روز سہ شنبہ	۴۱
۲۰	۲۹/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۳/شوال ۱۳۹۵ھ روز چہار شنبہ	۴۳
۲۱	۳۰/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۲۲/شوال ۱۳۹۵ھ روز پنجشنبہ	۴۵
۲۲	۳۱/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۲۳/شوال ۱۳۹۵ھ روز جمعۃ المبارک	۴۶

۲۳	یکم نومبر ۱۹۷۵ء م ۲۴/شوال المکرم ۱۳۹۵ھ روز شنبہ	۴۸
۲۴	۲۵/شوال المکرم ۱۳۹۵ھ ۲/نومبر ۱۹۷۵ء۔ روز یکشنبہ	۵۰
۲۵	۲۶/شوال المکرم ۱۳۹۵ھ م ۳/نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۵۲
۲۶	۲۷/شوال ۱۳۹۵ھ ۴/نومبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ	۵۳
۲۷	۲۸/شوال ۱۳۹۵ھ م ۵/نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ	۵۵
۲۸	۲۸/شوال ۱۳۹۵ھ م ۵/نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ	۵۶
۲۹	یکم ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۶/نومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ	۵۸
۳۰	۲/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۷/نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ	۶۰
۳۱	۳/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۸/نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۶۲
۳۲	زیارات مقاماتِ مقدسہ	۶۳
۳۳	۴ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ م ۹/نومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ یوم الاحد	۶۴
۳۴	۵ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۰/نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ۔ یوم الاثنین	۶۷
۳۵	۶ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۱/نومبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ یوم الثلث	۷۰
۳۶	۷/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م۔ ۱۲/نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ یوم الاربع	۷۴
۳۷	۸/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م۔ ۱۳/نومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ یوم الخمیس۔	۷۵
۳۸	۹/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۴/نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ	۷۶
۳۹	۱۰/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۵/نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۷۸
۴۰	۱۱/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۶/نومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ	۸۱
۴۱	۱۲/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۷/نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۸۲
۴۲	۱۳/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۸/نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۸۳
۴۳	۱۴/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۸/نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ	۸۵
۴۴	۱۵/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۹/نومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ	۸۶
۴۵	۱۶/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ ۲/نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ	۸۷
۴۶	۱۷/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۱/نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۹۰
۴۷	مدینہ طیبہ کے بعض معاشرتی اہم پہلو......(مدینہ طیبہ کی بکریوں سے سبق)	۹۴

۴۸	۱۸؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۴؍نومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ بیت اللہ ۔ الحرم المحترم	۹۴
۴۹	۱۹؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۹۶
۵۰	۲۰؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۴؍نومبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ	۹۸
۵۱	۲۱؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۵؍نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ	۹۹
۵۲	۲۲؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۶؍نومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ	۱۰۰
۵۳	۲۳؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۷؍نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ	۱۰۱
۵۴	۲۴؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۱۰۲
۵۵	۲۵؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۹؍نومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ	۱۰۳
۵۶	۲۶؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۳۰؍نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۱۰۴
۵۷	۲۷؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م یکم دسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۱۰۵
۵۸	یکم ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ	۱۰۶
۵۹	۲ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۳؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ	۱۰۷
۶۰	۳؍یکم ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۴؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ	۱۰۷
۶۱	۴؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۵؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۱۰۹
۶۲	۶؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۷؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۱۱۰
۶۳	۷؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۸؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ	۱۱۲
۶۴	۸؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۹؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ	۱۱۳
۶۵	۹؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۰؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ ایام الحج (دوسرا دن)	۱۱۵
۶۶	۱۰؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۱؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ ایام الحج (تیسرا دن)	۱۱۸
۶۷	۱۱؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۲؍ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ ایام الحج (چوتھا دن)	۱۲۲
۶۸	۱۲؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۳؍ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ ایام الحج (پانچواں دن)	۱۲۶
۶۹	۱۳؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۴؍ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۱۲۷
۷۰	۱۴؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۵؍ڈسمبر ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ	۱۲۷
۷۱	۱۵؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۶؍ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ	۱۲۸
۷۲	۱۶؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۷؍ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ یوم الخمیس	۱۲۹

۷۳	۱۷/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۸/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ	۱۳۱
۷۴	۱۸/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۹/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۱۳۲
۷۵	۱۹/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۰/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ۔ یوم واپسی جدہ (یوم الفراق)	۱۳۳
۷۶	مسجد جدہ - بعد مغرب بیان امام محترم	۱۳۵
۷۷	۲۰/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۱/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۱۳۶
۷۸	۲۱/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۲/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ ایام البحر	۱۳۸
۷۹	۲۲/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۳/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز چہارشنبہ	۱۳۹
۸۰	۲۳/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۴/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ	۱۴۱
۸۱	۲۴/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۵/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ	۱۴۲
۸۲	۲۵/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۶/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ	۱۴۳
۸۳	۲۶/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۷/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ	۱۴۴
۸۴	۲۷/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۸/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ	۱۴۴
۸۵	۲۸/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۹/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ	۱۴۵
۸۶	۲۹/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۳۰/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز چہارشنبہ	۱۴۶
۸۷	۳۰/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م یکم جنوری ۱۹۷۶ء روز پنجشنبہ۔ بمبئی	۱۴۶
۸۸	۲/جنوری ۱۹۷۶ء روز جمعہ	۱۴۷
۸۹	یکم محرم ۱۳۹۶ھ م ۳/جنوری ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ	۱۴۹
۹۰	۲/محرم ۱۳۹۶ھ م ۴/جنوری ۱۹۷۶ء روز یکشنبہ	۱۵۰
۹۱	۵/جنوری ۱۹۷۶ء م ۳/محرم ۱۳۹۶ھ روز دوشنبہ	۱۵۲
۹۲	۶/جنوری ۱۹۷۶ء م ۴/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ روز سہ شنبہ	۱۵۳
۹۳	۵/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۷/جنوری ۱۹۷۶ء روز چہارشنبہ	۱۵۴
۹۴	۶/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۸/جنوری ۱۹۷۶ء روز پنجشنبہ	۱۵۵
۹۵	۷/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۹/جنوری ۱۹۷۶ء روز جمعہ	۱۵۷
۹۶	۸/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۱۰/جنوری ۱۹۷۶ء روز شنبہ	۱۵۷
۹۷	۹/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۱۱/جنوری ۱۹۷۶ء روز یکشنبہ	۱۵۹
۹۸	۱۰/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۱۲/جنوری ۱۹۷۶ء روز دوشنبہ	۱۶۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّ علٰی رَسُولِہِ الکَرِیم

عزیزی الحاج میاں غلام محمد صوفی ادام اللہ فیوضہ دیکھنے میں تو خاکسار نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں شہسوار۔ نہ تو سر پر دستارِ فضیلت، نہ جسم پر جُبّہ، مشیخیت، مگر سینہ ہے گنجینۂ معرفت۔ کسب حلال کیلئے کشمکشِ حیات میں سب کے ساتھ شریک مگر دست بکار دل بیار۔ ان کا قال ان کے عقیدت مندوں میں حال پیدا کر دیتا ہے۔ مگر کیا مجال کہ جادۂ شریعت سے سرِ مو انحراف ہو۔

زیرِ نظر کتاب میں اُنھوں نے اپنے ان وارداتِ قلبی کو قلمبند کیا ہے جو بزمانۂ حج حرمین شریفین میں وقتاً فوقتاً ان کے قلب پر وارد ہوتے رہے اور ان واردات کو حرمین شریفین ہی میں لوح دل سے صفحۂ قرطاس پر منتقل بھی کر لیا گیا تاکہ جس طرح وحی کے مقام ہی سے اس کی دعوت کا آغاز کیا گیا۔ اسی کی مناسبت سے ان احوال قلبی کے مقامِ ورود ہی سے اس کی اشاعت کی سعادت نصیب ہو سکے۔ حج ایسی عبادت ہے جو تمام دیگر عبادات کی جامع اور سب سے اکمل ہے۔ اس کی ادائی کے لئے صرف وہ مقام مختص کر دیا گیا ہے جو عالم دنیا میں تجلّی الٰہی کا مرکز ہے اور اس مرکز سے چار دانگ عالم میں اس تجلی کی ضیا پاشیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر ایک رکعت نماز پڑھنے کا ثواب دوسری جگہ ایک لاکھ رکعت نماز پڑھنے کے برابر ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ساری دنیا کی مسجدوں کا قبلہ بھی اسی کو قرار دیا گیا ہے۔ حاجی جب اپنے گھر سے حج کیلئے نکلتا ہے تو یہ اس کی ہجرت الی اللہ ہے۔ احرام کی

پابندیاں اس کے اندر تقوے کی صفت پیدا کرنے میں روزوں کا اثر رکھتی ہے۔
زادِراہ کا خرچ انفاق فی سبیل اللہ کی طرح مال کی محبت حاجی کے دل سے ہٹا کر محبت الٰہی کے لئے دل میں جگہ بناتی ہے۔ سفرحج کی تکالیف برداشت کر کے جہاد فی سبیل اللہ کی تربیت حاصل کرتا ہے۔ بیت اللہ کی گرد طواف گویا معشوق ازلی کی تجلّی گاہ کے اطراف پروانہ وار فدائیت کا ثبوت ہے۔ حجر اسود کو چوم کر اور بوسہ دے کر اپنے آقا کے ہاتھ پر اس کی بندگی کا عہد تازہ کرتا ہے۔ اگر بیت اللہ کے اندر داخلہ کی سعادت بھی نصیب ہوجائے تو اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ الله کی تفسیر سمجھ میں آنے لگتی ہے اور ایک ایسی کیفیت طاری ہوجاتی ہے گویا حاجی فنا فی اللہ ہوکر باقی باللہ ہو گیا ہے۔ مختلف شعائر اللہ کی زیارت و حرمت بجالا کر ان سے وابستہ واقعات سے سبق لیتا ہے اور اس طرح ساری اسلامی تاریخ اجمالی طور پر اس کے حافظہ میں نقش کالحجر ہو جاتی ہے اور وہ اپنے آپ کو قرون اولیٰ کے بزرگ ہستیوں کے درمیان چلتا پھرتا اور گھومتا محسوس کرتا ہے اور رخصتی کے وقت تو ملتزم سے چمٹ کر اس کا آہ وزاری کرنا اس کے دل میں محبوبِ حقیقی کی محبت کی شمع عمر بھر کے لئے روشن کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حج مبرور کے بعد حاجی تمام گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ سارے مناسک حج ایمان و احتساب کے ساتھ شعوری طور پر ادا ہوں۔ ورنہ بقول سعدی علیہ الرحمہ

خر عیسیٰ اگر بمکّہ رود چوں بیاید ہنوز خر باشد

اگر حج کے سفر میں یہ کتاب ساتھ رہے تو توقع ہے کہ حاجی کیلئے ایک تذکیر کرنے والے رہنما کی طرح ثابت ہوگی۔ اللہ بس باقی ہوس

کمترین سید ریاض الدین علی حسامی

(خلیفہ حضرت مولانا حسام الدین صاحب فاضل و سرپرست موتی مسجد، چنچل گوڑہ)

وظیفہ یاب صدر مدرس ماہ صفر ۱۳۹۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ

رب العالمین کی صفت زبان زد خاص و عام ہے۔ الحمد للہ رب العالمین کروڑوں بندگانِ خدا کی زبان پر روزانہ کئی مرتبہ بڑے اہتمام وشعور کے ساتھ آتا ہے۔ سب کا پالنے والا یہ چاہتا ہے کہ سب پلنے والے اس کے قریب ہوتے چلے جائیں اور اس کی ربوبیت کے جلوؤں میں غرق رہیں۔ جب جسم اور لوازمات جسم کو نوازنا ہوتا ہے تو ربوبیت رحمانی کا ظہور ہوتا ہے اور جب روح اور لوازمات روح پر نوازش کرنا ہوتا ہے تو ربوبیت رحیمی جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ جب ایک پلنے والے کو پالنے والا اپنے گھر بلانا چاہتا ہے۔ اپنے مہمانوں میں اس کا نام لکھنا چاہتا ہے، اس کے گناہوں کو چھپانا چاہتا ہے، جی چھپانا ہی نہیں بلکہ اس کے گناہوں کو حرفِ غلط کی طرح مٹانا چاہتا ہے اور پلنے والوں کو ایسا پاک صاف کرنا چاہتا ہے کہ پلنے والا ابھی ابھی ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے (کما ولدت اُمُّہ) تو ایسے پلنے والے ذات کے فقیر اور صفت کے محتاج غلام محمد کو غنی اور حمید ذات اس کی گود میں بٹھا لیتی ہے اور صاحبِ نصاب نہ ہونے کے باوجود بغیر سوال اور اشراف نفس کے اپنے درباروں کی حاضری نصیب فرما دیتے ہیں۔ بہر حال ایک پلنے والے غلام کو پالنے والے آقا نے اپنے دربار خاص میں بُلا لیا اور اُس بلانے کیلئے ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ تیرہ سو پچانوے ہجری کا انتخاب فرمایا۔ بیس بائیس لاکھ بندگانِ خدا کی معیت نصیب فرمائی۔ ہر اعتبار سے شانِ ربوبیت کا جلوہ دکھایا۔ ناچیز کے لئے ایسے موسم کا انتخاب فرمایا جو حد درجہ

معتدل تھا۔ حیدر آباد۔ بمبئی۔ سمندر۔ جدہ شریف۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ۔ منیٰ۔ عرفات۔ مزدلفہ۔ واپسی جدہ۔ بمبئی۔ حیدر آباد۔ یہ پورے کا پورا سفر اس انداز سے ہوا کہ جو کپڑے گھر سے پہن کر نکلے تھے ان میں اضافہ کی ضرورت ہوئی نہ کمی کی۔ سرمائی کوٹ جو صندوق میں رکھا ہوا تھا۔ اس بے چارے کو گھر پہونچ کر صندوق سے باہر نکالا گیا۔ صحت و عافیت میں شانِ ربوبیت یہ رہی کہ احقر کو یاد نہیں کہ بیت اللہ شریف میں یا مسجدِ نبویؐ میں کسی نماز کی تکبیر تحریمہ چھوٹی یا تہجد ہی فوت ہوئی ہو۔ پورے سفر میں دو۲ چار دن کی کسلمندی ضرور رہی جو اپنے معمولات میں حارج نہ ہوسکی۔ واپسی میں جہاز میں ایک اُلٹی ہوئی اور وہ بھی اپنی بداحتیاطی اور لااُبالی پن کا نتیجہ تھی۔ کھانے اور پینے اور رہنے، پہننے کی سہولتوں کے اظہار سے زبان قاصر ہے۔ کھانے، پینے میں بھی ربوبیت الٰہی کا چشم سر سے مشاہدہ ہوتا رہا۔ مذہبی اور سیاسی و اقتصادی حالات بھی حد درجہ معتدل تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مرحوم شاہ فیصل کو جو مذہبی جذبہ اور مسلمانوں کی خدمت کا ذوق عطاء فرمایا تھا، خود عربوں کی عزت و وقار کی جو فکر نصیب فرمائی تھی اس نے عرب کا نقشہ بدل دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج عربوں میں کتاب وسنت کی طرف رجوع عام ہوتا جارہا ہے رجوعِ تام باقی ہے۔ عربوں کے افلاس اور جہالت کا افسانہ ایک قصۂ پارینہ بنتا جارہا ہے اور آج ہم ایک مکی اور مدنی کو بین الاقوامی سیاس، بین الاقوامی تاجر، صناع، کاشتکار آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور جدھر مکہ اور مدینہ کا وزن پڑجائے اُدھر امریکہ اور روس جیسے ممالک جھکنے کے لئے مجبور ہیں۔ خدا کرے کہ اس اعتدال کی حالت سے عرب قومیں پورا پورا فائدہ اُٹھائیں اور اپنا مقام قیادت وامامت پھر سے حاصل کرلیں اور خدا کرے کہ اس اعتدال کی حالت سے پوری دنیا کے مسلمان فائدہ اُٹھائیں اور پوری دنیا کو رجوع الی الاسلام کی دعوت دیں۔

پہلے سے بلا کسی مشورہ یا منصوبہ کے اللہ تعالیٰ نے روزنامچہ لکھنے کی توفیق دی۔ اور اتنا تفصیلی روزنامچہ شائد ہی کسی نے لکھا ہو کہ حرمین شریفین میں جتنی جہری نمازیں ہوتی ہوں ان تمام نمازوں میں یہاں اور وہاں کے امامانِ محترم نے کونسی سورتیں پڑھی ہیں، ان تمام کو روزنامچہ میں اہتمام کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ روزنامچہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ بیت اللہ شریف اور مسجد نبویؐ ہی میں بیٹھ کر لکھا گیا ہے۔ روزنامچہ کے ساتھ بعض مضامین جو شائع ہورہے ہیں، ان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بھی حرمین میں بیٹھ کر لکھے گئے ہیں اور اکثر مضامین کو اللہ نے مناسک حج کی ادائی کے بعد لکھوایا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی انتہائی تجلّیات ہیں۔ لکھوانے والے نے لکھنے والے سے دعائیں بھی کروالی ہیں اور لکھنے والے کو لکھوانے والے سے یقین کامل ہے کہ وہ اس روزنامچہ اور مضامین کو قبولیتِ عامہ بلکہ قبولیت تامّہ عطاء کرے گا۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَامِکَ. وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَعَ خلودک. وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَامُنْتَھَا لَہٗ دُوْنَ مُشْتَکی وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَایُرِیْدُ قَائِلہٗ اِلَّا رَضَاکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ کُل طَرَفَة عَیْنٍ وَتنفُس کُل نَفْس.

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنُ.

احقر غلام محمد

تمنّائے غلام

غلاموں کا سفرِ حجاز اللہ اللہ
حقیقت کی جانب مجاز اللہ اللہ

خیالات میں ایک ہی جلوہ گر ہیں
مدینہ کی جانب جہاز اللہ اللہ

چمکتا ہو روضہ پہ ناز اللہ اللہ
اِدھر ہم سراپا نیاز اللہ اللہ

زباں، آنکھ، دل محوِ صَلِّ علی ہیں
ہوئے دَر دُرودوں کے باز اللہ اللہ

اِدھر بندہ اپنی شفاعت کا طالب
اُدھر بندہ بندہ نواز اللہ اللہ

انھیں کی بصیرت سے ان پر نظر ہو
صلوٰۃ اور سلاموں کا راز اللہ اللہ

نبیؐ کی غلامی، فقیری میں شاہی
ہیں آقا مرے شہنواز اللہ اللہ

بجالو ، بجالو بجانا ہے واجب
رگِ دل پہ نسبت کا ساز اللہ اللہ

مدینہ سے تحفوں کی بارش ہے بارش
ہے اللہ نکتہ نواز اللہ اللہ

یہ تسبیح ، تاج اور مشجّر یہ زمزم
کھجوریں بھی ہیں دل نواز اللہ اللہ

وہ مسجد نبیؐ کی وہ قربت نبیؐ کی
غلاؔم اس میں تیری نماز اللہ اللہ

❁❁❁
❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقائع

(روزنامچہ)

حج کے عشق پرور احوال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی مَنِ تَّبَعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنُ.

اللہ تعالیٰ کے فضلِ خاص اور کرمِ خصوصی سے وہ مبارک و مسعود وقت بھی آ گیا کہ اس ظالم و جاہل، ناکارہ و آوارہ کو اللہ نے بغیر کسی استحقاق و کسب کے محض اپنے فضل و وہب کے جلوے دکھانے کا فیصلہ فرمالیا۔ بی فارم آیا اور معلوم ہوا کہ ۱۴/اکتوبر ۱۹۷۵ء ۸/شوال ۱۳۹۵ھ روز سہ شنبہ بمبئی سے جہاز کی روانگی کا دن ہے۔

۱۰/اکتوبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ ۴/شوال ۱۳۹۵ ہجری

مکان نمبر 13-5-610/43 ٹپہ چبوترہ، کاروان، حیدرآباد۔ اے پی سے ساڑھے سات بجے نکل کر اسٹیشن ناملی پہنچے۔ عشاء کی نماز مسجد اسٹیشن ناملی میں پڑھی گئی۔ قافلہ میں عاشق علی صاحب، واحد خاتون صاحبہ، غلام محمد، حافظ سید یوسف

صاحب، محمد یونس صاحب اور محبوب حسین صاحب شریک تھے۔ نو بجے رات کو بمبئی کی گاڑی آئی اور 9.20 کو روانہ ہوگئی۔ محبوب نگر، مکتھل، مرکل اور حیدرآباد کے بہت سے احباب و اصحاب اسٹیشن پر رخصت کرنے کیلئے حاضر تھے۔ نعرۂ تکبیر کی گونج میں گاڑی روانہ ہوئی۔ اپنی عدم خواہش کے باوجود مکان اور اسٹیشن پر، ریل میں بھی گلپوشی ہوکر رہی۔ ناملی سے بمبئی کا کرایہ (۳۹) روپئے ہے۔ سیٹ کے ریزرویشن ہوگئے تھے۔ اسی لئے گاڑی میں آرام رہا۔ تمام رات گاڑی چلتی رہی۔ ۱۱را کٹوبر ۱۹۷۵ء م ۵ رشوال ۱۳۹۵ھ دن کے پونے دو بجے بمبئی اسٹیشن پر اتر گئے۔

احقر کے ساتھ سفر میں تین جوڑ کپڑے، دو رومال، صدری، سرمائی کوٹ اور باران کوٹ ساتھ تھے۔ بستر میں شطرنجی اور بلانکٹ موجود تھی۔ ان کو ایک صندوق میں مقفل کرلیا گیا تھا۔ اوپر ایک خریطہ ساتھ تھا جس میں لوٹا، گلاس، تھرماس اور "کلام غلام" کے ایک درجن نسخے اور کچھ دوسری کتابیں تھیں۔ اسٹیشن بمبئی پر اُتر کر سید یوسف قلی نمبر (۴۸۶) کے ذریعہ صابو صادق کے مسافر خانہ میں کمرہ نمبر (۳۹) میں قیام ہوا۔ دہلی کی حسینہ خاتون، کاروان کی واحد خاتون، عاشق علی صاحب، عثمان علی صاحب، غلام محمد اور کیرالا کے تین اور مسافر بھی کمرہ نمبر (۳۹) کے آدھے حصے میں ٹھیرے رہے۔ اور آدھے حصہ میں بنارس کے ایک ڈاکٹر صاحب اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم تھے۔ حافظ صاحب اور یونس صاحب چوتھے درجہ میں دوسری جگہ مقیم رہے۔ صابو صادق کا مسافر خانہ بہت ہی مشہور و معروف مسافر خانہ ہے۔ چار منزلہ ہے۔ ڈیڑھ دو ہزار مسافرین مقیم ہوجاتے ہیں۔ درمیان ہی میں مسجد بھی ہے جس میں نمازیں ہوتی ہیں اور تبلیغ کا کام جاری رہتا ہے۔ مسافر خانہ کی اوپر کی منزلوں میں زیادہ وزنی سامان پہنچانے میں مسافروں، کولیوں اور مزدوروں کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ خدا کرے کہ مسافروں کو ہلکے پھلکے سفر کی عادت پڑ جائے۔ ۱۳را کٹوبر

۱۹۷۵ء بروز دوشنبہ م ۷؍شوال ۱۳۹۵ھ بی فارم کی تکمیل لائین لگا کر سبھی کو کرنی پڑی۔ طبی ٹیکہ کی توثیق بھی حاصل کی گئی۔ پاسپورٹ کی تیاری کے مراحل طے ہوتے رہے۔ حیدرآباد بینک کی رقم کا مسئلہ کل پر ٹھیرا۔ انھیں دنوں بمبئی کی شاندار جامع مسجد مسجد ذکریا اور دوسری صاف وشفاف مساجد دیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ کے بندوں نے اللہ کے نام پر بے دریغ اور بے حساب روپیہ خرچ کیا ہے۔ بلا مبالغہ پیسہ پانی کی طرح بہایا ہے۔ مسجدوں کی آبادی پر کم توجہ کی گئی ہے۔ بڑی مسجدوں میں مصلیوں کی تعداد دو صف تھی۔ تیسری صف میں کچھ بچے تھے۔ معلوم ہوا کہ اکثر مسجدوں میں تبلیغ کا کام چل رہا ہے۔ مسجدوں میں سونے کی ممانعت کی ہدایات نظروں سے گزریں اور یہ بھی کہ بغیر اجازت تقریر نہ فرمائیں۔ ہر مسجد میں کافی تعداد میں قرآن مجید، سورۂ یٰسین، سورۂ کہف اور درود ووظائف، دلائل الخیرات وغیرہ رکھے نظر آئے۔

۱۴؍اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۸؍شوال ۱۳۹۵ھ روز سہ شنبہ

جہاز کے نکلنے کا دن تھا۔ بعض حضرات کے پاسپورٹ آج ۵ بجے تک بنتے رہے۔ عصر کی نماز پڑھ کر صابو صدیق مسافر خانہ سے نکلے۔ گودی کے باب الداخلہ ہی سے پاسپورٹ ہاتھ میں لے لیا گیا تھا۔ گھوڑا گاڑی میں بیٹھے ہوئے، بتاتے ہوئے گودی میں پہنچے۔ گودی کے گودام میں داخلہ کے وقت پھر معائنہ ہوا۔ اندر داخل ہونے کے بعد سامان کا معائنہ شروع ہوا۔ بعض صندوقوں کو کھول کر دیکھا گیا۔ بعض کو ویسے ہی اجازت دے دی گئی۔ سامان کی گودی میں پہنچنے کے بعد پھر ٹیکہ کا معائنہ ہوا اور توثیق ہوئی۔ اس کے بعد جہاز کے اسٹیشن میں داخلہ کی اجازت ملی۔ داخل ہوتے وقت ناشتہ کا ایک پیکٹ اور اُردو پڑھنے والوں کے لئے ترجمۂ قرآن کی ایک ایک کاپی بھی حوالہ کی گئی۔ قبل ازیں کچھ حضرات کو حج گائیڈ اور مناسک حج کی ایک ایک کاپی حوالہ کی گئی تھی۔ جہاز پر چڑھنے کے لئے سیڑھی لگی ہوئی تھی۔ اپنے

قافلے میں سب سے پہلے دو بکیٹ دونوں ہاتھوں میں لے کر احقر جہاز پر چڑھ گیا۔ جہاز پر چڑھتے ہی مغرب کی اذان شروع ہوگئی۔ احقر نماز کیلئے پہنچ گیا۔ دیکھا کہ تبلیغی جماعت، منیر صاحب کی امارت میں جہاز میں موجود ہے اور کافی کام کرنے والے جڑے ہوئے ہیں۔ مغرب کے بعد تھوڑی دیر ٹھیرنے کا اعلان ہوا۔ نماز کے بعد کام کے سلسلہ میں مشورہ ہوا۔ فجر کے بعد اشراق تک حلقے ہوں۔ 8.30 تا 10.30 بجے کتابی تعلیم ہو۔ عورتوں کو بھی جوڑ لیا جائے۔ ظہر کے بعد مختصر بیان ہو۔ عصر تا مغرب روزانہ بیان ہوتا رہے، جہاز پر 7 بجے چائے کا، 10.30 تا 11 کھانے کا، بعد مغرب رات کے کھانے کا وقت ہے۔ جہاز پر سواری کا یہ پہلا موقعہ ہے۔

فرسٹ کلاس، سکنڈ کلاس، تھرڈ کلاس کے درجوں کو سمجھنے کے لئے ریل گاڑی کو دیکھ لینا کافی ہے۔ تھرڈ کلاس کے لئے یہ بھی سمجھ لیجئے کہ ہر ایک کو لوہے کا چھوٹا پلنگ دیدیا گیا ہے۔ روشنی اور ہوا کی کسی قدر زیادتی مطلوب ہے۔ ویسے کارا جرائی تو ہوجاتی ہے۔ اس لئے بعض حضرات چھت پر ہی وقت گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ۷ استرہ سو مسافروں کو لے کر جہاز چلنے والا ہے۔ ان میں ہم بھی شریک ہیں۔ بمبئی کی گودی پر سینکڑوں حضرات وداع کرنے کیلئے دو۲ دو۲ روپے کا ٹکٹ لے کر پہنچ گئے تھے۔ 9.20 کو جہاز کا انجن چالو کیا گیا۔ 10 بجے انجن کی تیاری مکمل ہوئی اور دس بجکر پندرہ منٹ پر جہاز چلنے لگا۔ جہاز ۱۴ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا تھا۔ ۱۵/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۹/شوال ۱۳۹۵ھ 10 بجے رات تک ایک دن گزر گیا۔ جہاز کے قریب دو تین کشتیاں سمندر میں نظر آئیں۔ ۱۶/اکتوبر ۱۹۷۵ء صبح دس بجے سمندر میں ایک بڑا جہاز نظر آیا جو پہلے تو ساکن نظر آیا اور بعد بجانب جنوب جاتا نظر آیا۔

صابو صدیق کا مسافر خانہ نفسِ امّارہ کی تربیت کا مقام نظر آیا۔ جہاز محمدی میں انسانوں کے نفس لوامہ بنتے نظر آرہے ہیں۔ ابھی سے نظر آرہا ہے کہ جدہ میں نفس

ملہمہ کا تزکیہ ہوگا۔ حدودِ حرم میں قدم رکھتے ہی نفوس مطمئنہ بن جائیں گے اور یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً کا جلوہ ہوگا۔

پنجشنبہ ۱۶/ا اکتوبر ۱۹۷۵ء

بعد نماز ظہر، امیر جماعت تبلیغ نے اعلان کیا کہ صوفی صاحب کا بیان ہوگا۔ آغاز سفر میں ہی احقر کا خیال تھا کہ بیان کی نوبت نہ آئے تو اچھا ہے اور سفر سننے میں گزر جاتا تو اچھا تھا۔ لیکن جب اعلان کر دیا گیا تو اب بیان کے سوا چارہ نہ تھا۔ احقر کے بیان کا خلاصہ یہ تھا کہ یہ سفر سیکھنے کا سفر ہے اس لئے احقر بھی سیکھنے ہی کیلئے نکلا ہے۔ لیکن اب جبکہ امیر صاحب نے حکم فرما دیا تو کچھ گزارشات کرنی ہی پڑیں گی۔ دوستو اور بزرگو! یہ سفر سیکھنے کا ہے اور ہم بھی سیکھنے ہی کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے گھر بلا رہے ہیں۔ ہم اللہ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اگر صرف اسی احسان کا ادراک ہو جائے تو ہماری روحیں نکل جائیں گی جس کعبہ کی طرف منہ کر کے ہم روز نمازیں پڑھ رہے ہیں اور جس کو دیکھنے کیلئے ہم زمانے سے آرزو کرتے رہے اور جس کی تمنا میں جی رہے تھے اب ہم وہیں جارہے ہیں اور جس ذاتِ گرامی پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہے اُسی روضہ مبارک کی طرف سفر ہو رہا ہے۔ اللہ کرے کہ ہمیں اس سفر کا شعور نصیب ہو جائے۔ خود اپنا شعور نصیب ہو، ایمان و یقین جاگے۔ آپ کے سامنے مسلسل بات آرہی ہے اور ان ہی باتوں کو یاد دلایا جارہا ہے لَبَّیۡکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ سنایا اور یاد دلایا جارہا ہے۔ احقر بھی اس وقت مختصر بات عرض کر کے بیان ختم کرنا چاہتا ہے۔ وہ ذاتِ گرامی جس کی طرف ہم سفر کر رہے ہیں وہ عظیم الشان ذات ہے جو ہمیں اس وقت وَحَمَلۡنَاهُمۡ فِی الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ کا مشاہدہ کرا رہی ہے۔ وہ عظیم الشان ذاتِ گرامی ہے جو قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ کا جلوہ

دکھارہی ہے۔ وہ ذاتِ مبارک اور رحیم وکریم ذات جو ایک محروم کے سوا سب کو نجات ورحمت کا مژدہ سنارہی ہے اور اعلان مبارک اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُشْرِکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَشَآءُ بے شک اللہ نہیں بخشتا اس کو جو اس کے ساتھ شریک کرتا ہے اور اس کے سوا جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے، بس یہی ایک ایسا محروم ہے جس کیلئے اس کے پاس کوئی جگہ نہیں۔ اس کے سوا جسے چاہے بخش دے۔ وہ چاہے تو بے نمازی کو بخش دے۔ وہ چاہے تو بے روزہ کو بخش دے۔ وہ چاہے تو بے زکوٰۃ کو بخشد ے۔ وہ چاہے تو بے حج کو بخش دے اور وہ چاہے تو بے جہاد کو بخش دے۔ وہ چاہے تو زانی کو بخش دے، وہ چاہے تو شرابی کو بخش دے، وہ چاہے تو حرام خور کو بخش دے۔ لیکن اس ذاتِ مقدس کے پاس مشرک کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قربان جائیے۔ حضور ﷺ نے امت کو شرک اور اسبابِ شرک سے حفاظت کی تعلیم دی اور صحابۂ کرامؓ کو اسبابِ شرک سے بھی بچالیا۔ جب یوں فرمایا کہ اَلرِّیَاءُ شِرْکُ الْاَصْغَر (ریا، دکھاوا چھوٹا شرک ہے) ریا سے بھی بچنے کی پوری کوشش ہونی چاہئے۔ جس عبادت میں ریا ہوگی، وہ عبادت اس عابد کے منہ پر ماردی جائے گی۔ چاہے وہ نماز ہو، روزہ ہو، زکوٰۃ ہو، چاہے جہاد ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے اس سلسلہ میں ہم سب کو فکر کرنی چاہئے۔ اب ایک آخری گزارش کر کے دُعا کر لینا چاہتا ہوں۔ ہم اپنے گھروں کو اپنے بال بچوں کیلئے میوہ مٹھائی لے جاتے ہیں۔ گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ہمارے بچے سامنے دوڑے آتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ پھیلا دیتے ہیں۔ امی، ابا مٹھائی لائیے میوہ عطا کردیجئے۔ ٹھیک ایسے وقت آپ نے بعض مرتبہ دیکھا ہوگا کہ آپ کے بچہ کے ہاتھ کو اگر مٹی لگی ہو یا گوبر یا کیچڑ لگا ہوا ہو تو آپ اپنے ہاتھ کا میوہ اور مٹھائی ان کے ہاتھوں میں دینے سے روک لیتے ہیں اور ان کو حکم دیدیتے ہیں کہ جاؤ ہاتھوں کو دھو کر آؤ۔ پاک وصاف ہو کر

سامنے آؤ۔ اب ہمارا کام بھی یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کچھ لینا چاہتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو بھی پاک صاف کرلیں اور ہاتھوں کی پاکی یہ ہے کہ جس ذات نے ہاتھ دیئے ہیں، اس کے سوا کسی اور کے سامنے نہ پھیلیں۔ اور جس ذات نے سر عطا کیا ہے یہ سر اس کے سوا کسی اور کے سامنے نہ جھکے۔ سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخن تک کوئی چیز خدا کے سوا کسی اور نے دی ہو تو اس کی نشاندہی کیجئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کو ماننا مشکل ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا کا انکار مشکل ہے۔ ناممکن ہے آپ میں کوئی صاحب کسی شئے کی نشاندہی کر سکتے ہوں تو کریں جو خدا کی عطاء کی ہوئی نہیں ہے۔ یہ بال، یہ آنکھیں، یہ سر، یہ دماغ، یہ دل، یہ جان سب مولیٰ تعالیٰ کی عطاء ہے۔ اس کا شعور پیدا فرمایئے لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اسی لاشریک ذات کے سامنے حاضری کی تیاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے۔

۱۷/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۱/شوال ۱۳۹۵ھ روز جمعہ

آج پورا دن سمندر میں سکون معلوم ہوا۔ موجیں ساکن نظر آرہی تھیں۔ آج ۱۲ بجے غسل جمعہ ہوا۔ لباس تبدیل کیا گیا اور ظہر کی نماز وہی دو بجے پڑھی گئی۔ جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کا ۵۷ سالہ زندگی میں دو تین مرتبہ موقع ملا ہوگا۔ سمندری کھارے پانی ہی سے غسل کیا گیا۔ جہاز میں پاسپورٹ دیکھ کر ایک ایک صابن بھی ہر مسافر کے حوالے کیا گیا۔ آج اسی صابن سے احباب نے کپڑے دھوئے، معمولی صابن کیطرح کام دیتا نظر آیا۔ آج ظہر کے بعد ایک صاحب نے اصرار کر کے بیان رکھوایا۔ بس حکم کی تعمیل کرنے کے لئے کھڑے ہونا پڑا۔ عرض کیا گیا کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ تین چار دن سے یاد دلایا جارہا ہے اور ہم سب روزانہ مسلسل پڑھے چلے جارہے ہیں۔ الفاظ اور معنی کا شعور ہو تو انشاءاللہ بندگی میں ایک انقلاب

نظر آئے گا۔ بس اس شعور کی ضرورت ہے۔ ہم عام طور پر اس کا ترجمہ بھی جانتے ہیں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہم آپ ہی سے استعانت کرتے ہیں کا مطلب پوچھا جائے تو ہم بیان کرتے ہیں کہ نماز عبادت ہے، روزہ عبادت ہے، زکوٰۃ عبادت ہے، حج عبادت ہے، جس کیلئے ہم سب جارہے ہیں۔ جہاد عبادت ہے۔ قرآن عبادت ہے، درود پڑھنا عبادت ہے سُبْحَانَ اللهِ عبادت ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عبادت ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ عبادت ہے۔ لیکن جب ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم اللہ ہی سے مانگتے ہیں، یہ مدد کا طریقہ کیا ہے۔ اس کا شعور بہت کم لوگوں کو ہے۔ بعض نماز پڑھنے ہی کو مدد سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ عبادت ہے۔ بعض لوگ صرف دعا کو ہی مدد مانگنا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مدد مانگنے کے طریقوں میں سے وہ ایک طریقہ ہے جو احقر انشاء اللہ اس کی کچھ تفصیل عرض کرنا چاہتا ہے۔
دنیا میں جتنے انسان ہیں، امیر ہو کہ غریب، عالم ہو کہ جاہل، عورت ہو کہ مرد، کسی ملک کے ہوں۔ ان سارے انسانوں پر پانچ حالات طاری ہوتے ہیں۔ ان حالات سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے۔ ان میں سے ایک حالت ہے نعمت، کہ انسانوں پر نعمتوں کی بارش ہوتی رہتی ہے، کھانے کو خوب ملتا ہے، پہننے کو خوب ملتا ہے، سونے کو خوب ملتا ہے، رہنے کیلئے مکانات ملتے ہیں، سفر کیلئے ہوائی جہاز اور سمندری جہاز بھی قدموں میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ سر کے بال اللہ کی نعمت ہے، آنکھیں اللہ کی نعمت ہیں، کان اللہ کی نعمت ہیں، زبان اللہ کی نعمت ہے، دماغ اللہ کی نعمت ہے، دل اللہ کی نعمت ہے، جان اللہ کی نعمت ہے، نعمتوں میں فطرتِ انسانی کا یہ تقاضہ ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ نعمت باقی رہے اور اس میں زیادتی ہوتی رہے۔ ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ حج کی نعمت باقی رہے اور اس میں اضافہ ہو کہ آئندہ ہم پھر حج کو آئیں تو اپنے بال بچوں کے ساتھ آئیں۔ نعمتوں میں مدد مانگنے کا طریقہ اللہ نے بتایا۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ

لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ اگر تم شکر کرو گے تو ہم نعمت کو بڑھا دیں گے۔ یہ ازدیادِ نعمت کا نسخہ اللہ نے ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ ہر نعمت پر شکر کرتے رہیے نعمت بڑھتی رہے گی۔ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کے "ل" کی جو اہمیت ہے وہ کسی ندوی یا دیوبندی فارغ سے پوچھئے۔ یا کسی عرب پروفیسر سے دریافت فرمائیے، جدھر آپ خود جا ہی رہے ہیں۔ میرے دوستو! اگر ہم صرف شکر کرنا سیکھ لیتے تو خدا کی قسم بے شمار مسائل خود بخود حل ہو جاتے۔ چاہے وہ سیاسی ہوں، اقتصادی ہوں، معاشرتی ہوں یا مذہبی ہوں اگر ہماری قوم صرف آنکھ کا شکر ادا کر لیتی تو دنیا سے سنیما ہالوں کا وجود مٹ جاتا۔ لوگ پیٹ بھر کھا کر، ڈکار لے کر، پیٹ پر ہاتھ پھیر کر الحمد للہ کہنے کو شکر سمجھتے ہیں۔ شکر کے تین طریقے ہیں۔ دل کا شکر یہ ہے کہ ہر نعمت کے معطی اور منعم اللہ تعالیٰ کو جانیں۔ زبان کا شکر الحمد للہ کہنا ہے۔ عملی شکر یہ ہے کہ نعمت کو معطی کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے، بالوں کا شکر یہ ہے کہ پورا صاف کر دیا جائے یا پورے بال چھوڑے جائیں۔ کان کا شکر یہ ہے کہ کسی کی غیبت نہ سنی جائے۔ آنکھ کا شکر یہ ہے کہ ناجائز چیز پر نظر نہ پڑے۔ زبان کا شکر یہ ہے کہ سچ بولے، جھوٹ نہ بولے، قرآن کی تلاوت ہو، اللہ کا ذکر ہو۔ سرکار دو عالم ﷺ پر درود پڑھے۔ نیک باتیں بتائے، برائیوں سے روکے، چہرہ کا شکر یہ ہے کہ اللہ کی مرضی کے مطابق رکھا جائے جو اللہ کی مرضی ہے وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہے۔ ہاتھ پیر کا شکر یہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جائے، دل کا شکر یہ ہے کہ دل بنانے والے کے سوا کسی اور کو دل میں نہ رکھے۔

انسان کی دوسری حالت ہے مصیبت۔ کھانے کی تکلیف، پینے کی تکلیف، پہننے کی تکلیف، رہنے سہنے کی تکلیف، محنت ہی محنت، مشقت ہی مشقت، مصیبت ہی مصیبت، مصیبتوں میں انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کی مصیبت دور ہو جائے اور کوئی بڑا

اس کا مددگار ہو۔ مصیبتوں میں مدد مانگنے کا طریقہ ہے صبر کرنا۔ جو بھی مصیبت آئے آدمی اس پر صبر کر لے اور صبر کا بدل اللہ تعالیٰ نے بتایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرُھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ بغیر حساب کہنے والے کی ذاتِ مبارک کا استحضار کھے اور سوچتا رہے کہ کیا ملے گا۔ پھر آگے ارشاد ہوتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) اگر اس بدل کا استحضار ہو جائے تو آدمی مصیبتوں کا استقبال کرنے لگے۔ آپ کے ہر گھر میں اس کا ہلکا سا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ بدل پیش نظر رہے تو تکالیف کا استقبال آسان ہو جاتا ہے۔ آپ کے گھر کی بچی جب ماں کے کان کے زیور پر نظر ڈالتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کیلئے بھی زیور بنا دیا جائے کس خوشی سے وہ کان میں سوراخ ڈالنے کیلئے آمادہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ اصرار کرتی ہے اسی طرح اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کے بدل پر جن کی نظریں پڑ جاتی ہیں وہ نہایت کتنی آسانی سے مصائب و مشکلات کو انگیز کر لیتے ہیں۔ یہی راز تھا کہ دنیا میں انبیاء کرام علیہم السلام پر سب سے زیادہ مصیبتیں آئیں۔ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء سے زیادہ مصیبتیں مجھ پر آئی ہیں۔ مصیبتوں کے تین اعتبار ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کیلئے ترقی درجات، مومنین کیلئے کفارۂ سیئات اور فساق و فجار کیلئے صورتِ عذاب اور کفار کیلئے عذاب ہے۔ آدمی صبر کو جانے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے بعد امیر صاحب نے حج کے طریقوں کے متعلق مولانا نعمانی کا رسالہ پڑھ کر سنایا۔

۱۸/اکتوبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

بعد فجر حلقے ہوئے۔ اپنے ہی ڈیک میں کتابی تعلیم میں شرکت ہوئی۔ کچھ پڑھ کر سنانے کا بھی حکم ہوا۔ تلبیہ کے حلقے ہوئے۔ اپنی ہی دعا پر بیٹھک ختم ہوئی۔ بعد ظہر قاسمی صاحب کا بیان ہوا۔ اپنے کو اچھا نہ سمجھیں۔ مکہ یا مدینہ کے کسی آدمی کو برا نہ

سمجھیں۔ اگر برا کام دیکھ بھی لیں تو یہ سمجھیں کہ ان کی کوئی نہ کوئی خوبی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے جب ہی تو وہ وہاں مقیم ہیں۔

۱۹/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۲/شوال ۱۳۹۵ھ روز یکشنبہ

بعد نماز فجر حلقے ہوئے۔ امیر صاحب نے اعلان کیا کہ ممکن ہے آج یا کل یلملم میقات کی آمد کا اعلان جہاز کی طرف سے ہو جائے۔ اسلئے تمام حضرات احرام کیلئے تیار ہو جائیں۔ احباب کا مشورہ ہوا کہ احرام کے کپڑے کو دھولیا جائے۔ احباب دھونے کی تیاریوں میں ہیں۔ آج بارہ ایک بجے سمندر میں جانب شمال ایک جہاز نظر آیا۔ قاسمی صاحب نے حج اور طواف کا طریقہ تفصیل سے بیان فرمایا۔ عصر کے بعد ایک تبلیغی بزرگ نے فضائل حج و زیارت پڑھ کر سنائے۔ مولانا منظور نعمانی کا رسالہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ مولانا نعمانی نے زیارت نبوی ﷺ کے اوقات زیارت (۱) بعد اشراق (۲) ۱۰ تا ۱۱ بجے (۳) مغرب سے پہلے (۴) مسجد نبویؐ کا دروازہ جب بند کرنے کا وقت ہو، عرض کرے کہ غلام سلام عرض کرتا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ وغیرہ صیغے توجہ کے ساتھ پڑھے جائیں۔ نعمانی صاحب نے لکھا ہے کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کا لکھا ہوا سلام مجھے پسند آیا۔ آج دو تین جہاز آتے اور جاتے ہوئے نظر آئے، رات میں روشنی کا ایک مقام نظر آیا، کہا گیا کہ وہ عدن ہے۔ وہ بجانب شمال تھا۔

۲۰/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۳ شوال ۱۳۹۵ھ روز دوشنبہ

آج بعد فجر مولانا مومن علی صاحب فاضل دیوبند بنگلوری کا بیان ہوا۔ لَا یُوْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ والی حدیث پڑھ کر بیان شروع کیا۔ کعبۃ اللہ کا مقام اور مدینہ کی

عظمت یاددلائی۔ یہ وہ مقام ہے جس کی طرف رخ کر کے ہم نماز پڑھ رہے تھے۔اس بیت کا طواف کریں گے جس کا لاکھوں انبیاء طواف کر چکے۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر رخ کر کے نماز پڑھی اس کا طواف فرمایا اور دعائیں مانگیں۔ پوری عظمت کے ساتھ دعا مانگنے کی کوشش کیجئے۔ محبت، کمال، جمال اور نوال سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ قابل محبت اور لائق محبت ہیں۔ حج کی طرح نماز بھی فرض ہے، اس بات کو خوب یاد رکھئے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود　　اولین پرسشِ نماز بود

سب سے پہلے کل نماز کا سوال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت بہت زیادہ ضروری ہے۔ ہم سب اسی محبت و اتباع کے لئے سفر کر رہے ہیں۔ اللہ سب کو نصیب کرے۔ اللہ سب کا حج قبول کرے۔ آج مولانا سعید الرحمٰن صاحب بہاری کا فجر اور عصر کے بعد بیان رہا۔ بعد ظہر امیر الحجاج جناب ضیاء الدین صاحب کا بیان رہا۔ صالح نوجوان جذباتی انداز میں بیان کیا کرتے ہیں۔ اقبالؒ کے اشعار زیادہ سناتے ہیں۔ اک ترے آنے سے پہلے اک ترے آنے کے بعد پڑھ کر سرکار ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ آیت پڑھ کر بات شروع کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد عرب کی کیا حالت ہوئی ڈھائی تا تین بجے بیان ہوا۔ دعا ہوئی۔ مولانا بہاری حج اور عمرہ کے مسائل سناتے جا رہے ہیں، کعبۃ اللہ پر نظر پڑنے پر اللھم اغفرلی ذنوبی اور جو بھی دعا ہو کریں۔ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ اپنے لئے اور سب کیلئے دعا کریں۔ احرام کی حالت میں خوشبو نہ لگائیں، بال نہ اکھاڑیں جوں نہ ماریں، خوشبودار اشیاء نہ کھائیں، خوشبودار منجن

وغیرہ بھی استعمال نہ کریں۔ بیڑی وغیرہ نہ پئیں۔ عورتیں معمولی کپڑے احرام کی نیت سے پہن لیں۔ آج امیر الحج صاحب کا اعلان ہوا کہ بروز سہ شنبہ ۲۱/اکتوبر ۱۹۷۵ء م/۱۴ شوال ۱۳۹۵ھ یلملم کا مقام آجائے گا۔ ۴ بجے پہلی سیٹی ہوگی اور ۵ بجے دوسری سیٹی ہوگی۔ ۴ اور ۵ کے درمیان میں سب احرام باندھ لیں۔ امیر تبلیغ حافظ منیر الدین صاحب نے کہا کہ ۴ اور ۵ بجے سے پہلے بھی اگر کوئی باندھنا چاہیں باندھ سکتے ہیں۔ صبح دوپہر جب چاہیں باندھ لیں۔ کل دوپہر کتابی تعلیم نہیں ہوگی۔ احرام باندھنے کا طریقہ بتایا جائے گا، تمام حضرات احرام کی تیاری فرمالیں۔

۲۱/اکتوبر ۱۹۷۵ھ م ۱۴ شوال ۱۳۹۵ھ روز سہ شنبہ

آج بعد فجر مولوی سعید الرحمٰن صاحب کا بیان ہوا۔ احرام باندھنے کا طریقہ بتایا۔ دو کپڑے استعمال کرتے ہیں، لیکن اصل احرام یہ ہے کہ آدمی بغض، حسد، کینہ، غیبت، فضول باتیں اور جدال چھوڑ دے اور ارادہ کرے کہ آئندہ اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت ہوگی۔ مسائل لوگوں کو یاد نہیں رہتے پوچھ کر عمل کرتے رہیں۔ ملا علی قاری کا ایک لطیفہ سنایا کہ یہ جب حج کیلئے تشریف لے گئے تو حجر اسود کے بائیں طرف سے طواف شروع کیا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ آپ کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ حجر اسود کے داہنی طرف سے طواف کرنا چاہئے، کچھ اور کتابیں نہ پڑھیں تو ملا علی قاری کی کتاب ''الحج'' ہی کا مطالعہ کیا ہوتا۔ یہ سن کر ملا علی قاری پر جو کچھ گذری ہوگی وہ ظاہر ہے۔ لکھنا الگ چیز ہے، عمل اور تجربہ الگ چیز ہے۔ اس لئے عمل کا خیال رکھیں۔ آج بعد ظہر احرام باندھنے کا طریقہ بتایا جائے گا اور بعد میں زیارت مدینہ کا بیان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے۔ آج قبل فجر ہی حافظ منیر امیر تبلیغ نے اعلان کیا کہ کل بعد فجر ہم صوفی صاحب سے زیارت مدینہ کے سلسلہ میں بیان کی خواہش کریں گے۔ احقر کی خواہش ہے کہ اپنا بیان نہ ہو

تو اچھا ہے۔ آج احرام باندھنے کی تیاری رہی۔ مناسب معلوم ہوا کہ احرام سے پہلے سر کی صفائی کرالی جائے۔ آج صبح بعد ناشتہ جہاز ہی میں پورا سر مونڈھ لیا گیا۔ غسل کیا گیا۔ حجامت بنالی گئی۔ ظہر کی اذان کے ساتھ ہی احرام باندھ کر دو رکعت نفل پڑھ لی گئی۔ اور نیت کرلی گئی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡعُمۡرَۃَ یَسِّرۡھَا لِیۡ فَتَقَبَّلۡھَا مِنِّیۡ ۔ اے اللہ میں عمرے کی نیت کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور میرے لئے قبول فرمایئے اور ظہر کے بعد احرام باندھنے کا طریقہ بتایا جاتا رہا اور بعد عصر احرام کے طریقے بتائے جاتے رہے۔

۲۲/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۵/شوال ۱۳۹۵ھ روز چہار شنبہ

بعد فجر احقر کا بیان رہا۔ زیارت مدینہ اور حقیقت کعبہ پر گذارشات پیش کی گئیں۔ بزرگوں نے کعبہ کی حقیقت بیان کی ہے کہ جس طرح ہر چیز کا دل ہوتا ہے اسی طرح کعبۃ اللہ کائنات کا دل ہے۔ چنے کے دانے کا دل ہوتا ہے، مرغی کا دل ہوتا ہے، بکری کا دل ہوتا ہے، گائے کا دل ہوتا ہے۔ انسان کو بھی دل ہوتا ہے۔ اسی طرح کائنات اور پوری زمین کا دل کعبۃ اللہ ہے، جس طرح دل کا اعضا و جوارح سے تعلق ہوتا ہے اور دل سے اعضا میں حیات دوڑتی ہے۔ اسی طرح تمام کائنات میں ساری زمین میں اور حصۂ زمین میں یہیں سے حیات، حقیقی انوار و برکات، ایمان و یقین، دین و نعمت، دوڑتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ تمام ممالک سے تمام قوموں کے آدمیوں میں سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سے کعبۃ اللہ کی طرف لوگ کھنچے چلے آرہے ہیں۔ اس طرح زیارت مدینہ کا بھی حال ہے کہ جو بھی خدا کو مانتا ہے اس کیلئے لازم ہے کہ وہ رسول کو مانے، اگر کوئی لاکھ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے لیکن محمد رسول اللہ کا انکار کردے تو وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی لاکھ مرتبہ محمد رسول اللہ کہے لیکن لا الہ الا اللہ کا انکار کردے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لازم و ملزوم ہیں۔ زیارت مدینہ بھی بہت

ہی احتیاط اور ادب واحترام کیساتھ ہونی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ادب واحترام کے خلاف کوئی بات سرزد ہو جائے۔ پورے ادب واحترام کے ساتھ روضہ مبارک پر پہنچ کر عرض کرے۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ. اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللہ. اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہِ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ. اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

درود شریف کثرت سے پڑھتے رہیں تو کچھ خصوصی حالات وکیفیات بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بزرگ کا واقعہ ہے وہ درود شریف کثرت سے پڑھتے رہتے تھے۔ روزانہ پڑھنے کا معمول تھا۔ ایک رات خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ مکان میں تشریف لائے ہیں۔ یہ ادب واحترام سے کھڑے ہو جاتے ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تیرا وہ منہ لا جس سے تو مجھ پر درود پڑھتا ہے تاکہ میں اسے چوموں۔ یہ ادب سے اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ خود آگے بڑھتے ہیں اور اپنے امتی کے رخسار کا بوسہ لے لیتے ہیں۔ بوسہ لیتے ہی ایک نوران کے جسم مبارک میں پھیل جاتا ہے۔ جسم خوشبو سے معنبر اور معطر ہو جاتا ہے۔ خاتون صاحبہ بھی بیدار ہو جاتی ہیں اور مکان کی خوشبو کو محسوس کر کے چیخ اٹھتی ہیں کہ کیا بات ہے۔ شوہر محترم وجہ بیان کر دیتے ہیں کہ سرکار کی تشریف آوری اور نوازش وکرم ہے۔ یہ ایک نمونہ ہے جو اہل خلوص اور خصوصی احباب کو پیش آتا ہے۔

احباب میں سے بعض نے بتایا کہ ۹ بجے جدہ پہنچ جائیں گے لیکن جدہ پہنچنے تک گیارہ بج گئے تھے۔ آدھ گھنٹہ سمندر میں انتظار کرنا پڑا تاکہ گودی کا جہاز روانہ ہو۔ جدہ کی گودی میں پہنچے تو اترنے تک ظہر کی نماز جدہ کی گودی میں پڑھی گئی۔ تقریباً ایک گھنٹہ لگ گیا۔ پاسپورٹ اترتے وقت بھی دیکھے گئے۔ پھر گودی میں پہنچنے کے

بعد بھی دیکھے گئے۔ معلم کے انتخاب کے وقت بھی دیکھے گئے۔ مدینۃ الحجاج میں داخلے کے وقت بھی اسی کا ذکر تھا۔ رات کو مسافر خانہ جدہ میں ٹھہرے۔ مسافر خانہ کی شاندار مسجد میں مغرب پڑھی، فجر بھی وہیں ہوئی۔

بعد فجر تبلیغ کے ایک بزرگ نے تفصیل سے بیان کیا اور بتایا کہ حقیقت حج کیا ہے۔ حقیقت حج یہ ہے کہ برضاء ورغبت والہانہ وعاشقانہ انداز میں اللہ کے حکم پر جان دینے کو تیار ہو جائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات تفصیل سے بیان فرمائے اور بتایا کہ اس امتحان میں بیٹے کا گلا کاٹنا اللہ کا منشاء نہ تھا۔ بیٹے کی محبت کا گلا کاٹنا تھا اور وہ (محبت) کٹ گئی۔ محترم مقرر نے اعلان کیا کہ اگر حج صحیح ہو جائے تو زندگی کامیاب ہو جائے گی۔ اور زندگی میں یقیناً انقلاب آجائے گا۔ حج کو کامیاب بنانے کیلئے زندگی بھر محنت کرنی پڑتی ہے۔ تب کہیں صحیح حج کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ انہوں نے پورے یقین سے اعلان کیا کہ اگر ایک ہی جہاز کے حاجی حقیقی حاجی بنجائیں تو ایک ملک کی اصلاح کیلئے کافی ہیں اور ایک ہی سال کے حاجی اگر حقیقی حاجی بن جائیں تو پوری دنیا کی ہدایت کیلئے کافی ہیں۔

معلم علی اکرم خان کا انتخاب ہوا ہے۔ آج موٹریں مکہ کیلئے روانہ ہو رہی ہیں۔ اللہ مبارک کرے۔ بارہ ایک بجے موٹریں پہنچی ہیں۔ اپنی موٹر آنے تک ایک بج گیا تھا۔ موٹر پر سوار ہوئے۔ جدہ سے نکلے۔ ظہر کی اذان ہو رہی تھی۔ راستہ میں ظہر پڑھنے کیلئے ٹھہرے۔ وہاں لوٹا بھر پانی ایک ریال میں بک رہا تھا۔ جدہ میں تین عدد موز ایک ریال میں، تین عدد سنترے ایک ریال میں بک رہے تھے۔ جدہ شریف کی ہوٹل میں ناشتہ ہوا۔ بھنڈی گیہوں کی روٹی ملی۔ دو روٹی کے دو ریال سالن کے ایک ریال دئے گئے (اماں) حوا کا مقام دیکھنے کیلئے بہت سے لوگ جا رہے تھے۔ ہماری بھی جماعت گئی۔ چوکھنڈی ہے دروازہ بڑے پھاٹک کا لگا ہوا ہے۔ اندر جانے

کی اجازت نہیں۔ وہیں سے دیکھ کر لوگ واپس ہو جاتے ہیں۔ نہ قبر نظر آتی ہے نہ مزار کا پتہ ہے۔ عام طور پر لوگ بولتے بتاتے بھی نہیں۔ ایک ریال آمدورفت کا کرایہ لیا گیا۔

۲۳/ اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۶ شوال ۱۳۹۵ھ روز پنجشنبہ

مکہ معظمہ پہنچنے تک تین بج رہے تھے۔ معلم کے مکان کا پتہ جلدی نہ چل سکا اور اس کیلئے تقریباً ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑا۔ پتہ ملنے کے بعد مکان کے سامنے سامان اتارا گیا اور اوپر رہنے کیلئے جگہ بتائی گئی۔ عصر کی اذان کا وقت آ گیا۔ عصر کی نماز گھر ہی میں سمت پوچھ کر پڑھی گئی۔ جماعت بنالی گئی۔ احقر کو امامت کرنی پڑی۔ معلم صاحب عصر کے بعد کھانے کا انتظام کر چکے تھے۔ ایک ایک تنوری روٹی موٹے جسم والی دو کر کے ہر ایک کے سامنے رکھی گئی تھی۔ میں نے آدھی روٹی کھا کر بس کیا، بعض بھائی پوری روٹی کھا سکے۔ گوشت کا سالن رکابی میں معلم صاحب نے خود ڈالا اور ٹماٹے کی چٹنی بھی رکھی گئی تھی۔ پانچ چھ روٹیاں دسترخوان سے واپس ہوئیں۔ مغرب کی نماز کا وقت آیا۔ حرم شریف کیلئے نکلے بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ مغرب کی نماز پڑھ کر یہاں سے نکلنا مناسب ہے۔ ورنہ وہاں آدمیوں کا ملنا مشکل ہوگا۔ وہی طے ہوا۔ احقر کو امامت کا حکم ملا۔

اِنَّا اَنْزَلْنَا اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ کی تلاوت ہوئی۔ مغرب پڑھ کر معلم صاحب کے بڑے صاحبزادے حسین صاحب کو معلم کی حیثیت سے منتخب کر کے علی اکرم خان صاحب نے بھیج دیا اور بتایا کہ مل کر رہئے، الگ ہرگز نہ ہوں۔ میرے پتہ کا کارڈ اپنے پاس رکھیں۔ اگر کوئی صاحب راستہ بھول جائیں یا الگ ہو جائیں تو پولیس سے میرا پتہ پوچھیں وہ بتا دیں گے۔ ۲۲ مرد اور دس عورتیں اپنی جماعت میں تھے۔ معلم صاحب نے رہبری فرمائی۔ پیدل ہی پہنچے۔ قریب ہی مقام تھا حرم شریف کے

سامنے پہنچنے تک لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ کا ورد ہوتا رہا۔ جب حرم شریف قریب آ گیا تو معلم صاحب نے ضروری دعائیں پڑھائیں۔ باب ملک عبدالعزیز سے داخل ہوئے۔ بچوں کو دعائیں خوب یاد ہیں، وہ پڑھاتے رہے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتِکَ الْعَتِیْقِ اَعْتِق رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَنِسَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَبَنَاتِنَا وَاَصْحَابِنَا مِنَ النَّارِ یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ۔ وغیرہ دعا پڑھتے ہوئے کعبہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر حجر اسود کے مقام سے دور ہی سے طواف شروع کرنا پڑا۔ جماعت ساتھ تھی۔ دعائیں پڑھی جارہی تھیں۔ کسی کو بھی قریب پہنچنے کا موقع نہ مل سکا۔ بسم اللہ اللہ اکبر واللہ الحمد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر یہی دعا کی جاتی ہے۔ طواف ہوتا رہا۔ ہر طواف پر یہ دعا اور مختلف دعائیں پڑھتے ہوئے سات طواف مکمل کر لئے گئے، دو رکعت نفل پڑھی اور الحمدللہ آج عشاء کی نماز حرم محترم ہی میں پڑھی گئی۔ عشاء کے بعد سعی کے لئے جانا ہوا۔ وہاں سے دعائیں کر کے نکلے اور صفا و مروہ پہنچے۔ صفا اور مروہ دونوں کے راستے میں پختہ سڑک بن گئی ہے۔ اوپر سے چھت ؐ ی پڑ گیا ہے۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ "بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَکْبَرُ وَللهِ الْحَمْدُ" کی تلاوت سے صفا سے سعی شروع ہوئی۔ وہاں سے مروہ پہنچے۔ اس طرح ساتویں چکر مروہ پر ختم ہوئی۔ دعائیں ہوتی رہیں۔ وہاں سے فارغ ہو کر آب زمزم پر پہنچے اور جی بھر کر پانی پیا۔ نل کے ذریعہ سیدھا ہاتھ لگا کر پانی پیا گیا۔ یہ سمجھ کر کہ سیری ہوئی پلٹ گئے۔ دو چار قدم ہٹ کر پھر پانی کی طلب ہوئی۔ پھر واپس ہو کر ایک ہاتھ سے دونوں ہاتھوں سے خوب پی پی کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّرِزْقًا کَامِلًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ۔ پھر مختلف نیتوں سے پانی پیا گیا۔ وہاں سے

فارغ ہو کر اجتماعی دعائیں ہوتی رہیں اور واپسی کا فیصلہ ہوا۔ معلم صاحب کے مکان پر واپس ہو کر حلق راس ہوا۔ ایک ریال فی کس مزدوری دی گئی۔ حلق راس کے بعد کپڑے بدل لئے گئے۔ معلم صاحب کی طرف سے چائے ملی۔ بعض حضرات ٹھہرنے کے مشوروں میں لگے ہوئے تھے کہ پہلے رباطوں سے حال دریافت کر لینا چاہئے اس کے بعد دوسرے کام ہوں گے۔ حیرت ہے کہ اس عظیم الشان اور پر عظمت مقام پر ہم جیسے نالائق کیسے پہنچ گئے۔ پروردگار کا فضل اور اس کی پرورش نہ ہو تو حقوق کی ادائی مشکل ہے۔ ہماری آمد سے پہلے ہی شعائر حج بیت اللہ کی چہل پہل، شوق وذوق، خشوع وخضوع کے نظارے متجلی ہیں۔

۲۴ اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۷ شوال ۱۳۹۵ھ جمعۃ المبارک

آج بوجہ جمعۃ المبارک نئے کپڑے پہنے گئے۔ طواف بعد فجر ہو چکا تھا۔ قبل جمعہ بھی طواف نصیب ہوا۔ حجر اسود کا بوسہ بعد فجر مل چکا تھا۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی اور مناجات کا ورد جاری تھا۔ جمعۃ المبارک مقام ابراہیم سے کچھ آگے پڑھی گئی۔ مناجات پوری پڑھنے کا موقع ملا۔ سب کیلئے دعا کرنے کا موقع بھی ملا۔ در کعبہ سے لگے دعائیں کرنے کا موقع مل گیا۔ دین کے خدمت گاروں کی مدد و نصرت کی دعا ہوئی۔ مخالفین کی مخالفت کی دوری وغیرہ کی دعا ہوئی۔ بعد عصر طہارت سے فارغ ہو کر پھر وہیں جا بیٹھے۔ درود شریف کا ورد ہوا۔ قرآن شریف کا چوتھا پارہ پڑھا گیا۔ مغرب کی نماز وہیں پڑھی۔ عشاء کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے۔ جوتا غائب تھا نیا لیا گیا۔ آج بعد عصر ایک جنازہ اور بعد عشاء ایک نماز جنازہ پڑھی گئی۔

۲۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۸ شوال ۱۳۹۵ھ روز شنبہ

پہلی اذان سن کر حرم کیلئے نکلے۔ طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم میں تہجد ۱۲ رکعتیں پڑھی گئیں۔ استغفار اور درود شریف وغیرہ پڑھتے رہے۔ فجر کی اذان ہوئی

جماعت سے نماز پڑھی گئی۔ بعد فجر طواف کے لئے نکلے۔ سوم کلمہ کثرت سے پڑھتے رہے۔ حطیم میں بیٹھ کر مناجات پڑھی۔ دیوار کعبہ سے لگے ہوئے کچھ پڑھی گئی۔ مقام ابراہیم پر کچھ پڑھ کر پوری ختم کرلی گئی۔ حطیم میں دو رکعت نماز نصیب ہوئی۔ غلاف کعبہ کو پکڑ کر بھی خوب دعائیں ہوئیں۔ در کعبہ کو پکڑ کر بھی خوب دعائیں ہوتی رہیں۔ اپنے اور سب کے لئے آخر غلام در پر تیرے آہی گیا ہے۔ مقام ابراہیم پر بھی دو رکعتیں پڑھی گئیں۔ دس بجے مکان واپس ہوئے۔ بارہ بجے مکان سے نکل کر مکہ شریف کی دو چار سڑکوں سے گذر کر ایک دوکان سے دو مسواک نصف ریال میں خریدے۔ دو ریال میں ایک پاکٹ خریدی، ۵ ریال میں ایک قرآن شریف، ۴ ریال میں حزب الاعظم اور ۴ ریال میں دلائل الخیرات خریدی گئی۔ ۱۲ بجے حرم میں داخل ہوئے، تھوڑی دیر بعد اذان ظہر ہوئی۔ سنتیں پڑھ کر مسقّف مقام پر بیٹھ گئے۔ رومال بچھالیا۔ ظہر کی اقامت ہوئی۔ امام صاحب نے ظہر پڑھائی۔ ظہر کے بعد کچھ دھوپ تھی۔ اس خیال سے کہ لوگ طواف میں کم رہیں گے طواف کا ارادہ ہوا۔ الحمدللہ رکن ایمانی سے استلام اور حجر اسود کا دو تین مرتبہ بوسہ بھی نصیب ہوا۔ حطیم میں دو رکعت پڑھی پھر مقام ابراہیمؑ میں دو رکعت پڑھی۔ غلاف کعبہ کو پکڑ کر پھر دعا ہوئی۔ در کعبہ کو پکڑ کر بھی دعا کرنیکا موقع ملا۔ سب کیلئے ایمان ویقین، صحت وعافیت، نور اور نورانیت اور حسن خاتمہ کی دعائیں مانگی گئیں۔ دین کے خدمتگاروں کی خصوصی مدد و نصرت، مخالفتوں کے زوال اور مخالفت کے اختتام کی دعائیں بھی ہوئیں۔ اَللّٰھُمَّ اَخْرِجِ الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ جَزِیْرَةِ حَبِیْبِکَ وَنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ کی دعائیں بھی ہوئیں۔ سارے مسلمانوں کیلئے ہدایت اور اتفاق واتحاد کیلئے بھی دعائیں ہوئیں، امت مسلمہ کے غلبہ اور تسلط کی دعائیں بھی ہوئیں۔ اپنی نجات اور مغفرت بھی مانگی جاتی رہی۔ نئی قرآن شریف میں سے پہلے پارہ کی تلاوت ہوئی۔ نئے حزب الاعظم سے ایک منزل پڑھی گئی۔ دلائل الخیرات ابتداء

سے شروع صلوٰۃ تک پڑھی گئی۔ اب فصل اول درود شریف کا ارادہ ہے۔ بعد مغرب سورتوں کے معمولات کی تکمیل ہوئی۔ عشاء کی نماز بھی پڑھ کر نکلے۔ عشاء کی جماعت میں امام محترم کا مصلیٰ اپنے قریب ہی لگا۔ ہم پانچویں صف میں تھے۔ حرم محترم میں روزانہ آدمیوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ آج بعد عشاء ایک جنازہ بھی آیا۔ لوگ سنتیں شروع کر چکے تھے۔ اس لئے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان نہیں کیا گیا۔ حرم شریف کے قریب لے جا کر رکھا گیا۔ امام صاحب وہاں پہنچے اور تین چار صف بنتے ہی نماز شروع کردی۔ دوسرے لوگوں کا قطعی انتظار نہیں کیا گیا۔ ہماری طرف کے جنازوں کے ہنگامے یاد آگئے۔

۲۶/ اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۱۸/ شوال ۱۳۹۵ھ روز یکشنبہ

آج صبح اٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف پہنچے۔ تہجد کی ۸-۱۰ رکعتیں پڑھیں۔ تہجد کے بعد طواف کا ارادہ ہوا اور الحمدللہ طواف کعبہ میں مشغولی رہی۔ دو مرتبہ حجر اسود کا بوسہ نصیب ہوا اور ہر مرتبہ (سات دفعہ) ہاتھوں کا استلام تو نصیب ہو ہی گیا۔ طواف میں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ) وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ زیادہ پڑھا جاتا رہا۔ کچھ دوسری دعائیں بھی زبان پر آتی رہیں۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھی۔ حطیم میں بھی دو رکعت نفل پڑھی۔ میزاب رحمت کے قریب غلاف کعبہ سے لپٹ جانے کا موقع بھی ملا۔ اور سب کیلئے صحت و عافیت، ایمان و یقین، اقامت صلوٰۃ اور حج و زیارت کیلئے دعائیں کی گئیں۔ وہاں سے ہٹ کر در کعبہ پر حاضری بھی نصیب ہوئی۔ دہلیز کعبہ کو پکڑ کر غلامی کا عہد تازہ کیا گیا۔ سید الاستغفار بھی بے ساختہ دل سے جاری ہو گیا۔ سب کیلئے صحت و عافیت، نجات و مغفرت، حضوری بارگاہ خدمت دین کی مشغولی، پوری آل و اولاد کو دین کی خدمت کی توفیق، حسنِ خاتمہ، دین کے خدمتگاروں کی مدد و نصرت اور مخالفین کی مخالفت کا اختتام، امت کے علماء

سوء اور مشاجرین سوء کے شر سے حفاظت کیلئے تفصیل سے دعائیں مانگی گئیں۔ بعض نام بے ساختہ زبان سے جاری ہو گئے۔ پھر مقامِ ابراہیم سے کچھ پیچھے بیٹھ کر اشراق کی چار رکعتیں پڑھی گئیں۔ مکی قرآن میں دوسرے پارے کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کی دو منزلیں بھی پڑھی گئیں۔ دلائل الخیرات کی ایک منزل بھی پوری ہوئی۔ یہ جملے لکھے جا رہے تھے کہ ایک صاحب نے دس ریال کا ہدیہ پیش کیا جو خاموشی سے قبول کر لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ خیر کی صورتیں پیدا فرمائیں اور شر سے حفاظت فرمائیں۔ ناشتہ کیلئے مکان گئے۔ ناشتہ تیار تھا۔ گیہوں کی روٹی اور سالن کھانے کو ملا۔ کھا کر چائے وغیرہ پی کر واپس ہوئے۔ گیارہ بجے طہارت و غسل سے فارغ ہو کر حرم میں داخل ہو گئے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور بِسْمِ اللهِ دَخَلْتُ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَنَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ زبان پر جاری تھا۔ حرم میں حاضر ہو کر حطیم میں دو رکعت نفل پڑھی۔ پھر میزاب رحمت پر غلاف کعبہ سے چمٹ کر خوب دعائیں کرنے کا موقع مل گیا، وہاں سے ہٹ کر طواف کی نیت سے حجر اسود پہنچ اور طواف کیا گیا۔ الحمد للہ قبل ظہر بھی ایک طواف نصیب ہو گیا۔ طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھی گئی۔ در کعبہ کو پکڑ کر پھر کافی دعائیں کرنے کا موقع مل گیا۔ سب کیلئے صحت و عافیت، ایمان و یقین اور حسن خاتمہ، سب کیلئے حج و زیارت نصیب ہونے کی دعا، کام کرنے والوں کی نصرت و مدد، دینی خدمات کی قبولیت، دین کی خدمت کی توفیق، نجات و مغفرت سب کیلئے مانگی گئی۔ اس ناکارہ اور آوارہ کی مغفرت، احیاء سنت کی قبولیت کی دعا ہوئی۔ مخالفین کی تباہی اور رکاوٹ پیدا کرنے والوں کو ہٹانے کی دعا ہوئی ۱۲:۳۰ کو ظہر کیلئے مطاف ہی میں صفیں بنائی گئیں۔ امام صاحب تشریف لائے۔ اقامت ہوئی۔ احقر دوسری صف میں تھا۔ امام صاحب ادھیڑ عمر کے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ قرات بھی بہت پسند آئی۔ موذن بھی ''ارحنا یا بلال''

کی یاد خوب دلاتے ہیں۔خوب اذان دیتے ہیں، مائک پر جب اذان دی جاتی ہے تو عجب نہیں کہ شجر و حجر کلمہ پڑھنے لگ جائیں۔ظہر کے وقت ہی قرآن شریف کے ایک پارہ کی تلاوت دیوار کعبہ سے لگے ہوئے زانوئے ادب طے کیے، کرنے کی توفیق ہوگئی۔حزب اعظم کی دو منزلیں بھی پڑھنے کا موقع مل گیا۔ بعد ظہر دلائل الخیرات کی ایک منزل کا ورد بھی پڑھ لیا گیا۔امام مکہ کیلئے سرمائی مصلیٰ کی حیثیت سے ایک مسقّف دالان بنا ہوا ہے۔احقر زیادہ تر اسی مقام پر بیٹھا کرتا ہے۔یہ چند گذارشات بھی اسی مقام پر بیٹھ کر تحریر کی جارہی ہیں۔دوسرا مضمون بھی الحمدللہ اسی جگہ بیٹھ کر لکھنے کا موقع مل گیا تھا۔ابھی یہ جملے لکھے جارہے تھے کہ عازمین حج کے دو بڑے قافلے سوسو کی تعداد میں معلّمین کی قیادت میں داخل حرم ہوئے۔شام تک چھ سات قافلے داخل حرم ہوتے نظر آئے۔

۲۷/اکتوبر ۱۹۷۵ء م/۱۹ شوال ۱۳۹۵ھ روز دوشنبہ

آج صبح اٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر حرم محترم میں داخل ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ زبان پر جاری تھا۔بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ بھی زبان پر جاری ہو گیا تھا۔حرم شریف میں اس وقت بھی سینکڑوں طواف مبارک میں مصروف تھے اور ہزاروں بندگان خدا موجود تھے۔تہجد پڑھنے کے لئے جگہ کی تلاش کرنی پڑی۔آٹھ رکعتیں تہجد کی بھی نصیب ہوئیں۔پھر طواف مبارک کی توفیق ہوئی۔پہلے طواف میں ایک مرتبہ حجر اسود کا بوسہ بھی نصیب ہوا۔ساتویں طواف کے بعد مقام ابراہیمؑ کے قریب دو رکعت نفل پڑھنے کا موقع مل گیا۔حطیم میں دو رکعت نفل پڑھی گئی۔میزاب رحمت کے قریب غلاف کعبہ کو پکڑ کر دعائیں کرنے کا موقع ملا۔سب کیلئے صحت وعافیت، ایمان و یقین، اقامت صلوٰۃ اور حج وزکوٰۃ کی توفیق کی دعائیں ہوتی رہیں۔آل

واولاد کی شادی بیاہ کی دعائیں بھی ہوئیں۔ وہاں سے ہٹنے کے بعد دیوار کعبہ سے لگے ہوئے مطاف میں بیٹھے (دروازہ مبارک) کی توفیق ہوگئی۔ حزب اعظم جیب سے نکالی اور ورد شروع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہوا کہ پوری حزب اعظم ختم کرلی گئی۔ اس کے بعد غلاف کعبہ کو پکڑ کر ان تمام دعاؤں کو اپنے تمام احباب کے حق میں قبولیت کی دعائیں ہوئیں۔ اے اللہ ان دعاؤں کو کمال الرحمٰن کے حق میں، جمال الرحمٰن کے حق میں، نوال الرحمٰن کے حق میں، ظلال الرحمٰن کے حق میں قبول فرماء۔ اے اللہ ان دعاؤں کو نظام النساء کے حق میں، احمدی کے حق میں سید کبیر کے حق میں، سید نصیر کے حق میں سعید الرحمٰن کے حق میں، عبید الرحمٰن کے حق میں، سید شہیر کے حق میں، سید لئیق کے حق میں قبول فرماء۔ اے اللہ ان تمام دعاؤں کو عائشہ بیگم کے حق میں خیر النساء کے حق میں، بشریٰ کے حق میں علیم النساء کے حق میں، نعیم النساء کے حق میں کلیم النساء کے حق میں قبول فرما۔ ظفر احمد کے حق میں، صغیر احمد کے حق میں، امتیاز احمد کے حق میں عبد الرزاق کے حق میں، عبد الوہاب کے حق میں، عبد الحفیظ کے حق میں، عبد الوہاب کی بیوی کے حق میں قبول فرما۔ ان دعاؤں کو سید امیر کے حق میں، سید علی کے حق میں بی پاشاہ کے حق میں، امین شریف کے حق میں معروف شریف کے حق میں، حلیمہ کے حق میں قبول فرما۔ اے اللہ ان دعاؤں کو محمد یونس کے حق میں، سیف یوسف کے حق میں قبول فرما، اے اللہ ان دعاؤں کو محمد حنیف کے حق میں، انکی بیوی کے حق میں قبول فرما اور ان کو اولاد نرینہ عطا فرماء۔ اے اللہ ان دعاؤں کو تمام احباب مکتھل و مرکل کے حق میں قبول فرما۔ محمد ہاشم کے حق میں جلیل احمد کے حق میں، عبد الرحمٰن کے حق میں عبد الرحیم کے حق میں عبد الرزاق کے حق میں، اپنے تمام احباب کے حق میں قبول فرما۔ اے اللہ محبوب نگر کے تمام احباب کے حق میں قبول فرما۔ عبد القیوم جاوید کے حق میں، عبد الحی کے حق میں عبد القیوم کے حق میں، محمد معین

الدین کے حق میں، عبدالجواد کے حق میں قبول فرما۔ اے اللہ ان دعاؤں کو عبدالرحیم درد کے حق میں قبول فرما، ان کی اہلیہ کے حق میں لڑکوں کے حق میں، لڑکیوں کے حق میں قبول فرما۔ اے اللہ ان دعاؤں کو نلگنڈہ کے احباب کے حق میں قبول فرما۔ حمید حسن کے حق میں، شریف الحسن کے حق میں، اور ان کو حج و زیارت کی دولت سے نوازیئے۔ ان کی بہو صاحبہ کو صحت عطا فرمایئے۔ نلگنڈہ کے تمام دوست احباب کے حق میں قبول فرما۔ اے اللہ ان دعاؤں کو عبدالغنی کے حق میں قبول فرما۔ ان دعاؤں کو محمد یسین کے حق میں، عبدالسلام کے حق میں، عبدالحفیظ کے حق میں، عبدالرؤف کے حق میں، محمد خواجہ کے حق میں، عبدالحفیظ کے حق میں، مکہ کے شریف کے حق میں ان کے بال بچوں کے حق میں عبدالرحیم کے حق میں عبدالکریم کے حق میں، شیخ علی کلاں کے حق میں، شیخ علی خورد کے حق میں، محمد یٰسین کے حق میں، اور محمد حنیف کے حق میں قبول فرما۔ اے اللہ ان دعاؤں کو تمام مسلمانوں کے حق میں قبول فرما۔ پھر وہیں بیٹھ کر قرآن شریف کی تلاوت کا بھی موقع مل گیا۔ چوتھے پارے کی تلاوت پوری ہوئی۔ تلاوت کے بعد چار رکعت اشراق اسی مقام پر پڑھنے کا موقع مل گیا۔ دعا کے بعد باب کعبہ پر حاضری کا موقع ملا۔ پھر غلام کے ہاتھ میں بیت اللہ کی دہلیز تھی۔ اور بے ساختہ دل سے نکل رہا تھا ائے اللہ میں آج ہر قسم کے کفر سے، شرک سے، نفاق سے ارتداد سے بدعات سے فسق و فجور سے اور غفلتوں سے توبہ کرتا ہوں اور ہر قسم کے ایمان کو توحید کو صدق کو استقامت کو اور یاد کو اختیار کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ روزآنہ پانچ وقت کی نماز پڑھتا رہوں گا۔ رمضان کے روزے رکھوں گا۔ زکوٰۃ ادا کروں گا، حج کروں گا۔ ائے اللہ آپ نے جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے، وہ کرتا رہوں گا۔ اور جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے بچتا رہوں گا۔ میرے دل کو کفر، شرک، ریا، کینہ، حسد، غیبت کی برائیوں سے پاک فرمادیجئے اور اپنی محبت عطاء

فرمائیے۔ میری دینی خدمات قبول فرمائیے، احیاءِ سنت کو قبولیتِ عامہ عطا فرمائیے۔ حسنِ خاتمہ نصیب فرمائیے۔ نور اور نورانی بنا دیجئے۔ حسنِ خاتمہ نصیب فرمائیے۔ سعادتِ دارین عطاء فرمائیے۔ اے اللہ جو مجھے دیکھ لے اس کو مسلمان بنائیے۔ میں جسے دیکھ لوں اس کو مسلمان بنا دیجئے، اے اللہ سارے عالم کو مسلمان کر دیجئے۔ روس کو مسلمان بنا دیجئے، امریکہ کو اسلام سے نوازیئے، جاپان کو اسلام سے سرفراز فرمائیے۔ سارے عالم کو اسلام کی دولت عطاء فرمائیے۔ سب کی ہدایت کے فیصلے فرمائیے۔ اَللّٰھُمَّ اخرج الْیَھُوْدَ وَالنَصٰرٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَجَزِیْرَۃِ حَبِیْبِکَ وَنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔ تمام مسلمانوں میں اتحاد واتفاق عطاء فرمائیے۔ دین کے کام میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو ہٹا دیجئے، ضرورت پڑے تو مٹا دیجئے اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ دعاؤں کے بعد آبِ زمزم پی کر وہاں بھی مختصر دعا کرتے ہوئے امامِ حرم کے سرمائی مصلیٰ کے قریب بیٹھ کر یہ چند جملے لکھے جا رہے ہے۔ اب ناشتہ کیلئے جانے کا ارادہ ہے۔

الحمدللہ ناشتہ کر کے طہارت و وضو سے فارغ ہو کر پھر حرم محترم میں داخلہ نصیب ہوا۔ دھوپ تھی۔ طواف میں لوگ کم تھے۔ موقع غنیمت سمجھ کر احقر بھی طواف میں مشغول ہو گیا۔ بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ پڑھ کر داخل ہوئے۔ دو مرتبہ حجر اسود کا بوسہ بھی نصیب ہوا۔ ساتویں طواف کے بعد مقام ابراہیمؑ پر دوگانہ ادا کیا۔ حطیم میں دو رکعت ادا ہوئی۔ پھر غلافِ کعبہ کو پکڑ کر دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ خوب دعائیں ہوئیں۔ پھر دہلیز کعبہ پر حاضری ہوئی۔ یہاں بھی خوب دعائیں ہوتی رہیں۔ اتنے میں اذانِ ظہر ہو گئی۔ جگہ سنبھال کر سنت پڑھی۔ امام صاحب سے قریب ہی

جگہ تھی دوسری صف میں جگہ ملی۔ جماعت کے وقت تقریباً تین، چار صفیں دھوپ میں تھیں بقیہ صفیں سائے میں ہوئیں۔ ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھی گئی۔ ظہر کے بعد سورتوں کا معمول چلتا رہا۔ عصر کی نماز کا وقت آیا۔ در کعبہ کے سامنے ہی امام صاحب کا مصلیٰ بچھا۔ پورے سایہ کے مقامات تک مصلی کھڑے ہوئے تھے۔ نماز کے بعد وضو وغیرہ کے لئے باہر جا کر آنا پڑا۔ قبلِ مغرب داخل حرم ہوئے۔ مغربی دیوار سے لگے بیٹھنے کا موقع ملا۔ ظاہر ہے کہ یہ مطاف ہے۔ مغرب کی اذان ہوئی اور پہلی صف میں امام محترم کے ٹھیک مقابل احقر کو جگہ ملی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ خوب یاد آتا رہا۔ لوگ نمازیوں کے سامنے سے بے ساختہ بے تکلف گزر جاتے ہیں۔ یہاں ہر ایک جگہ اللہ متجلی اور ہر ایک کے سامنے متجلی ہیں۔ کسی سے کسی کو کوئی غرض اور واسطہ نہیں۔ بس اپنی نماز ہوتی رہے۔ مغرب کی نماز ادا ہوئی اور وہیں اوابین پڑھنے کا موقع بھی مل گیا۔ اوابین کے بعد درود شریف کی منزلیں وہیں پڑھی گئیں۔ طواف کرنے والوں کی تعداد بڑھ گئی۔ مطاف کے قریب سے لوگ گزرنے لگے تو اس مقام سے احقر خود ہٹ گیا۔ دوسری جگہ جا کر جگہ سنبھالی اور وہاں درود شریف کا ورد ہوتا رہا۔

۲۸/ اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۲/ شوال ۱۳۹۵ھ روز سہ شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم محترم میں داخلہ نصیب ہوا۔ چار، چھ رکعتیں تہجد کی پڑھ کر طواف کا ارادہ ہوا۔ مطاف لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ اے اللہ میں طواف کا ارادہ رکھتا ہوں تو اسے آسان فرما اور قبول فرما۔ بِسْمِ اللهِ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ اَللهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ حجر اسود کا ہاتھوں سے بوسہ لے کر طواف شروع کیا گیا۔ سوم کلمہ خوب کثرت سے پڑھتے ہوئے ساتویں شوط و باری پوری کی گئی۔ خیال آتا رہا کہ اسی طرح اسی مقام پر انبیاء کرام اور اولیاء عظام، لاکھوں بلکہ کروڑوں

انسان اور کامل مسلمان گھومتے رہے ہیں۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھی۔ یہاں لوگ بھرے ہوئے تھے۔ جہاں جگہ ملی نماز پڑھ لی گئی۔ وہاں سے حطیم میں پہونچے۔ اور دو ۲ رکعت نفل کا موقع ملا۔ فجر کی اذان ہونے لگی۔ تو فجر کی سنتیں بھی وہیں پڑھ لی گئیں۔ نفل پڑھنے کے بعد میزابِ رحمت کے نیچے غلافِ کعبہ سے چمٹ کر دعا کرنے کا موقع ملا۔ صحت و عافیت ایمان و یقین کی دعا بال بچوں، دوست احباب سب ہی کیلئے ہوتی رہی۔ فجر کی جماعت کا وقت قریب تھا۔ اس لئے شرکتِ جماعت کیلئے جگہ تلاش کرنی پڑی۔ امام حرم کے پیچھے فجر پڑھی۔ پہلی رکعت میں عَمَّ یَتَسَاءَ لُوْنَ غالباً آدھی اور دوسری میں آدھی پڑھی۔ قرأت اچھی ہے۔ ہر جماعت کے وقت سووا صفوفکم (صفوں کو برابر کرو) کہہ کر دائیں بائیں دیکھ لیتے ہیں۔ متعلقہ پولیس مصلےٰ کے مقام کی نگرانی اور جماعت کا اہتمام کرتی ہے۔ پولیس والے خود بھی جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ان کے لباس خاکی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ بھی صدری ہوتے ہیں فجر سے فارغ ہو کر پھر طواف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیت کر کے طواف کرتے رہے۔ زیادہ تر سوم کلمہ اور دوسری ادعیہ بھی کی جاتی رہیں۔ ساتویں شوط کے بعد مقام ابراھیمؑ پر دو رکعت نفل پڑھی اور دعا کی۔ وہاں سے نکل کر حطیم میں دو رکعت نفل پڑھی۔ پھر میزابِ رحمت کے پاس غلافِ کعبہ سے لپٹ کر تفصیلی دعا ہوتی رہی۔ پھر درِ کعبہ کو پکڑ کر، دہلیز کو پکڑے ہوئے دعا ہوئی۔ نور اور نورانی کر دیجئے۔ سعادتِ دارین عطاء کیجئے، حسن خاتمہ نصیب فرمائیے اور مستجاب الدعوات بنا دیجئے، خدمت دین و خدمتِ احیاء سنت کو قبول فرمائیے اور میری آل و اولاد اور دوست و احباب کو حج و زیارت سے سرفراز فرمائیے۔ دعائیں ختم کر کے نکلے۔ درِ کعبہ سے لگے ہوئے بیٹھنے کو کل کی جگہ مل گئی۔ حزبِ اعظم پوری کی پوری پڑھ لی گئی۔ دعائیں بھی اور درود شریف بھی اس کے بعد غلافِ کعبہ کو پکڑ کر دعا

ہوئی کہ اے اللہ ان تمام دعاؤں کو میرے بیٹوں کمال، جمال، نوال، ظلال، حبیبہ، بشریٰ، حلیمہ، نعیمہ، کلیمہ، ظفر احمد، وزیر علی، صغیر احمد، نیاز احمد، عبدالرزاق، بی پاشا، سید علی، سید امیر، سید کبیر، سید نصیر، عبدالرحمٰن، سعید الرحمٰن، سید شہیر اور سید لئیق اور تمام خویش واقارب دوست احباب اور جنھوں نے دعا کی درخواست کی ہے ان سب کے حق میں پوری دعائیں قبول فرما۔ پھر وہاں سے اشراق پڑھ کر، قرآن شریف آدھا پارہ پڑھا گیا۔ روز کے ڈھالیہ میں پہنچے اور چھٹا پارہ پورا پڑھ لیا گیا۔ گھڑی دیکھی تو تین بجکر چالیس منٹ ہوئے تھے۔ عازمین حج کے دو قافلے اور پہنچے کے سب گورے اور باریش نظر آرہے تھے۔ ان میں چھ، آٹھ عورتیں بھی تھیں۔ 1.30 پر ظہر کی نماز پڑھی۔ ظہر اس دالان میں پڑھی جہاں سے موذن صاحب روزانہ اذان دیا کرتے ہیں۔ وہاں گھڑی بھی نظر آئی۔

۲۹/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۳/شوال ۱۳۹۵ھ روز چہار شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہوئے بیت الحرام میں داخلہ نصیب ہوا۔ ٦ رکعت تہجد پڑھی۔ طواف میں مشغولی رہی۔ لوگ خوب تھے۔ لوگ اتنے تھے کہ حجر اسود تک پہنچنا مشکل تھا۔ صرف ہاتھ سے استلام کا موقع ملا۔ ساتویں طواف کے بعد مقامِ ابراھیمؑ سے ذرا ہٹ کر نفل پڑھی۔ وہاں بھی لوگ بہت تھے۔ حطیم میں پہنچے، دو رکعت نفل پڑھ کر دعا کر رہے تھے کہ فجر کی اذان ہوئی، فجر کی سنت مغربی سمت میں پڑھی گئی۔ فجر کی فرض نماز بھی وہیں ادا ہوئی۔ فجر کے بعد جنازہ کی نماز میں شرکت ہوئی۔ روزانہ کوئی نہ کوئی پہنچ ہی جاتا ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کہنے والا مکہ میں بھی کسی کو نہیں چھوڑتا۔ فجر کے بعد پھر دوسرے طواف کی توفیق ہوئی۔ ساتویں چکر کے بعد مقام ابراھیمؑ پر دو رکعت پڑھنے کا موقع۔ پھر حطیم میں دو رکعت نفل ادا ہوئی۔ وہاں سے باب کعبہ پر پہنچے۔ دہلیز پکڑ لینے کا موقع مل گیا، اپنے لئے اور سب

کے لئے خیر و برکت، صحت و عافیت آل و اولاد کے حسنِ خاتمہ کی دعائیں مانگی گئیں۔ حزب اعظم پوری پڑھنے کا موقع مل گیا۔اس کے بعد ہی باب کعبہ پکڑ کر ان دعاؤں کے تمام احباب کے حق میں قبولیت ئی دعائیں چلتی رہیں۔اشراق وہیں پڑھنے کا موقع ملا۔اشراق کے بعد سرمائی مصلےٰ میں بیٹھ کر ساتواں پارہ پڑھنے کا موقع مل گیا اس کے بعد آبِ زمزم پیا گیا۔غلافِ کعبہ کی تحریر نقل ہوتی رہی۔تین طرف کی آیات کا پتہ چل گیا ہے کچھ باقی بھی رہ گئی ہیں۔اب شمالی جانب کی آیات دیکھتے ہوئے ناشتہ کے لئے جارہا ہوں۔ بعد ناشتہ وضو و طہارت سے فارغ ہو کر حرم واپس ہوئے۔اپنے اپنے اوقات پر نمازیں ہوتی رہیں۔ بعد عشاء مطاف میں لوگ بہت کم نظر آئے۔طواف کی نیت کر لی گئی لیکن حجر اسود کا بوسہ نہ مل سکا۔اِنِّیْ اَطُوْفُ بَیْتَکَ الْحَرَامَ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ۔نیت کر کے سعی شروع کردی۔ سیدالاستغفار زبان پر زیادہ جاری رہا اور طواف ہوتا رہا۔سات طواف ختم کر کے مقام ابراہیم پر پہنچے۔یہاں دو رکعت نفل پڑھی۔ حطیم میں پہنچے وہاں کچھ خالی جگہ مل گئی۔ دو رکعت نفل پڑھی۔اور میزابِ رحمت کے نیچے ٹھیک غلافِ کعبہ سے چمٹنا نصیب ہو گیا۔اپنے گناہوں کی معافی، دوست احباب کے گناہوں کی معافی، امت مسلمہ کے گناہوں کی معافی کی درخواست ہوئی اور سارے عالم کے ہدایت کیلیئے دعا ہوئی۔ اسمیں اپنا حصہ بھی مانگا۔دین کے خدمت گاروں کی مدد و نصرت، غیبی مدد کی دعا ہوئی۔ مخالفین کے ہٹائے جانے اور ضرورت پڑے تو مٹائے جانے کی دعا ہوئی۔ حیدرآباد کو خصوصاً، ہندوستان اور پوری دنیا کو عموماً علماء سوء اور مشائخین ضالہ کے شر سے حفاظت کی دعا ہوئی۔ظہر کی نماز کے بعد سرمائی مصلےٰ پر حاضر ہو کر نویں پارہ کی تلاوت ہوئی اور دلائل الخیرات کا پچھلا ورد اور اگلا ورد پورا کرنے کا موقع مل گیا۔ یہ جملے ظہر کے بعد لکھے جارہے ہیں۔عصر کی نماز باجماعت ہوئی۔نماز کے بعد نماز جنازہ بھی پڑھی گئی۔

۳۰/اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۲۲/شوال ۱۳۹۵ھ روز پنجشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم محترم پہنچے۔ مطاف بھرا ہوا تھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْتُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَنَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ، نیت پڑھ لی۔ تہجد کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ پھر طواف کی نیت کر کے سعی شروع کردی۔ حجر اسود کو صرف ہاتھ سے استلام کا موقع ملتا رہا۔ ساتویں شوط کے بعد مقام ابراھیم پر نفل پڑھنے پہنچے۔ جگہ تمام بھری ہوئی تھی۔ ذرا فاصلے پر جگہ دیکھ کر نفل پڑھی گئی۔ وہاں سے حطیم پہنچے۔ دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی۔ میزابِ رحمت کے نیچے غلافِ کعبہ پکڑ کر دعا کرنے کا موقع ملا اور سب کیلئے صحت و عافیت، ایمان و یقین، حسنِ خاتمہ اور قبولیت عامہ کیلئے دعا کی گئی۔ اے اللہ تمام آل و اولاد کو نور اور نورانی بنادے، سعادت عطاء کر، حسن خاتمہ نصیب فرما، مستجاب الدعوات بنادے۔ تمام اُمت مسلمہ کو ہدایت کا فیصلہ فرما۔ سب کے اندر ایمان و یقین، عبادات و اخلاص، خلوص و محبت پیدا فرما۔ خدمتِ دین کو قبول فرما۔ جو ہم کو دیکھے اسے مسلمان کردے، ہم جس کو دیکھ لیں اسے مسلمان کردے۔ در کعبہ کو بھی پکڑ کر دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ فجر کی اذان ہوئی۔ فجر کی نماز چھٹی یا ساتویں صف میں پڑھنے کا موقع ملا۔ امامِ محترم نے هَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھی۔ ساتھ ہی نماز جنازہ بھی ہوئی۔ یہاں مرنے والوں کے بھی عجیب قسمت ہوتے ہیں۔ نماز جنازہ میں ہزاروں شریک ہیں اور دعا ہزاروں مانگ رہے ہیں۔ السلام علیک کے ساتھ ہی جنازہ اُٹھالیا جاتا ہے۔ جنازہ پر نہ پھول نہ سبزہ۔ نہ الفاتحہ۔ فجر کی نماز کے بعد دوسرے طواف کا موقع مل گیا۔ مقامِ ابراھیم کے کچھ قریب نفل کیلئے جگہ مل گئی۔ پھر حطیم پر دوگانہ ادا کیا۔ میزاب رحمت کے نیچے دعا ہوئی۔ پھر دیوار کعبہ سے لگے بیٹھ گئے۔ الحمدللہ آج حزب اعظم پوری پڑھ لی۔ اس کے بعد اشراق پڑھی۔ پھر غلافِ کعبہ کو پکڑ کر دعا ہوئی کہ حزب اعظم کی دعا تمام

دوست واحباب کے حق میں قبول فرما۔ تمام مسلمانوں کے حق میں قبول فرما۔ پھر تھوڑی دیر بعد قرآن پاک کے دسویں پارے کی تلاوت ہوئی۔ وہاں سے ہٹ کر آب زمزم پر پہنچے۔ تھوڑا زمزم پیا اور سرمائی مصلے پر بیٹھ کر یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ اب ناشتے کے لئے جانے کا ارادہ ہے۔ بعد ناشتہ وضو سے فارغ ہوکر پھر داخل حرم ہوئے۔ ظہر کی نماز جماعت سے حرم میں پڑھی۔ بعد ظہر پھر طہارت و وضو کے لئے جاکر آنا پڑا۔ عصر کی نماز حرمِ محترم میں ہوئی۔ قرآن کے کچھ پارے پڑھنے کی توفیق بھی ہوگئی۔ مغرب حرم محترم ہی میں پڑھی۔ پھر کچھ قرآن کی تلاوت کا موقع ملا۔ عشاء کی نماز حرم میں پڑھ کر مکان واپس ہوئے۔ عشاء سے واپسی کے وقت بھی مطاف بھرا ہوا تھا۔ وہی معبودیت اور ربوبیت کے جلوؤں کی بارش، کھانا کھا کر آرام کیا۔ آج بھی بعض نمازوں کے بعد نماز جنازہ پڑھنے کا موقع ملا۔ شاید ہی کوئی دن خالی جاتا ہو۔ آج حرم کی تعمیر کے سلسلے میں ابتدائی سرسری معلومات حاصل کرنے کا خیال ہوا۔ پہلے دور کے ستونوں کو گننے کا ارادہ ہوا تو کوئی ۱۰۵ تک تعداد پہنچ گئی۔ حرم مبارک کی تین منزلیں ہوگئی ہیں اور جدید ترین شان وشوکت سے آراستہ ہیں۔ خدامِ حرم کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوگی۔ صبح، دوپہر، شام ہر وقت حرم محترم کی صفائی جاری رہتی ہے اور ''طَهِّرْ بَيْتِيَ'' کے حکم کی تعمیل ہورہی ہے اور خوب ہورہی ہے۔ قابلِ رشک خدمت ہے۔

۳۱/ اکتوبر ۱۹۷۵ء م ۲۳/ شوال ۱۳۹۵ھ روز جمعۃ المبارک

آج صبح وضو طہارت سے فارغ ہوکر داخل حرم ہوئے۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَنَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ۔ تہجد کے آٹھ رکعتوں کے بعد طواف میں مشغولی رہی۔ طواف کی دعائیں کتاب سے پڑھیں۔ ختم طواف پر مقام ابراہیم سے دور ہی دو رکعت نفل پڑھی اور غلافِ کعبہ سے لپٹ کر دعا کرنے کا موقع مل

گیا۔ فجر کی اذان ہوئی۔ نماز فجر کے بعد پھر طواف کی توفیق ہوئی۔ ساتویں شوط کے بعد مقام ابراھیم پر دو رکعت نفل پڑھی۔ پھر حطیم میں دوگانہ ادا کیا۔ پھر دیوار کعبہ سے لگے بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ حزب اعظم پوری الحمدللہ ختم ہوئی۔ پھر اشراق پڑھی۔ پھر قرآن شریف کا چودھواں پارہ ختم ہوا۔ پھر غلافِ کعبہ سے لپٹ کر دعاؤں میں مشغولی رہی۔ پھر درِ کعبہ کے چوکھٹ کو ہاتھ میں تھامنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ سب کیلئے اور سارے عالم کیلئے ہدایت کی دعا ہوتی رہی۔ دعا ہوئی کہ اپنے سارے احباب کو دین کی خدمت کیلئے قبول فرما۔ پوری زندگی میں دین کی خدمت کی توفیق اور سب کو حج و زیارت کی دولت نصیب فرما۔ زمزم پی کر سرمائی مصلّے پر بیٹھے ہوئے یہ جملے لکھے گئے۔ ناشتہ کو جارہا ہوں۔ بعد ناشتہ حجامت و غسل سے فارغ ہوکر حاضر بیت الحرام ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جمعہ کی نماز سے پہلے ایک طواف کی توفیق ہوگئی۔ کتاب لے کر دعائیں پڑھی گئیں۔ کتاب ساتھ رکھنے سے ہر شوط پر دعا سے اشواط کا حساب رکھنا آسان ہوگیا۔ ورنہ کبھی یہ خیال ہوتا تھا کہ شوط چھ تو نہیں ہوئے یا آٹھ تو نہیں ہوئے۔ کتاب رکھنے سے حساب بھی مل جاتا ہے اور ہر شوط کی مقررہ دعا بھی پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ طواف کے بعد مقام ابراھیم پر دوگانہ پڑھ کر اس مقام کی کتابی دعا بھی پڑھ لی گئی۔ پھر حطیم میں جاکر دو رکعت بالکل سامنے پڑھنی پڑی۔ حطیم عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوا تھا۔ پندرھواں پارہ مع سورہ کہف تلاوت کرنے کا موقع ملا اور مقامِ ابراھیم کی پانچویں صف میں جمعہ کی نماز ملی۔ امام صاحب نے منبر پر خطبہ پڑھا جو سرمائی مصلے سے متصل بنایا گیا۔ گزشتہ جمعہ کو دیکھ نہ سکا تھا۔ اب کے امام صاحب کو وہاں سے اتر کر امامت کے لئے آتا ہوا دیکھا۔ قریب ہی سے امامِ محترم گزرے تھے۔ اذانِ جمعہ کے فوری بعد خطبہ شروع ہوگیا تھا۔ خود احقر چار رکعتیں سنت پوری نہ کرسکا کہ خطبہ شروع ہوگیا۔ خطبہ کے وقت بھی بکثرت لوگ نماز

پڑھتے دیکھے گئے۔ طواف تو کرتے ہی رہتے ہیں۔ امام صاحب نے خطبہ اور نماز مختصر پڑھائی۔ نماز خطبہ سے مختصر پڑھی گئی۔ جمعہ کی نماز کے دو منٹ بعد نماز جنازہ کا اعلان ہوا جو غالباً "اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الْمَیِّت" کے الفاظ کے ذریعہ روزانہ کیا جا رہا ہے۔ جمعہ کے بعد سنتیں اور نفل پڑھ کر زمزم پینے سبھی پہنچے۔ آج دھوپ تیز تھی۔ جمعہ کی نماز کے وقت مکہ مکرمہ کی گرمی کا پہلی بار ہلکا سا اندازہ ہوا۔ نیچے رومال بچھا لیا گیا تھا اور سر پر محرمہ ڈال لیا گیا تھا، پھر بھی پسینہ نکل رہا تھا۔ کاش اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے بچا لے تو محنت ٹھکانے لگ جائے گی۔

جمعۃ المبارک سے فارغ ہونے کے بعد سرمائی مصلّے پر بیٹھ کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ آج صبح ہی سے عازمین حج کے نئے قافلے نظر آ رہے تھے۔ ہر قافلہ میں تقریباً ۴۰، ۵۰ آدمی موجود ہیں۔ مغرب کی نماز بھی ہو چکی ہے۔ ساتھ ہی نمازِ جنازہ کا موقع ملا۔ مغرب کے بعد سترھواں پارہ پڑھنے کا موقع ملا۔ بعد عصر سورتوں کے اوراد کی تکمیل ہوئی۔ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر مکان جا رہے ہیں۔ تعداد روزانہ بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ آج عشاء کی جماعت کے بعد حرم المحترم کی چالیس نمازیں باجماعت نصیب ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور نجات کا ذریعہ بنائیں۔

یکم نومبر ۱۹۷۵ء م ۲۴ ر شوال المکرّم ۱۳۹۵ھ روز شنبہ

آج صبح بعد فراغت طہارت و وضو حرم میں پہنچے۔ اُٹھنے میں دیر ہو گئی دیکھا تو اکثر ساتھی بستروں سے غائب ہیں۔ بعد معلوم ہوا کہ وہ اپنے اپنے وقت پر پہنچ چکے ہیں۔ الحمد للہ فجر کی نماز جماعت سے حرم میں نصیب ہو گئی۔ فجر کے ساتھ ہی نماز جنازہ بھی پڑھی گئی۔ فجر کے بعد طواف کا ارادہ ہوا۔ ساتویں شوط کے بعد مقامِ ابراہیم پر نفل پڑھی۔ حطیم میں دوگانہ ادا کیا۔ پھر میزاب رحمت کی سمت ہی میں غلافِ کعبہ کو پکڑ کر دعا کرنے کا موقع مل گیا۔ پھر دیوار کعبہ سے لگے بیٹھنے کا موقع مل گیا۔ پوری حزب اعظم

پڑھنا نصیب ہوا۔ پھر غلافِ کعبہ کو پکڑ کر دعا کرنی نصیب ہوئی۔ پھر ناشتے کیلئے مکان آ گئے۔ آج مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کیلئے روانہ ہو رہے ہیں۔

بعد ناشتہ زیارت مقاماتِ مقدسہ کیلئے نکلے۔ مکہ معظّمہ سے نکل کر جمرات صغریٰ، وسطیٰ اور کبریٰ کو دیکھا وہاں تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کو بھی دو منزلہ بنایا جا رہا ہے، قریب سے نہ دیکھ سکے۔ وہاں سے نکل کر مسجد خیف پہنچے۔ دو رکعت نفل پڑھی اور دو رکعت شکرانہ بھی۔ وہاں سے نکل کر مشعر الحرام مسجد مزدلفہ پہنچے۔ یہاں بھی دو رکعت نفل پڑھی اور شکرانہ ادا کیا۔ یہاں سے مسجد نمرہ پہنچے۔ یہاں دو رکعت نفل پڑھی اور شکرانہ بھی۔ یہاں سے جبل رحمت پر پہنچے۔ اور پہنچ کر دو رکعت نفل اور دو رکعت شکرانہ ادا کیا۔ پھر پہلی سمت میں دو رکعت نفل پتھر پر پڑھی گئی۔ کسی نے بتایا کہ یہ وہی مقام ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام (۴۰) سال تک آنسو بہاتے رہے۔ ان مقامات پر مسجدیں مزین بنائی جا رہی ہیں۔ ہر مسجد کی شاندار توسیع کی جا رہی ہے۔ جبل رحمت سے اتر کو موٹر میں بیٹھے ہوئے پانی پی کر جاتے ہوئے یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ تقریباً ۱۲/ بجے غارِ حرا پر پہنچے۔ غارِ حرا اور جبل نور دیکھنے کیلئے پہاڑی پر چڑھنے کا موقع نہ مل سکا۔ بعض احباب نے کچھ دور چڑھ کر دیکھنا چاہا۔ احقر کا مشورہ نہیں تھا۔ کیونکہ وقت بہت تنگ تھا۔ واپسی ہوئی اور مسجدِ حرام میں ٹھیک اسی وقت پہنچے جب کہ ظہر کی اذاں ہو چکی تھی۔ تیزی سے لوگ نماز کیلئے جا رہے تھے۔ الحمدللہ کہ داخل ہو کر سنتیں پڑھتے ہی فرض کی اقامت ہو گئی۔ اور نماز باجماعت نصیب ہو گئی۔ الحمدللہ غارِ حرا کے دیکھنے کیلئے پھر کبھی پروگرام بنانے کا مشورہ ہو رہا ہے۔ دیکھیں مقدرات کیسے ہیں اور کیا ہوتا ہے۔ ظہر کی نماز پڑھ کر طواف کا ارادہ ہوا۔ اور الحمدللہ طواف نصیب ہوا حجرِ اسود پر کشمکش تھی۔ اس لئے دور ہی سے استلام ہوتا رہا۔ کتابی دعائیں پڑھی جاتی رہیں۔ ساتویں شوط کے بعد ملتزم پر دعا ہوئی۔ مقام ابراہیم پر پہنچ کر دعا

پڑھی۔ وہاں سے نکل کر حطیم میں دو رکعت نفل پڑھی۔ نفل کے بعد ٹھیک میزاب رحمت کے نیچے غلافِ کعبہ کو پکڑ کر دعا کرنے کا موقع نصیب ہوگیا۔ اور سب کیلئے صحت و عافیت، حسن خاتمہ، حج و زیارت، دین کی خدمت اور پورے عالم میں دین کی اشاعت اور اس کے ذریعہ ہدایت عامہ و تامہ کیلئے بھی دعائیں ہوئیں۔ امام صاحب کے سرمائی مصلّے کے قریب بیٹھ کر یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ ظہر اور عصر کے بعد کچھ قرآن شریف کی تلاوت ہوتی رہی۔ مغرب کے بعد بیسویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ اس کے بعد قرآنی سورتوں کے ورد کے معمولات پورے کئے گئے جو عام طور پر ایک ایک تسبیح پڑھے جارہے ہیں۔ مغرب کے بعد جنازہ بھی پڑھا گیا۔ عشاء کے بعد بھی جنازہ کی نماز ہوئی۔ لیکن احقر شریک نہ ہوسکا۔ سنتیں پڑھنی شروع کر چکا تھا۔ مغرب میں امام صاحب نے دوسری رکعت میں "اِنَّا اَنزَلنٰهُ" کا سورہ پڑھا۔ عشاء کی نماز میں "وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ" پہلی رکعت میں اور دوسری میں "وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ" کی تلاوت فرمائی۔ بیت اللہ بھرا ہوا ہے اور تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے۔ آج مقاماتِ مقدسہ دیکھنے کے لئے غلام محمدؐ، حافظ سید یوسف، محمد یونس، عاشق علی، واحد خاتون اور ایک بزرگ ایک ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ صاحب سے کچھ "کلامِ غلام" بھی سننے میں آیا۔

۲۵؍شوال المکرّم ۱۳۹۵ھ ۲؍نومبر ۱۹۷۵ء۔ روز یکشنبہ

آج صبح بعد فراغت طہارت و وضو حرمِ محترم میں پہنچے۔ اُٹھتے وقت تہجد کی اذان ہورہی تھی۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ حرم محترم کو دیکھ کر یہ جملے نکل رہے ہیں۔ آٹھ رکعت تہجد پڑھی۔ طواف میں مشغولیت رہی ہجوم بہت تھا۔ حجر اسود کا استلام دور ہی سے ہوتا رہا۔ کتاب لے کر دعائیں پڑھی جاتی رہیں۔ ساتویں شوط کے بعد ملتزم

پر دعا ہوئی۔ پھر مقام ابراھیم پر دور ہی سے دو رکعت نفل کے بعد دعا کا موقع ملا۔ یہاں بھی کتابی دعائیں کی گئیں۔ وہاں سے حطیم میں بڑی مشکل سے پہنچے۔ اور دو رکعت پڑھی۔ غلافِ کعبہ پکڑ کر دعا کی گئی۔ مختصر دعا ہوئی۔ فجر کی اذان ہوئی، سنتیں پڑھ کر مغربی سمت ہی میں بیٹھ گئے۔ وہیں دوسری صف میں نماز فجر کی فرض پڑھنے کا موقع ملا۔ فجر کے بعد آیۃ الکرسی اور تسبیحات فاطمہ پڑھ کر دعا کر کے اُٹھے۔ پھر طواف میں مشغولی رہی۔ ملتزم پر دعا ہوئی۔ مقامِ ابراھیم پر نفل پڑھی اور دعا ہوئی۔ پھر حطیم میں پہونچ کر دعا ہوئی۔ پھر درِ کعبہ سے لگے ہوئے بیٹھ جانے کا موقع مل گیا۔ اشراق پڑھ کر غلافِ کعبہ سے لپٹ کر پھر تفصیلی دعا کا موقع ملا۔ دعا ہوئی کہ سب کو نور اور نورانی کر دیجئے۔ سعادت دارین عطاء کیجئے حسنِ خاتمہ نصیب فرمایئے۔ مستجاب الدعوات بنا دیجئے، بہت سے ناموں کے ساتھ دعائیں ہوتی رہیں۔ وہیں یٰسین شریف بھی پڑھنے کا موقع مل گیا۔ سرمائی مصلّے پر آ کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ زائرین کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اب ناشتہ کیلئے جا رہا ہوں۔

ناشتہ کے بعد حاضر حرم ہو کر اکیسویں پارہ کی تلاوت کر کے بیٹھا ہوں۔ الحمدللہ کہ تیسواں پارہ ختم ہو گیا ہے۔ ابھی عصر کی نماز ہونے والی ہے۔ ظہر کی نماز الحمدللہ جماعت سے پڑھ کر بیٹھے ہیں۔ نماز کے لئے جگہ دھوپ میں ملی تھی۔ اندازہ ہوا کہ عربستان کے سجدے کیسے ہوتے ہیں۔ ظہر کے فرض کے بعد نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ وقتِ واحد میں دو جنازوں کی نماز پڑھائی گئی۔ ہم بھی شریک ہوئے۔ دو جنازوں کی ایک ساتھ نماز زندگی کا پہلا واقعہ ہے۔ بعد عصر بھی دو جنازوں کی نماز ہوئی۔ بعد مغرب بھی دو جنازوں کی نماز پڑھائی گئی۔ عشاء کی نماز جنازہ کی نماز سے خالی گزر گئی۔ مغرب کی نماز میں امام صاحب نے پہلی رکعت میں اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ اور دوسری رکعت رکعت میں اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھی۔ عشاء کی نماز میں

پہلی رکعت میں وَاللَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی اور دوسری میں اِنَّا اَنۡزَلۡنٰهُ پڑھی گئی۔ بعد مغرب چوبیسویں پارہ کی تلاوت بھی ہوگئی بعد عصر اور بعد مغرب سورتیں پڑھنے کا معمول پورا کیا گیا۔ عشاء کے بعد گھر جا کر آرام کیا گیا۔ حرم شریف بھرا ہوا ہے۔ مطاف میں بھی جگہ ملنا مشکل ہے۔

۲۶ر شوال المکرّم ۱۳۹۵ھ م ۳ر نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح بعد طہارت و وضو حرم محترم پہنچے۔ حرم شریف بھرا ہوا تھا۔ مطاف بھی بھرا ہوا ہے، آٹھ رکعتیں تہجد کی پڑھ کر طواف میں مشغولی رہی۔ کتابچہ ہاتھ میں تھا۔ دعائیں اسی سے پڑھی گئیں۔ ساتویں شوط کے ختم پر ملتزم پر دعا کی گئی۔ مقام ابراہیم سے کچھ فاصلہ پر دو رکعت نفل پڑھی۔ حطیم میں دو رکعت نفل پڑھتے ہی فجر کی اذان ہوگئی۔ نماز فجر میں امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورۂ بروج اور دوسری رکعت میں سورۂ طارق پڑھی۔ بعد نماز صلوٰۃ الجنازہ کا اعلان ہوا۔ نماز جنازہ ہوئی اس کے بعد دوسرے طواف میں مشغولی رہی۔ حجر اسود کے قریب جگہ ملنا مشکل تھا۔ اس لئے دور ہی سے استلام ہوتا رہا۔ ساتویں شوط کے بعد ملتزم پر دعا ہوئی۔ مقام ابراہیم پر نفل پڑھی۔ حطیم میں دو رکعت پڑھی گئی۔ عورتیں زیادہ ہوگئی تھیں۔ قریب بھی بیٹھنے کی جگہ نہ مل سکی۔ اس لئے کچھ فاصلے پر کھلی جگہ بیٹھ کر حزب اعظم کا ورد پورا کیا گیا۔ مقام ابراہیم کے قریب اشراق پڑھی گئی۔ زمزم پر حاضر ہو کر تھوڑا زمزم پیا اور وہاں سے ناشتہ کیلئے واپس ہوئے۔ بعد ناشتہ طہارت و وضو سے فراغت کے بعد حرم شریف پہنچے۔ قرآن شریف کی تلاوت ہوتی رہی۔ ظہر کی نماز پڑھی گئی۔ پھر نماز جنازہ بھی پڑھی گئی۔ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر پھر نماز جنازہ میں شرکت ہوئی۔ عصر کی نماز کے وقت قرآن شریف کی تلاوت مکمل ہوگئی۔ آج معلم صاحب نے اعلان کیا کہ وہ مدینہ منورہ کیلئے چلیں گے۔ بعد عصر معلم صاحب کے مکان پہنچے۔ موٹر تیار تھی۔ موٹر

میں بیٹھ گئے۔ توقع ہے کہ آدھ گھنٹے میں نکل جائے گی۔

مکہ شریف سے موٹر مغرب کے قریب نکلی۔ بڑے اصرار سے جدہ میں مغرب پڑھنے کا موقع ملا۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر جدہ میں ہی عشاء پڑھ کر نکلے۔ راستے میں دو تین مقامات پر کچھ دیر ٹھیرتے ہوئے، ایک مقام پر ڈرائیور صاحب نے موٹر روک کر آرام کیا اور تمام مسافرین موٹر ہی میں بیٹھے رہے۔ فجر کا وقت ہوا۔ دوست احباب طہارت و وضو کی فکر میں مشغول ہوئے۔ اذان دی گئی۔

۲۷ رشوال ۱۳۹۵ھ ۴ رنومبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ

فجر کی نماز حافظ زین العابدین صاحب امام مسجد یک مینار نے پڑھائی۔ نمازِ فجر سے فارغ ہو کر بعض حضرات نے ناشتہ کی فکر فرمائی۔ ہم نے بھی مکہ کی لمبی روٹی اور سالن سے ناشتہ کیا۔ چائے پی اس کے بعد ڈرائیور صاحب نے سفر کا اعلان کیا۔ ۷ ربجے موٹر نکلی اور تقریباً ۹ ربجے مدینہ منورہ پہنچے۔ راستہ میں ڈرائیور صاحب نے بخشش وصول فرمائی۔ ۹ بجے موٹر سے اترے۔ ہر ایک کا پاسپورٹ اس کو دیکر نیچے اترنے کی اجازت دی گئی۔ سامان نیچے اتارا گیا۔ معلم صاحب کی رہبری میں سامان ایک مکان کے سامنے اتارا گیا۔ باغ شمسی کی حالت دیکھنے کیلئے مولوی عاشق علی صاحب اور محمد یونس صاحب روانہ ہوئے۔ بڑی دیر بعد واپسی ہوئی۔ خبر لائے کہ باغ میں جگہ نہیں ہے اور جو ہیں وہ بھی ہفتہ عشرہ کیلئے (۱۵) ریال دے کر ٹھیرے ہوئے ہیں اور مقام بھی ٹھیک نہیں ہے۔ جہاں سامان اترا تھا وہیں قریب میں ایک مکان خالی مل گیا اس میں چھ ۶ آدمیوں کیلئے ایک کمرہ الحمدللہ صاف ستھرا مل گیا۔ اسی میں قیام ہے فی کس (۲۰) ریال ہفتہ عشرہ کا کرایہ پیشگی ادا کر دیا گیا۔ مکان کے انتظام سے فارغ ہو کر غسل کیا گیا۔ کپڑے بدلے۔ پورا قافلہ تقریباً بارہ بجے معلم صاحب کی قیادت میں مسجدِ نبوی ﷺ کی زیارت کیلئے روانہ ہوا۔ تھوڑی دور پیدل چلتے تھے کہ منزلِ

مقصود سامنے نظر آ گئی۔ جوتوں کو سنبھال کر ڈبوں میں رکھا اور مسجد میں داخل ہوئے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ۔ پڑھتے ہوئے اپنی قسمت پر حیرت کرتے ہوئے داخل مسجد ہوئے۔ معلم صاحب نے سیدھے مسجد میں لیجا کر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھائی۔ وہاں سے نکل کر روضۂ مقدس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر کھڑا کیا۔ اور بتایا کہ پہلا حلقہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ و سلام کا مقام ہے۔ اور دوسرا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا۔ تیسرا حلقہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ معلم صاحب نے پڑھایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِیَّ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْن

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْن

کچھ اور صیغے بھی ارشاد فرمائے۔

يَارَسُوْلَ اللهِ قَد بَلغت الاحکام و اديت الامانه ونصح العباد وجاهت جهادا کبيرا. جزى الله عنا وعن المسلمن خير الجزاء. وصل وسلم على نبی الاُمی.

حضرت ابوبکرؓ کے مزار مبارک کے حلقہ کے قریب جا کر پڑھایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اَبُوْبَکْر صِدِّيْقِ رَفِيْقِ الْمُصْطَفٰی فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا مَنْ اَنْفَقْتَ کُلَّ مَالِ الْبَيْتِ اِلَّا الْعبا ۔

مزید کچھ اور القاب پڑھائے۔

پھر حضرت عمر بن الخطابؓ کے مزار مبارک کے قریب پہنچ کر پڑھایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِؓ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْهِر دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَسرَ الْاَصْنَامِ فِیْ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ۔

کچھ اور صیغے بھی پڑھائے۔ وہاں فاتحہ پڑھ کر دعا کر کے نکلے سامنے ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی حاضری کا مقام بتایا گیا اور دوسرے فرشتوں کے نام کی نشاندہی کی گئی۔ بتایا گیا کہ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ معلم صاحب نے ایمان کامل، یقینِ صادق، قلب خاشع اور رزق طیّب کی دعائیں مانگیں اور ان دعاؤں کی قبولیت کی دعا بھی ہوئی کہ اے اللہ جن بھائیوں نے ہم سے دعا کی درخواست کی ہے یا ہم نے جن سے وعدہ کیا ہے ان تمام کے حق میں دعاؤں کو قبول فرمائیے۔ ان کی آل واولاد کو خیریت سے رکھئے۔ اسکے بعد واپس پلٹتے ہوئے نشاندہی کی گئی کہ یہ دروازہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کا ہے۔ وہاں سے آتے ہوئے اس کے متصل ہی حضور ﷺ کے تہجد پڑھنے کا مقام اور اس کے سامنے ہی اصحاب صفہ کا چبوترہ ہے۔ اب ان سب مقامات پر نماز ہوا کرتی ہے۔ وہاں سے آکر معلم صاحب نے بتایا کہ مسجد نبویؐ اور روضۂ مبارک کے درمیان مقام رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ ہے۔ اس میں نماز پڑھنے پر جنت کی بشارت، یہاں بھی دو رکعت نفل پڑھی گئی۔

۲۶ رشوال ۱۳۹۵ھ م ۵ رنومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

ظہر کی اذان ہوئی، الحمدللہ آج ظہر مسجد نبویؐ میں باجماعت نصیب ہوئی۔ ظہیر کے بعد عورتوں کے قافلے کے ساتھ پھر روضۂ مبارک پر حاضری ہوئی۔ پھر مسجد نبویؐ میں تھوڑی دیر بیٹھ کر قیامگاہ پہنچ گئے۔ مسجد نبویؐ کی عمارت کی شان وشوکت، عظمت وہیئت، صفائی وطہارت، آبادی اور عبادت کے ذوق وشوق کی کیفیات بیان

کئے جانے مشکل ہیں۔ بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ سننے کی باتیں نہیں دیکھنے کی ہیں۔ اللہ تمام دوست واحباب کو یہ دولت نصیب کرے۔ عصر کی اذان ہوئی۔ وضو سے فارغ ہوکر عصر کی نماز جماعت سے پڑھی۔ قرآن کا ایک پارہ پورا ہوا۔ درود شریف کے دو ورد پورے ہوئے۔ حسب اعظم کی پہلی منزل پوری ہوئی۔ مغرب کی اذان ہوگئی۔ امام صاحب نے مغرب کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ القارعۃ اور دوسری میں سورۃ الماعون تلاوت فرمائی۔ مغرب کی نماز کے ساتھ ہی دو جنازے حاضر ہوئے اور ایک ہی نماز میں دونوں جنازوں کو اُٹھادیا گیا۔ مغرب کے بعد کچھ درود شریف کا ورد ہوا۔ عشاء کی اذان ہوگئی۔ امام حرم نبویؐ پہلی رکعت میں لَا یَسْتَوِیْ دو تین آیات قبل سے اور دوسری میں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ سے آخر تک تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد امام صاحب پلٹ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مجھے امامِ حرم کی قرأت ان سے اچھی معلوم ہوئی۔ اور ان میں اُن سے زیادہ نورانیت نظر آئی۔ مغرب میں دوسری صف میں تھے اور عشاء میں تیسری صف میں۔ مسجد نبویؐ اپنی پوری وسعت کے باوجود مصلیوں سے بھری ہوئی نظر آئی۔ دو تین حلقے بھی نظر آئے۔ پٹھان قوم کا حلقہ بھی نظر آیا جس میں ان کے کوئی بزرگ بیان کررہے تھے۔ تبلیغی کام تو چلتا ہی رہتا ہے۔ مقدس مقامات پر حاضری تو ہوگئی لیکن مقامات کا حق ادا کرنا دشوار نظر آرہا ہے۔ اللہ ہی ہماری حفاظت کرے اور سب کو توفیق دے۔

۲۸ر شوال ۱۳۹۵ھ م ۵ر نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فراغت کے بعد حرم نبویؐ میں حاضری ہوئی۔ تہجد کے وقت بھی حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھرا نظر آیا۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور دعا کی۔ صفِ اول پوری بھری نظر آئی۔ صفِ دوم میں جگہ ملی۔ تہجد پڑھنے کے بعد پلٹ کر دیکھا تو ۵ صفیں تہجد پڑھتی ہوئی نظر آئیں۔ ان کے پیچھے دیکھا تو ہزاروں اللہ کے

بندے تہجد میں مشغول نظر آئے۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی تہجد میں مشغول ہیں۔ حزب اعظم سے درود شریف کے ورد کی تکمیل ہوئی۔ استغفار اور تسبیحات کا دور ہوتا رہا۔ اتنے میں فجر کی اذان ہوئی، اذانیں اور اقامت اُسی بلالیؓ منبرِ رسول ﷺ سے ہوا کرتی ہیں۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ اقامت ہوگئی۔ امامِ حرم محترم کے پیچھے فجر نصیب ہوئی۔ امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورۃ البروج اور دوسری میں سورۃ الطارق تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد مصلیوں کی طرف پلٹ کر بیٹھ جانے کا معمول ہے۔ اجتماعی دعا نہیں ہوتی۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا۔ والی دعا بھی نہیں ہوتی۔ لوگ اپنے اوراد، قرآن کی تلاوت وغیرہ میں مشغول ہوجاتے ہیں اور بعض نکل کر چلے جاتے ہیں۔ فرض کی ادائی کے بعد سورۂ فاتحہ وغیرہ کے معمولات کی تکمیل ہوئی۔ حزب اعظم کی دعاؤں کی ایک منزل اور درود شریف کی ایک منزل ہوئی۔ اشراق پڑھی اور دور ہی سے روضۂ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کر کے نئے۔ سرسری طور پر مسجد نبوی کو دیکھنے کا موقع ملا۔ چلتے چلتے زیارت کر لینے کا خیال آیا۔ بڑے دروازوں پر کچھ نام نظر آئے۔ (۱) باب السلام (۲) باب الصدیق (۳) باب الرحمۃ (۴) باب المسعود (۵) باب عمر بن الخطاب دروازے بہت ہی شاندار، وسیع وعریض اور بلند و بالا نظر آئے۔ دروازہ پر غرباء و مساکین کافی بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ مسجد میں بھی غرباء و مساکین کی کافی تعداد نظر آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت فرمائیں۔ ناشتہ کر کے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نکل رہے ہیں۔

ناشتہ کے بعد تقریباً ۱۲/ بجے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری ہوئی۔ ایک پارہ کی تلاوت ہوئی۔ درود شریف کا ورد ہوا۔ ظہر کی اذان ہوئی۔ اذان کے بعد سنتیں پڑھ کر بیٹھے رہے۔ امام صاحب آتے ہی اقامت ہوگئی۔ ظہر جماعت سے پڑھی۔ پہلی صف میں جگہ مل گئی۔ کچھ تلاوت اور زیادہ دیر درود شریف کا ورد ہوتا رہا۔

عصر کی اذان ہوئی۔ جماعت سے نماز پڑھ کر درود شریف کا ورد ہوتا رہا۔ مواجہ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملا۔ دلائل الخیرات تقریباً پوری ختم ہوگئی۔ حزب اعظم میں حزب درود پڑھ لیا گیا۔ دعاؤں کا ایک حزب ہوا۔ مغرب کی اقامت ہوئی۔ امام محترم نے پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۂ انفطار یَعْلَمُوْنَ مَاتَفْعَلُوْنَ تک اور دوسری میں آخر سورہ تک تلاوت فرمائی۔ حرم نبویؐ میں اُردو، عربی، پنجابی میں تین چار حلقے چل رہے ہیں۔ تعداد روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہے۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جذب وکیف سے معمور ہے۔ آج مولوی عبدالقدیر صاحب کوڑنگلی سے ملاقات ہوئی۔ صاحبزادی کو بھی لے کر آئے تھے جو پونے دو سال کی ہوگئی ہیں۔

یکم ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۶رنومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ

آج صبح طہارت ووضو سے فراغت کے بعد حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری ہوئی۔ تہجد کی اذان ہوتی ہے اور ہزاروں مرد اور عورتیں تہجد کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ بعض تو اذان سے قبل پہنچ جاتے ہیں۔ جماعت نہیں ہوتی۔ سب انفرادی تہجد میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں، تسبیحات پڑھیں، فجر کی اذان ہوگئی۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ اقامت ہوگئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۂ نبا کا پہلا رکوع اور دوسری میں دوسرا رکوع تلاوت کیا گیا۔ حسب معمول امام صاحب بعد نماز مصلیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھ جاتے ہیں۔ اجتماعی دعا بالکل نہیں ہوتی۔ مختصر نہ مفصل تھوڑی دیر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ یہاں دونوں جگہ جنازے مسجدوں میں لائے جاتے ہیں اور بلا تکلف مسجدوں میں نماز ہوتی ہے۔ فجر کی نماز کے بعد تسبیحات، درود، استغفار اور سوم کلمہ کا ورد ہوا۔ پھر

دعا کر کے قرآن شریف کا تیسرا پارہ پڑھ لینے کا موقع ملا۔ وہاں سے ناشتہ کیلئے مکان

59

حاضر ہو گئے ہیں۔

بعد ناشتہ طہارت و وضو سے فارغ ہو کر نکلنے تک وقت زیادہ ہو گیا تھا۔ ظہر سے کچھ پہلے پہنچے درود شریف دلائل الخیرات کا زیادہ ورد ہوا۔ بعد مغرب ریاض الجنہ میں ورد پورا ہوا۔ ریاض الجنہ میں حزب اعظم کے بھی تین اوراد پورے کرنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ ریاض الجنہ بھرا رہتا ہے اور لوگ زبردستی کر کے اپنے لئے جگہ پیدا کر لیتے ہیں۔ بعض تو اس کے عادی بن گئے ہیں۔ ظہر پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ مولوی عبدالقدیر صاحب کا بلاوا آیا۔ اُنھوں نے بعض ضروری چیزوں کی تفصیل بتائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس حجرۂ مبارک میں آرام فرما رہے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کمرۂ مبارک ہے۔ بقیہ اُمہات المومنینؓ کے کمرے بھی مشرقی سمت میں تھے۔ اسی کے بازو میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مکان تھا جس کی کچھ نشانی ابھی باقی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کی مسجد کی نشاندہی جدید ستونوں کے خاص رنگ اور شکل سے محفوظ کر دی گئی ہے۔ دیکھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ حضورؐ کے زمانہ میں مسجد اتنی اونچی تھی منبر مبارک بھی محصور کر لیا گیا ہے۔ اور سب اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے کا مقام تعمیر کے اندر آ گیا ہے اور یہ ادب و احترام کے اعتبار سے بہت اچھا ہوا۔ استوانہ حنانہ اور استوانہ ابی لبابہ وغیرہ بھی نشان زد کر دیئے گئے ہیں۔ ان مقامات کو دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مکان کی مسجد ہی میں نشاندہی کی گئی ہے۔ گنبد مبارک کے اوپر سے کھڑکی کھلی ہوئی بتائی گئی ہے۔ قبر مبارک اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ یا رکاوٹ نہیں ہے۔ مسجد کے پچھلے حصہ میں دو تین اہم نشانیاں ہیں۔ ایک تو ایک صحابیؓ کی کمان ہے جو جنگ میں کام آئی تھی جس میں سرکارؐ نے فرمایا تھا کہ تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ

قربان۔ پچھلی سڑک سے متصل ہی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، کا مکان تھا اب کسی کی دکان ہوگئی ہے۔ حضرتؓ کا نام موجود ہے پیچھے گنبد نما حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مکان تھا جس میں اب کتب خانہ ہے۔ عبدالغنی نوری کا مکان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ اسی مکان میں حضرتؓ کو شہید کیا گیا تھا۔ مسجد کے اندر ایک پتھر بھی نشانی کے طور پر بچھا ہوا ہے۔ (وہ نورالدین زنگی کے) زمانے میں شیعہ حضرات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت عمرؓ کے لاشے نکالنے کیلئے آئے تھے لیکن یہ سب کے سب زمین میں دھنسا دیئے گئے۔ قبلہ کو چھوڑ کر ہر سمت میں حرم کی توسیع کی تجویز ہے کام آج کل رکا ہوا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تہجد کا مقام اور اصحاب صفہ کا چبوترہ بھی محفوظ کرلیا گیا ہے۔ مغرب اور عشاء حرم محترم میں جماعت ہی سے پڑھنے کا موقع ملا۔ مغرب میں امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورۂ ماعون اور دوسری میں سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی۔ عشاء کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ واللیل اور دوسری میں سورۂ والتین کی تلاوت فرمائی۔ مغرب کے بعد مواجہہ مبارک میں دور ہی سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا گیا۔

۲/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۷/نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ

آج بعد فراغت طہارت و وضو حرم شریف پہنچے۔ حرم شریف تہجد کے وقت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ عورتیں بھی اسی شوق سے پہنچی ہوئی تھیں۔ بڑی دیر بعد جگہ ملی۔ ۱۲/رکعتیں تہجد کی پڑھیں۔ تسبیحات کی یاد ہو رہی تھی کہ فجر کی اذان ہوگئی۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھ گئے۔ امام صاحب کے تشریف لاتے ہی اقامت ہوگئی۔ امام محترم نے فجر کی نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۂ دھر نصف تک اور دوسری میں بقیہ نصف کی تلاوت فرمائی۔ فرض کے بعد تسبیحات، آیۃ الکرسی پڑھی۔ پھر دعا کر کے آگے بڑھے اور بڑھتے بڑھتے ریاض الجنہ میں پہنچ گئے اور وہیں بیٹھ گئے۔ جیب سے قرآن نکال

کر چوتھے پارے کی تلاوت کی گئی۔ پھر حزب اعظم سے دعاؤں کی ایک منزل پڑھی۔اس کے بعد اشراق کی نماز پڑھی۔وہاں سے نکلے تو مواجہ مبارک میں جگہ نہیں مل رہی ہے۔دور ہی سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔دور ہی سے کھڑے کھڑے حزب اعظم کا ورد اور درود پڑھ لیا۔مینار مبارک کے قریب بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھی، شکرانہ ادا کیا اور سب کیلئے تفصیلی دعائیں ہوئیں۔آل اولاد کیلئے، دوست واحباب کیلئے، مسلمانوں کیلئے اور تمام انسانوں کو ہدایت کیلئے دعا ہوئی اور شر سے اُمت کی حفاظت کی درخواست ہوئی۔ناشتہ کیلئے مکان حاضر ہوکر یہ جملے لکھے گئے۔ناشتہ کے بعد حجامت وغسل جمعہ سے فارغ ہوکر گیارہ بجے حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے جمعہ کی وجہ سے مصلیوں کا ہجوم ہوگیا تھا۔اندرونی حصہ تو اذان سے پہلے ہی بھر گیا تھا۔موذن صاحب جس صف میں اذان دیتے ہیں، اسی صف میں سیدھی طرف دروازہ کے قریب جگہ ملی۔دو چار نفلیں پڑھیں۔چوتھے پارے کی تلاوت ہوئی۔سورۂ کہف کی تلاوت ہوئی۔یٰسین شریف پڑھ رہا تھا کہ اذان ہوگئی۔اذان سن کر سنتیں پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے۔تیسری رکعت پڑھ رہا تھا کہ خطبہ شروع ہوگیا۔پہلا تجربہ تھا کہ دو رکعت پڑھتے ہی امام صاحب جمعہ کا خطبہ شروع کردیتے ہیں۔جلدی سے سنتیں پڑھ کر خطبہ سنتے رہے۔منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا جارہا تھا۔پلٹ کر دیکھا تو ہاتھ میں کاغذ نظر آیا۔غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ دونوں خطبے امام صاحب نے پڑھ کر سنائے۔خطبہ کے ساتھ ہی اقامت ہوئی اور نماز شروع ہوگئی۔(مکہ مکرمہ میں بھی) اور یہاں بھی خطبہ کے وقت نماز پڑھنا، اذان کے وقت نماز، مغرب کی اذان سے پہلے نماز پڑھنا، مغرب کی اذان کے بعد نماز پڑھنا، صف تیار ہونے کے بعد درمیان میں جگہ بنا کر شریک نماز ہونا اور نماز میں بے تکلف حرکت کرلینا بہ کثرت مشاہدہ میں آیا۔جمعہ کی نماز میں امام محترم نے سورۂ طارق اور سورۂ غاشیہ تلاوت فرمائی۔سلام پھیرنے

کے تھوڑی دیر بعد نماز جنازہ بھی پڑھی گئی۔ اسی طرح عشاء میں نماز جنازہ پڑھ کر حاضر ہو رہے ہیں۔ عصر کی نماز بھی مسجد ہی میں پڑھ کر بیٹھ رہے۔ عصر سے قبل پوری دلائل الخیرات دوسری صف میں بیٹھ کر پڑھی۔ زیادہ تر کھڑے ہو کر پڑھنے کا موقع ملا۔ مغرب کی نماز میں امام صاحب نے سورۂ زلزال اور سورۂ ماعون کی تلاوت فرمائی۔

۳ر ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۸ر نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر مسجدِ نبویؐ پہنچے۔ مسجد کو آباد پایا۔ دوسرے دالان کی تیسری صف میں جگہ ملی۔ ۱۲ر رکعت تہجد پڑھی۔ دو رکعت شکرانہ ادا کیا۔ حزب اعظم کا ایک ورد ہوا۔ فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھ رہے۔ فجر کی اقامت ہوئی۔ امام صاحب نے فجر پڑھائی۔ قرآن کی اوسط آیات کی تلاوت ہوئی۔ آیۃ الکرسی اور تسبیحات فاطمہ پڑھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بعد سلام اسکے بعد انفرادی عبادات کے ساتھ تعلیمی حلقے اور تفسیری حلقے بھی نظر آرہے ہیں۔ شملہ والی باریش قوم میں تفسیر کا حلقہ چل رہا ہے۔ 50، 60 آدمی توجہ سے سن رہے تھے۔ سب کی ریش ہائے مبارک کافی لمبی نظر آرہی تھی۔ (افغانی ہوں گے یا پنجابی) اسی طرح اونی کوٹ شلوار اور کپڑے کی ٹوپیاں والی قوم کا حلقہ بھی 25، 30 لوگوں کا چل رہا تھا۔ وعظ ہو رہا تھا۔ دس، پندرہ احباب پر مشتمل ایک حلقہ میں ایک نورانی بزرگ کچھ ارشاد فرما رہے تھے۔ دوسرے ڈھالیہ میں تبلیغی بزرگ اپنا حلقہ چلا رہے تھے۔ سو، ڈیڑھ سو آدمی شریک تھے۔ بعد فجر ریاض الجنہ میں بیٹھ کر تقریباً ایک پارہ پڑھنے کا موقع ملا۔ لوگ اطمینان سے بیٹھنے بھی نہیں دیتے۔ الحمدللہ اشراق یہیں پڑھی۔ اور شکرانہ ادا کر کے وہاں سے نکلے۔ مواجہ مبارک میں حضوری کا خیال تھا۔ حاضری مسلسل جاری ہے۔ عورتوں اور مردوں کے قافلے آرہے ہیں۔ قریب حاضر ہونے کا موقع نہیں مل رہا ہے۔ دور ہی سے سلام عرض کر کے دوست، احباب اور خویش و

اقارب کا سلام بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دیا گیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں سلام عرض کر کے رخصت ہوئے۔ پائین مبارک میں چار منٹ بیٹھ کر دعا کر کے واپسی ہوئی۔ عورت اور مرد دونوں جگہ بہت آنے لگ گئے ہیں۔ خدام سنبھالنے کی بے حد امکانی کوشش کر رہے ہیں۔

زیارات مقامات مقدسہ

روز شنبہ۔ آج ناشتہ کے بعد ۱۰/۳۰ بجے زیارات مقامات مقدسہ کو روانہ ہوئے (۶) آدمیوں کا قافلہ تھا۔ فی آدمی تین ریال کرایہ مقرر ہوا۔ سفر ذریعہ موٹر ہوا۔

۱۔ **مزار حضرت حمزہؓ:** سب سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ حضرت کے ساتھ ہی ایک اور صحابیؓ کی مزار مبارک بھی ہے۔ شہداء احد کا محصورہ حصہ بھی دیکھنے میں آیا۔ حالات یاد آجاتے ہیں تو آدمی کے کلیجے پانی ہو جاتے ہیں۔

۲۔ **مسجد قبلتین:** وہاں بھی حاضری ہوئی۔ دو رکعت نفل اور دو رکعت شکرانہ ادا ہوئی۔ اطاعت و فرمان برادری کی جیتی جاگتی یادگار حکم سن کر کیا کرنا چاہئے اور ہم کیا کرتے ہیں، ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ **مسجد ثلاثہ** کے نام سے چھوٹی چھوٹی مسجدیں ہیں جو مختلف ناموں سے مشہور ہیں...... ۱۔ مسجد ابوبکر:۔ ۲۔ مسجد عمر ۳۔ مسجد علیؓ ۔۴۔ مسجد سلمان فارسی ۵۔ مسجد فاطمہ وغیرہ یہاں احساس ہوتا ہے کہ مسجد کے بغیر جینا غلط ہے۔ مسجد مسلمانوں کے لئے جزء لازم ہے۔

۴۔ **مسجد قبا:** بڑی اہم مسجد ہے جس کی زیارت ضروریات میں سے ہے۔ اس میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب عمرہ کرنے کے برابر ہے۔ حضورؐ نے خود اپنے ہاتھوں سے تعمیر فرمائی تھی اور سارے صحابہ کے نورانی ہاتھ لگے تھے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى والی آیت جلی حروف میں درج ہے۔ ثواب کے اعتبار سے یہ مسجد چوتھی ہے۔اب ایک شاندار خوبصورت، وسیع وعریض، بلند وبالا جدید ترین سہولتوں سے آراستہ اور شاہانہ فرش وفروش سے پیراستہ ہے۔ اس کی مخملیں جانماز پر دو رکعت نفل مسنون پڑھنے کا موقع ملا اور دو رکعت شکرانہ ادا ہوئیں۔

زیارت سے واپس ہوئے ہی تھے کہ ظہر کی اذان ہوگئی۔ سیدھے مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہوئے۔ عاشقان مصطفویؐ کے قافلے بڑھتے ہی چلے جارہے تھے۔ پرانی اور نئی مسجد کے وسیع وعریض اور طویل حصے، دورویہ دو کھلے میدان بھی اپنی تنگ دامانی کی شکایت کررہے تھے۔ سنت پڑھ کر بیٹھے۔ نماز پڑھ کر مکان پہنچے، کچھ طہارت ووضو کی ضروریات اور کھانے کا انتظام بھی کرنا تھا۔ گھر آکر دوپہر کا کھانا کھاکر مسجد واپس ہوئے۔ عصر کا وقت قریب تھا۔ اذان ہوگئی۔ مواجہ شریف میں دوسری صف میں بیٹھے رہے اور دلائل الخیرات پوری ختم ہوگئی۔ مغرب کے بعد کچھ قرآن شریف کچھ حزب اعظم زیر مطالعہ رہے۔ مغرب میں امام صاحب نے سورہ طارق آدھی اور آدھی دوسری رکعت میں پڑھی۔ عشاء کی نماز میں لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ آدھی پہلی رکعت میں اور آدھی دوسری رکعت میں پڑھی۔ مواجہ مبارک میں حاضر ہوکر سلام عرض کرکے مکان آنا ہوا۔

۴ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ م ۹ رنومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ یوم الاحد

آج صبح طہارت ووضو سے فارغ ہوکر حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آباد نظر آیا۔ باب الصدیق کے قریب جگہ ملی۔ ۱۲ رکعتیں تہجد کی پڑھیں۔ قرآن شریف لیکر کچھ تلاوت کی۔ اتنے میں فجر کی اذان ہوگئی۔ ختم اذان پر سنتیں پڑھیں۔ فرض کی اقامت ہوئی اور سب نے صفیں سیدھی کرلیں۔ امام صاحب نے

مصلے پر آ کر سوواسوا کا حکم سنایا مکہ میں بھی یہی معمول نظر آیا جو بہت اچھا معلوم ہوا۔ لیکن لوگ اس حکم کو بھی نہیں سمجھتے۔ صفیں سیدھی کرنے کی بجائے اپنی جگہ سیدھی کرتے ہیں۔ اللہ خیر کی توفیق دے۔ صفیں سیدھی ہوگئیں۔ امام صاحب نے تکبیر کہی۔ پہلی رکعت میں سورہ مزمل نصف پڑھی اور دوسری میں نصف۔ سلام ہوا اور نماز ختم ہوئی۔ آیۃ الکرسی اور تسبیحات فاطمہ پڑھ کر قرآن نکالا۔ کچھ پڑھ کر اٹھا۔ آگے بڑھا سبز قالینوں میں جگہ مل گئی۔ تقریباً ایک پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کی پہلی منزل اور درود شریف کی منزل پوری پڑھ کر اشراق کی چار رکعتیں اسی روضۃ الجنہ میں ادا کر کے نیز شکرانہ پڑھ کر نکلے۔ مواجہ مبارک میں ہجوم زیادہ تھا۔ دور ہی سے صلوٰۃ وسلام عرض کر کے دوست احباب کا سلام بھی پیش کر دیا گیا۔ حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ فاروق کو بھی سلام عرض کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ عورتیں ہر جگہ گھیری ہوئی نظر آئیں، پائین میں بیٹھنے کا ارادہ تھا۔ پورا نہ ہو سکا۔ واپسی ہوئی۔ ناشتہ کیلئے مکان حاضر ہوئے۔ ناشتہ کر کے حرم نبوی کو واپس ہوئے۔ مدینہ منورہ کی دوکانیں دیکھتے ہوئے ایک فرلانگ نکل گئے۔ جدید ترین مال جدید ترین دوکانوں میں سجایا گیا ہے اور قدیم ترین انسانوں کی اولاد مشغول تجارت ہے۔ حرم نبویؐ میں پہنچے۔ اصحاب صفہ کے چبوترہ پر پہلی مرتبہ نماز پڑھنے کا موقع مل گیا۔ تھوڑی سی تلاوت بھی ہوئی۔ باب السلام کے پاس مسجد کی دیواروں کی کچھ تفصیلات لکھی گئیں۔ ظہر کی اذان ہوئی۔ باب السلام کی طرف دوسری صف میں جگہ ملی۔ ظہر پڑھ کر مکان واپس ہوئے۔ طہارت اور وضو سے فراغت کے بعد دوپہر کا کھانا کھا کر حاضر حرم شریف ہوئے۔ پاکستانی ہوٹل میں پہلی مرتبہ مدینہ شریف میں چائے پینے کا موقع ملا۔ عاشق علی صاحب، یوسف صاحب، یونس صاحب ساتھ تھے۔ چائے پی کر پھر حرم شریف حاضر ہوئے۔ احقر کچھ تلاوت کرتا رہا۔ عصر کی نماز کی اذان ہوگئی۔ سنتیں پڑھیں۔

فرض کی اقامت ہوئی۔ عصر جماعت سے پڑھنے کا موقع ملا۔ عصر کی نماز کے ساتھ ہی جنازہ کی نماز بھی پڑھی گئی۔ عصر سے فارغ ہو کر جنت البقیع کا ارادہ ہوا۔ یوسف صاحب اور یونس صاحب ساتھ تھے۔ حرم شریف کے باب عبدالعزیز سے بس اندازاً دو فرلانگ کا فاصلہ ہوگا اب تک حاضری کا موقع نہیں ملا تھا۔ یہ پہلی حاضری تھی جو اس جنتی قبرستان کی نصیب ہوئی۔ اس قبرستان سے بڑھ کر اور کونسا قبرستان ہو سکتا ہے جس میں سرکارؐ کے اکثر و بیشتر گھر والے مدفون ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک یہیں ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہیں آرام فرما رہی ہیں۔ تمام ہی ازواج مطہرات یہیں آرام فرما ہیں۔ حضورؐ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم بھی لیٹے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپیاں یہیں محو خواب ہیں۔ شہدائے احد بھی یہیں لیٹے ہوئے ہیں۔ خلیفۃ الرسول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی یہیں سے شہید اٹھیں گے اور بے شمار صحابہ کرامؓ اور صحابیات عظام کا یہی مدفن و معدن ہے۔ ابو سعید خدریؓ، سعد بن معاذؓ، عثمان بن مطعونؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، سعد بن زرارہؓ، خنس بن حذافہؓ، عقیل ابن ابی طالبؓ، ابی نصیان بن حارثؓ، عبداللہ بن جعفر طیارؓ، ازواج مطہرات میں گیارہ ہیں۔

۱۔ حضرت سودہؓ، ۲ حضرت عائشہؓ ۳۔ حفصہؓ ۴۔ زینب بنت خزیمہؓ ۵۔ ام سلمیٰؓ ۶۔ زینب بن جحشؓ ۷۔ جویریہ بنت حارث ۸۔ ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ، ۹۔ صفیہ الاسرائیلیہؓ۔ (مکہ مکرمہ میں خدیجہؓ اور میمونہؓ)

صاحبزادے: عبداللہؓ۔ قاسمؓ۔ ابراہیمؓ

صاحبزادیاں: ۱۔ فاطمۃ الزہرہؓ ۲۔ رقیہؓ ۳۔ زینبؓ ۴۔ ام کلثومؓ۔

اہل بیت: ۱۔ حسن بن علیؓ ۲۔ علی زین العابدینؓ ۳۔ محمد الباقرؓ ۴۔ جعفر صادقؓ ۵۔ اسماعیل بن جعفر الصادق

شہدائے احد: سیدنا حمزہؓ مصعب بن عمیرؓ، عبداللہ بن جحشؓ شماس بن عفانؓ، بقیہ سب شہداء ان سب کی زیارت سے فارغ ہو کر حرم شریف پہنچ گئے۔ قبل مغرب یہ جملے لکھ رہا ہوں۔ مغرب کا وقت قریب آ رہا تھا احقر نے یہ بھی دیکھا کہ قبور مبارکہ کے سر مغرب کی سمت میں ہیں اور پیر مشرق کی سمت میں۔ مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ سے گویا جنوب میں واقع ہے۔ مغرب کی اذان ہوئی، نماز پڑھی۔ امام صاحب نے پہلی رکعت میں غالباً والتین اور دوسری میں سورہ ماعون کی تلاوت فرمائی۔ مغرب کے بعد نماز جنازہ بھی پڑھی گئی اور عشاء کی نماز میں سورہ انفطار پہلی رکعت میں یعلمون ماتفعلون تک اور دوسری میں ختم تک تلاوت فرمائی۔

۵ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م / ۱۰ نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ۔ یوم الاثنین

آج صبح بعد فراغت طہارت و وضو حرم شریف کیلئے روانگی ہوئی۔ مسجد بھری نظر آئی مشکل سے ترکی تعمیر کے ختم پر آخری صف میں پتھر پر جگہ ملی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں اور سب کیلئے تفصیلی دعائیں ہوئیں۔ فجر کی اذان ہوتے ہی سنتوں کیلئے اٹھ گئے۔ فجر کی اقامت ہوئی۔ سب نے صفیں سیدھی کرلیں۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں کوئی سورۃ پڑھی اور دوسری میں سورہ قیامہ تلاوت فرمائی۔ ختم سلام پر جنازہ کا اعلان ہوا۔ جنازہ کی نماز میں شرکت ہوئی۔ سلام کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحاتِ فاطمہ پڑھ کر دعا کی۔ باب السلام کے قریب بیٹھ کر دسویں پارہ کی تلاوت ہوئی حزب اعظم کی پہلی منزل پھر آخری منزل درود شریف کی ختم کی۔ اس کے بعد اشراق پڑھ کر نکلے۔ روزانہ باب عبدالمجید سے نکلتے تھے۔ آج باب حضرت عمر بن الخطاب سے باہر آئے۔ ناشتہ تیار ہو رہا ہے۔

ناشتہ کر کے وضو و طہارت سے فراغت کے بعد حرم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضری ہوئی۔ مواجہ مبارک میں حاضری ہوئی اور قریب سے صلوٰۃ وسلام عرض

کرنے کا موقع ملا۔ الحمدللہ خصوصی برکات و حالات محسوس ہوئے اور خاص حالت طاری رہی۔ اجمالاً تمام احباب کی طرف سے سلام عرض کیا گیا۔ پائین مبارک میں نابینا حافظ صاحب سے ملاقات کر کے آگے بڑھے۔ اصحاب صفہ کے چبوترے پر جگہ ملی۔ گیارھواں اور بارھواں دونوں پارے ختم ہوئے۔ سورہ یوسف ختم ہوا۔ ظہر کی اذان ہوئی اور جماعت میں جگہ چبوترے ہی پر ملی۔ ظہر کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے احباب کا انتظار کیا گیا۔ حافظ سید یوسف صاحب تشریف لائے، ان کے ساتھ باہر نکلے۔ عبدالقدیر صاحب انتظار میں تھے، پھر زیارت مقامات مقدسہ کیلئے عاشق صاحب غلام محمد یونس صاحب، یوسف صاحب اور خواجہ صاحب، عبدالقدیر صاحب کو لے کر نکلے۔ پہلے مزار حضرت حمزہؓ پر حاضری ہوئی۔ معلوم ہوا کہ بازو کا مزار حضرت مصعب بن عمیرؓ کا ہے۔ شہدائے اُحد کی چاردیواری کی نشاندہی کی گئی۔ سامنے جو پہاڑ نظر آرہا ہے وہ جبل احد ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُحد سے محبت کرتے ہیں۔ مسجد حمزہؓ کے پچھلے حصہ میں کچھ فاصلہ پر عبدالقدیر صاحب نے اپنے لئے ۱۲ ہزار ریال میں زمین خریدی ہے۔ اس زمین اور کمرہ کو دیکھنے کا موقع ملا، تقریباً ۳۰، ۴۰ ہزار ریال کی تعمیر ہوگی۔ زمین کافی وسیع ہے، دو تین مکان ہو جاتے ہیں۔ وہاں سے واپس ہو کر بتایا گیا کہ پہاڑ پر جو غار نظر آرہا ہے وہی گڑھا ہے جس میں سرکارؐ تشریف فرما تھے اور وہیں دندان مبارک کے شہید ہونے کا مقام ہے۔ وہاں سے نکل کر پھر مسجد خندق (مسجد فتح) پر حاضری ہوئی اور بتایا گیا کہ مسجد کے مقام پر ہی حضورؐ تین دن تک دعاؤں میں مشغول رہے تھے اور یہیں قیصر و کسریٰ کی فتح کی خوشخبری ملی تھی۔ یہیں حضورؐ نے پیٹ پر دو پتھر باندھے تھے، جبکہ ہر صحابیؓ کے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا تھا۔ راستہ میں ایک مسجد بنائی گئی تھی، یہی وہ مقام تھا جہاں دو چھوٹے بچوں نے جنگ میں شرکت کیلئے

اصرار کیا تھا اور دونوں کا مقابلہ کرا کے دونوں کو اجازت دیدی گئی تھی۔ اسی کے پیچھے صحابہ کے گھوڑ دوڑ کا میدان تھا۔ یہیں فوج کا مشاہدہ ہوتا تھا۔ پھر مسجد قبا پر حاضری ہوئی۔ پھر دو رکعت نفل پڑھنے کی توفیق ہوگئی۔ وہ مقام بتایا گیا جہاں حضورؐ اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تھے اور لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی والی آیت نازل ہوئی تھی۔ اس مقام پر ترکیوں نے ایک منبر اور محراب بنادیا ہے۔ اس سے پہلے بیرِ عثمانؓ پہنچے جو حضرت عثمانؓ کا باغ تھا جس کو آپؓ نے مسلمانوں کیلئے وقف کردیا تھا۔ باؤلی میں پانی نظر نہیں آیا۔ زراعت جاری ہے۔ پانی کا ایک ایک ریال میں ایک ایک شیشہ بھی ساتھ لایا گیا۔ معلوم ہوا کہ اس باغ میں سعودی حکومت جدید ترین نمائش گاہ (باغ عامہ) بنانا چاہتی تھی۔ جانور وغیرہ رکھے گئے تھے۔ یہاں کی آب و ہوا راس نہ آئی اور کوئی جانور زندہ نہ رہ سکا۔ اب صرف خرگوش نظر آرہے تھے۔ مسجد قبا کے بعد ایک اہم مقام بیرِ حضرت سلمان فارسیؓ پہنچے۔ فاصلہ پر ہے اور خوب سرسبز و شاداب ہے۔ یہاں ان کھجور کے درختوں کی زیارت نصیب ہوئی جن کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے لگایا تھا۔ سو درخت لگائے گئے تھے، اب صرف دو درخت موجود ہیں۔ نچلے حصہ میں پیڑ کو صاف کر کے نشانی قائم رکھی گئی ہے۔ درخت کے کھجور موجود نہیں تھے۔ حجاج کرام ۵ ریال میں ایک، ۱۰ ریال میں ایک خرید کر کھاتے اور لے جاتے ہیں۔ البتہ اسی باغ کے کھجوروں کو کھانے کی برکت نصیب ہوئی اور پانی بھی پیا۔ بڑا سرسبز و شاداب اور پرسکون مقام نظر آیا۔ باؤلی کے بازو ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے جو مسجد حضرت سلمان فارسیؓ سے مشہور ہے، یہ چار دیواری کے اندر ہے یہاں سے نکل کر اس مقام پر پہنچے جو خاکِ شفا سے مشہور ہے۔ دوستوں نے خاک حاصل کی اور مدینہ طیبہ واپس ہوئے۔ واپسی پر عصر کی اذان ہو رہی تھی، مسجد میں حاضر ہوئے اور باب الرحمۃ کے قریب نماز پڑھی۔ عصر کی نماز

کے بعد یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ بعد عصر پہلی صف کے قریب بیٹھ کر کچھ درود شریف کا ورد اور ذکر ہوتا رہا۔ مغرب کی اذان ہوگئی۔ پہلی صف میں جگہ ملی۔ مغرب میں امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص کی تلاوت فرمائی۔ مغرب کے بعد بھی درود شریف کا ورد اور ذکر جاری رہا۔ عشاء کی اذان ہوئی امام صاحب پہلی رکعت میں لَا یَسْتَوِیْ سے قبل تین آیات سے آدھی آیات اور دوسری میں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ سے آخر تک تلاوت کیں۔ مغرب اور عشاء میں نماز جنازہ بھی ہوئی۔ حرم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام دن بدن کھچا کھچ بھرتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اور پروانے بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔

۶ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۱ر نومبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ یوم الثلث

آج صبح بیدار ہو کر طہارت اور وضو سے فارغ ہوئے۔ حرم شریف میں داخل ہوئے۔ کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پرانی تعمیر میں باب الرحمۃ کے باہر جگہ ملی۔ بارہ رکعتیں تہجد کی پڑھیں۔ حزب اعظم پہلی اور آخری منزل کی تکمیل ہوئی۔ فجر کی اذان ہوئی، سنتیں پڑھیں۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ آج فجر میں کچھ نئی آیات کی تلاوت فرمائی گئی۔ سلام ہوا، نماز جنازہ کا بھی اعلان ہوا۔ اس میں بھی شرکت ہوئی۔ پھر باب السلام کے قریب جا کر تیرھواں اور چودھواں پارہ ختم ہوا۔ اشراق کی چار رکعت پڑھی۔ باب السلام پر ایک صاحب سے ملکر مواجہ مبارک میں حاضر ہوئے، جگہ نہیں تھی ہجوم بہت تھا۔ دور ہی سے صلوٰۃ وسلام عرض کرنا پڑا۔ وہاں سے حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمرؓ سے سلام عرض کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ باب السلام پر محمد حسین صاحب فاضل نظامیہ سے ملاقات ہوئی جو (۵۰) سال سے یہیں ہیں۔ آج کی فجر سے حرم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں (۳۵) نمازیں نصیب ہوگئیں۔ الحمدللہ رب العلمین، ناشتہ کر کے جبل احد کی زیارت کیلئے روانہ ہوئے۔ پیدل سفر

ہوا۔ عاشق علی صاحب یوسف صاحب اور حافظ صاحب ساتھ تھے جبل احد پہنچے۔ پہلے کچھ دور چلنے کے بعد اس مبارک غار کی نشاندہی ہوئی جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے تھے اور دندان مبارک بھی شہید ہوئے تھے۔ زمین سے غار مبارک تک ۵ منٹ کا راستہ ہے چڑھتے اترتے سینکڑوں آدمیوں نے سیڑھیاں بنادی ہیں، ورنہ وہاں تک پہنچنا بھی بڑا دشوار ہے۔ غار میں پتھر بچھے ہوئے ہیں، تین چار آدمیوں کی جگہ ہے۔ دو آدمی آرام سے لیٹ سکتے ہیں۔ جماعت کی حاضری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم جیسے گنہگاروں کو ایسا مقام بھی بتایا جہاں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ چکے ہیں۔ سرکار ﷺ کی یاد آگئی اور ایک کیفیت طاری رہی۔ یہ وہی مقام ہے جہاں حضور ﷺ کے زخمی ہوجانے کی وجہ سے حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پانی لاکر زخم مبارک کو دھویا اور بوری جلا کر زخم مبارک میں بھرا۔ کیا گذری ہوگی عاشقان محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور خود اہل بیت اطہار پر۔ اس کا اندازہ کرنا بھی آج کے انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ روایت بھی معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ کے زخمی ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو اس غار تک لے گئے تھے جہاں آدمی کا خود اکیلا چڑھنا آج بھی مشکل ہے۔ جنگ احد کے حالات پڑھے ہوئے کو یہاں حافظہ کی بہت سی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔ اس مقام کی نشاندہی کی گئی، جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی جماعت کو مقرر فرما کر ارشاد فرمایا تھا کہ فتح ہو یا شکست اس مقام کو نہیں چھوڑنا لیکن غلط فہمی سے بعض صحابہؓ نے فتح کی خوشی میں جگہ چھوڑ دی اور وہیں سے حضرت خالدؓ نے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، مسلمانوں پر حملہ کردیا اور مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی۔ غار سے تقریباً دو فرلانگ آگے جانے کے بعد پانی کا چشمہ ملتا ہے۔ چشمہ بہت چھوٹا ہے،

اندازاً ایک ہاتھ مربع پانی موجود تھا۔ جماعت نے پانی پیا۔ چند درخت کے پتوں کو کھانے کا موقع ملا۔ احد کی گھاٹی میں بیٹھ کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر واپس ہوئے۔ آبادی میں داخل ہوکر دو فرلانگ چلے تھے کہ پیچھے سے موٹر آئی اور پوچھا کہ کیا آپ کو حرم شریف چلنا ہے، ہم نے کہاں ہاں اور سوار ہو گئے۔ فی کس آدھا ریال دیا اور مکان پہنچے۔ طہارت اور وضو سے فارغ ہوکر حرم محترم پہنچے۔ ظہر کی اذان ہوئی سنتیں پڑھیں۔ فرض کی اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی ظہر کے بعد مکان حاضر ہوئے۔ کھانا کھایا اور تازہ وضو کر کے حرم شریف پہنچے۔ ریاض الجنہ میں تھوڑی دیر بیٹھ کر تلاوت کرنے کا موقع ملا۔ سولہویں اور سترھویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ عصر کی نماز کا وقت ہوا اور جماعت سے نماز پڑھی۔ عصر کے بعد صف اول کے قریب بیٹھ کر دورد شریف کا ورد ہوا، پھر مواجہ مبارک میں حاضری ہوئی۔ قریب سے سلام کرنے کا موقع ملا۔ خویش و اقارب اور دوست احباب کی طرف سے بھی سلام عرض کیا گیا۔ پھر صف اول کے قریب بیٹھ کر دلائل الخیرات کا ورد ہوا، مغرب تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ مغرب کی اذان ہوئی، صف اول میں جگہ ملی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ فیل اور دوسرے میں سورہ قریش کی تلاوت فرمائی۔ مغرب کے بعد بھی درود شریف کا ورد اور اذکار جاری رہے۔ عشاء کی نماز بھی صف اول میں پڑھی گئی۔ امام صاحب نے پہلی رکعت میں ویل لکل ھمزۃ آدھی اور دوسری میں آدھی تلاوت فرمائی۔ عشاء کے بعد مواجہ مبارک میں دور ہی سے سلام عرض کر کے باب الصدیق سے خصوصی مصروفیت کے ساتھ واپسی ہوئی۔ مکان پہنچے کھانا کھایا۔ تھوڑی دیر بعد مولوی عبدالقدیر صاحب حاضر ہوئے اور خصوصی مقامات کی زیارت کیلئے روانہ ہوئے۔ عاشق علی صاحب، یونس صاحب اور حافظ سید یوسف صاحب ساتھ تھے۔ سب سے پہلے باغ کو پہنچے، پھاٹک بند تھی،

وہیں کھڑے ہوگئے۔ عبدالقدیر صاحب نے بتایا کہ یہی ابن قضاعہ، کا وہ مقام ہے جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے خطبہ دیا اور حضرت عمرؓ کو امیر کی حیثیت سے منتخب فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود بڑھ کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بیعت عام ہوگئی۔ آج وہاں ہرا بھرا باغ لہرا رہا ہے جس میں جدید ترین پھول اور کروٹن کے درخت موجود ہیں۔ یہاں سے نکل کر گلی میں سے گذرتے ہوئے ایک پرانے اور بوسیدہ مکان تک پہنچے۔ عبدالقدیر صاحب نے بتایا کہ اس مکان کے اندر حضرت ابوسعید خدریؓ کا مزار مبارک ہے۔ اندر نہ جاسکے۔ بازو سے دیکھتے ہوئے حضرت کو یاد کرتے ہوئے گذر گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک اونچا بند دروازہ اور دیواریں نظر آئیں۔ عبدالقدیر صاحب نے بتایا کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار کا مزار ہے۔ وہاں سے آگے بڑھے، ایک اونچی شاندار عمارت نظر آئی، بتایا گیا کہ سابق شاہ ترکی کے نائب کا مقام ہے۔ وہ اسی میں رہتے تھے۔ وہاں سے ہم حرم محترم کے توسیع ہونے والے حصہ تک پہنچ گئے۔ عبدالقدیر صاحب نے بتایا کہ اسی میدان میں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کا مزار تھا۔ اب صاف ہوگیا ہے عبدالقدیر صاحب نے بتایا کہ گذشتہ کئی لوگوں کو خود میں نے زیارت کرائی تھی۔ توسیع حرم کی غرض سے جہاں قبور ہیں وہاں کھدائی کی جارہی ہے، اگر کوئی آثار نکلے تو انکو جنت البقیع لے جاکر دفن کردیا جاتا ہے، نہیں تو صاف کردیا جاتا ہے۔ یہ عکاشہؓ وہی ہیں جنہوں نے حضورؐ سے بدلہ لینے کا ارادہ ظاہر کرکے حضور کے خاتم نبوت کو چوم لیا تھا اور حضورؐ نے بشارت دی تھی۔ یہاں سے نکل کر ہم برحا پہنچے ایک دروازہ پر بئر حا لکھا ہوا تھا۔ عبدالقدیر صاحب نے بتایا کہ یہی کنواں اس باغ میں تھا جو حضرت طلحہؓ کا تھا اور حضرتؓ نے حالت نماز میں پرندہ خیال آجانے کی وجہ سے پورے باغ کو خیرات

کر دیا تھا۔ اب مکانات اور دوکانات بن گئے ہیں۔ وہاں سے واپس ہو کر آرام کیا۔

کل جبل احد کو پیدل جاتے ہوئے مدینہ کی آبادی شریف کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تھوڑی دیر تک دو رویہ بلند مکانات کی سڑکوں سے پھر اسی طرح کی گلیوں سے گذرے۔ پھر ٹوٹی پھوٹی دیواریں اور کچھ خالی جگہ نظر آئی۔ کچھ دور بعد ایک چار دیواری نظر آئی، کچھ درخت نظر آئے۔ قریب آئے تو دیکھا کہ کچھ عورتیں چار دیواری کے اندر سے باہر نکل رہی ہیں، تمام جسم پر کرتا ہے، چہرہ کھلا ہے رنگ بعض کا سیاہی مائل اور بعض کا بالکل سیاہ ہے۔ بعد معلوم ہوا کہ وہ حبشہ کے لوگ ہیں۔ یہاں زراعت وغیرہ کر لیتے ہیں اور یہیں بس گئے ہیں۔ میتھی، پودینہ، کوتمیر، خرفہ اور پالک وغیرہ کے پودے بھی نظر آئے۔ درمیان میں ایک مقام ٹین، چھپر اور لکڑی کے کچھ ڈھالئے نظر آئے۔ اس میں بعض جگہ دودھ والی بکریاں اور بعض جگہ گائیں نظر آئیں۔ بھینس دیکھنے کا موقع نہیں ملا کسی پہاڑ پر یا میدان میں گھاس نظر نہیں آئی لیکن یہ بھی مالک کی شان ہے کہ جانور دبلے نہیں ہیں۔ دو تین خچر کی گاڑیاں بھی دیکھی گئیں، جن میں ترکاری، برسیم گھاس اور سامان لدا تھا۔

۷/ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م۔ ۱۲/ نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ یوم الاربع

آج صبح طہارت و وضو سے فراغت کے بعد حرم محترم پہنچے۔ حرم شریف بھرا ہوا تھا۔ ۱۲ رکعتیں تہجد کی پڑھیں حزب اعظم کی پہلی اور آخری منزل درود شریف کی ختم کی گئی۔ اسکے بعد فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھے ہی تھے کہ فجر کی اقامت ہو گئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ قیامہ نصف اور دوسری میں بقیہ نصف کی تلاوت فرمائی۔ سلام ہوا۔ آیۃ الکرسی اور تسبیحات فاطمہ پڑھ کر یٰسین شریف پڑھتے ہوئے آگے بڑھے۔ دوسرے حصہ میں قرآن شریف کی تلاوت کرتے بیٹھ گئے۔ اٹھارواں اور انیسواں پارہ ختم ہوا دو رکعت اشراق پڑھ کر ناشتہ کیلئے واپس

ہوئے۔ چائے اور ڈبل روٹی تیار تھی، استعمال کی گئی۔ تھوڑی دیر بیٹھے ہی تھے کہ سالن بھی تیار ہو گیا۔ پھر ڈبل روٹی اور سالن نوش کیا گیا۔ سیاہی کی باٹل منگوائی گئی اور اب یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ کیمل انک کی باٹل ایک ریال میں اور ۱۰۰ اصفحات کی کاپی ڈیڑھ ریال میں ملی۔ الحمدللہ ثمہ الحمدللہ کہ آج کی فجر سے مدینہ طیبہ میں حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس نمازیں باجماعت نصیب ہوئیں۔ ظہر کی نماز کیلئے دس منٹ پہلے پہنچے۔ حرم شریف کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، صحن مسجد میں دھوپ میں جگہ ملی۔ الحمدللہ ظہر جماعت سے پڑھ کر حاضر ہو رہے ہیں۔ دوپہر کا کھانا کھا کر وضو وغیرہ سے فراغت کے بعد حرم نبوی میں حاضری ہوئی۔ ریاض الجنہ میں موذن صاحب کے منبر کے نیچے بیٹھ کر بیسویں پارہ کی تلاوت پوری ہوئی۔ عورتوں کی آمد کی وجہ سے وہاں سے اٹھنا پڑا۔ پہلی صف کے قریب جا کر بیٹھ گئے۔ حزب اعظم کے دور شریف کا مکرر ورد ہوا، درود ابراہیم کا ورد ہوا، درود شریف کا ہی ذکر جاری رہا۔ مواجہ مبارک میں عصر کے بعد حاضری ہوئی۔ تاثرات قلیل تھے۔ درمیان میں نگران کار صاحب آکر سامنے کھڑے ہو گئے۔ یہ مناسب معلوم نہیں ہوا لیکن کچھ کر نہیں سکتا۔ برداشت کرتے چلنا ہے۔ عصر کی نماز ریاض الجنہ میں بیٹھ کر پڑھی گئی۔ مغرب کی نماز میں امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورہ انشراح اور دوسری میں سورہ نصر کی تلاوت فرمائی، مغرب اور عشاء میں صف اول میں جگہ ملی۔ عشاء کی نماز میں دوسری آیتوں کی تلاوت عشاء کی نفل پڑھ کر مسجد نبویؐ کے ستون سے لگ کر بیٹھے یہ جملے لکھ رہا ہوں۔

۸ / ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م۔ ۱۳/ نومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ یوم الخمیس۔

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف پہنچے۔ حرم مبارک کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مردوں کے ساتھ عورتیں بھی ہزاروں کی تعداد میں آ رہی تھیں، یہ تہجد کا حال ہے۔ ۱۲/ رکعتیں تہجد کی پڑھیں، حزب اعظم کی پہلی اور آخری منزل پوری ہوئی۔

فجر کی اذان ہوئی سنتیں پڑھیں، فجر کی اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ نباء آدھی اور دوسری میں آدھی تلاوت فرمائی۔ سلام ہوا بیٹھے ہی تھے کہ نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ نماز جنازہ پڑھی ایک ہی سلام پھیرتے ہیں نماز ختم ہوجاتی ہے۔ آیۃ الکرسی، تسبیحات فاطمہ پڑھتے رہے۔ سامنے کچھ لوگ خالی ہوئے تو وہاں سے اٹھ کر مسجد کے اندرونی حصہ میں پہنچے، وہاں جگہ ملی جہاں حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں مسجد تھی۔ ستونوں پر نشاندہی کردی گئی ہے۔ اکیسواں اور بائیسواں پارہ ختم ہوا۔ وہاں سے نکل کر مواجہ مبارک میں حاضر ہوئے، ہجوم کی کثرت تھی۔ دور ہی سے سلام عرض کر کے رخصت ہونا پڑا۔ صندلی ستونوں کی تعداد گنی جملہ (۱۶۷) ستون ہیں۔ یہ پرانی تعمیر کے صندلی رنگ کے ستون ہیں۔ ناشتہ کر کے ظہر کے قریب حاضر ہوئے۔ ظہر جماعت سے پڑھ کر کھانے کیلئے جانا ہوا، کھانا کھانے کے بعد مکان خالی کرنے کا مشورہ ہوا۔ آج ایک جماعت مکہ معظمہ کو واپس ہوئی۔ ہماری جماعت کو قیام کی دولت مل گئی ہے۔ کھانا کھا کر تین بجے نئے مکان میں پہنچے، اتنا ہی کمرہ ہے جگہ ذرا تنگ ہے۔ فی کس پندرہ روپے کے حساب سے (۹۰) روپے دس دن میں طے ہوئے۔ سامان رکھ کر عصر کیلئے حاضر ہوئے۔ عصر کی نماز کے بعد دلائل الخیرات کا ورد چلتا رہا۔ مغرب پڑھی پہلی صف میں جگہ ملی، مگر جگہ تنگ بنادی گئی۔ مغرب کے بعد بھی دلائل الخیرات چلتی رہی۔ آخری منزل باقی رہ گئی ہے۔ امام محترم نے مغرب اور عشاء میں چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تلاوت فرمائی۔ عشاء پڑھ کر واپس ہوئے۔ راستہ میں طہارت خانوں کا پہلی مرتبہ پتہ معلوم ہوا۔ عبدالقدیر صاحب نے کل عشاء کے بعد دعوت دی ہے۔ اور بزرگ بھی تشریف لا رہے ہیں۔

۹؍ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۴ نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

حاضری ہوئی۔ تہجد کی اذان کو ۵ منٹ کم تھے۔ لیکن صندلی ستونوں میں جگہ نہ مل سکی۔ کچھ فاصلے پر جگہ ملی۔ ۱۲ ارکعتیں تہجد کی پڑھیں، فجر کی اذان ہوئی سنتیں پڑھیں، امام محترم نے نماز پڑھائی، پہلی رکعت میں سورہ بروج اور دوسری میں سورہ طارق کی تلاوت فرمائی۔ ختم نماز پر آیۃ الکرسی اور تسبیحات فاطمہ پڑھیں۔ تہجد کے بعد آج بھی حزب اعظم کا پہلا ورد اور آخری ورد مکمل ہوگیا۔ باب السلام کی طرف تیسرے حصہ میں بیٹھ کر تلاوت ہوئی۔ تیسواں اور چوبیسواں پارہ مکمل ہوا۔ اسی مقام پر چار رکعت اشراق پڑھی۔ مواجہ مبارک کے پاس حاضر ہو کر دور ہی سے صلوٰۃ وسلام عرض کرنا ہوا عاشقان نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہجوم ہے۔ اصلی مسجد نبویؐ کے دوسرے ستون کے پاس بیٹھ کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ روضہ مبارک سے متصل جو پہلی مسجد تھی وہ چھ ستونوں کی وسعت اور چھ ستونوں کی لمبائی پر مشتمل تھی، ان ستونوں پر سمنٹ سے پھول اور خطوط کندہ کر دئے گئے ہیں۔ ایک صف میں (۶۰) آدمی کے حساب سے دو خانوں میں چھ صف اور اگلے تین خانوں میں چھ صف کی جگہ ہے۔ اونچائی پر بھی طلائی رنگ کے نشان لگا دئے گئے ہیں۔ آدمی ہاتھ اٹھائے تو انہیں چھو سکتا ہے۔ ایسے کل (۳۶) ستون ہیں۔ روضہ مبارک سے ملے ہوئے ستون (۴) ہیں کل ۴۰ ستونوں میں قدیم محراب مبارک چوتھے ستون کے پاس ہے۔ زائرین کے قافلوں پر قافلے مسجد مبارک میں داخل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ناشتہ کیلئے مکان جا رہا ہوں۔ ناشتہ سے فارغ ہونے سے پہلے غسل جمعہ کیا گیا۔ حجامت بنوائی۔ ساڑھے دس بجے تازہ وضو کر کے جمعہ کیلئے نکلے۔ پھر بھی ترکی تعمیر صندلی ستون کے حصہ میں جگہ نہ مل سکی۔ باب الرحمۃ سے دو کمان کے فاصلے پر جگہ ملی۔ جیب سے قرآن نکال کر پچیسویں پارہ کی تلاورت مکمل ہوئی۔ سورہ کہف اور سورہ یٰسین شریف کی تلاوت ہوئی۔ (۱۲/۳۰) جمعہ کی اذان ہوئی۔ دھوپ بھی دیکھ رہا

تھا۔ جنوبی ستونوں پر سے دھوپ نکل چکی تھی اور شمالی ستونوں پر دھوپ پڑنے لگی تھی۔ اذان کے ساتھ ہی ہم حسب معمول سنتیں پڑھنے کیلئے کھڑے ہوگئے۔ دوسری رکعت ختم ہورہی تھی کہ السلام علیکم کی آواز آئی اور خطبہ کی اذان شروع ہوگئی، ختم اذان پر خطبہ شروع ہوا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت اور سرکارؐ کی سنتوں پر زور دیا۔ حضورؐ کے آخری حج کے حالات کا تذکرہ کیا۔ نماز جمعہ ہوئی۔ امام محترم نے سورہ انفطار پہلی رکعت میں نصف تک پڑھی اور دوسری میں ختم سورہ تک سلام کے بعد سنتیں پڑھ کر صلوٰۃ التسبیح پڑھی اور پھر واپس مکان ہوئے۔ کھانا کھا کر یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ دوپہر کا کھانا کھا کر بیٹھے تھے کہ اذان ہوئی، وضو کر کے پہنچے، پہنچنے تک سڑکوں پر صفیں بن گئی تھیں۔ باب السعود کے سمت میں سمنٹ کے ڈھالئے میں جماعت ملی اگلا حصہ مصلیوں سے بھرا ہوا تھا۔ عصر کے بعد دوسری صف میں بیٹھ کر دلائل الخیرات کا ورد ہوا اور مغرب کی اذان ہوئی، امام صاحب نے چھوٹی ورتوں کی تلاوت فرمائی۔ عشاء میں چھوٹی سورتیں پڑھی گئیں، شام میں مواجہ مبارک میں ہجوم کی کثرت ہے۔ دور ہی سے سلام عرض کر کے رخصت ہوئے۔ عشاء کی نماز کے بعد مولوی عبدالقدیر صاحب کے پاس کھانے کی دعوت تھی، تین چار حضرات اور بھی مدعو تھے۔ چاول، روٹی، مرغ، بھجیے، موز، کھجور، سیب، مالٹا، میٹھا سب دسترخوان پر حاضر تھے۔ اب آرام کیا جارہا ہے۔ مولانا عبدالحفیظ، حضرت شیخ کے ایک کاتب موجود تھے جو کمال الرحمٰن صاحب سے واقف تھے۔

۱۰/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۵ نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف حاضر ہوئے۔ باب عثمان بن عفانؓ کے سامنے عورتوں کی تہجد کی صفیں بن گئی تھیں۔ باب عبدالمجید میں داخلہ جاری تھا۔ باب عمر بن خطابؓ سے داخل ہوئے۔ باب ابن سعود کے پاس پتھر پر جگہ

ملی۔ ۱۲ رکعتیں تہجد کی پڑھیں۔ حزب اعظم کا ورد ہوا۔ فجر کی اذان ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ سورہ جمعہ کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحات فاطمہ پڑھتے بیٹھ گئے۔ آمد و رفت کی وجہ سے اٹھنا پڑا۔ صندلی ستونوں میں باب السلام کے آگے مقام تلاوت قرآن ہے جہاں بہت سے کلام پاک رکھے رہتے ہیں۔ وہیں تلاوت کیلئے بیٹھ گئے۔ (حرم نبویؐ میں ایسے چار پانچ مراکز موجود ہیں جہاں سینکڑوں کلام پاک رکھے رہتے ہیں اور پڑھنے والے پڑھتے رہتے ہیں) چھبیسواں پارہ ختم کر کے سورہ نجم تک تلاوت ہوئی۔ وہیں چار رکعت اشراق پڑھ کر مواجہ مبارک کے ہجوم میں گھس گئے۔ دیوانگی کام آ گئی اور مواجہ مبارک میں حاضری نصیب ہوئی۔ مختصر سلام کے بعد حضرات شیخینؓ پر سلام عرض کرتے ہوئے واپس ہوئے۔ مقام پر واپس ہو کر چائے پی کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ دو بجے مولوی عبدالقدیر صاحب تشریف لائے تھے اور مولوی بدر عالم صاحب میرٹھی کے صاحبزادے مولوی آفتاب عالم صاحب سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ ۵ منٹ چلے تھے کہ مکان پہنچے، گھنٹی بجائی ایک نوجوان باہر آئے، اطلاع کرائی۔ دالان میں پہنچے سامنے ذرا اونچی بیٹھک ہے دو رویہ گدے پڑے ہوئے تکیہ لگے ہوئے، سامنے شطرنجی بچھی ہوئی۔ مولانا آفتاب عالم صاحب تشریف لائے۔ نورانی چہرہ پر داڑھی بھی نورانی نظر آ رہی تھی۔ مصافحہ و معانقہ ہوا۔ عبدالقدیر صاحب نے نام بتایا۔ بیٹھے رہے دادا صاحب کا واقعہ بتایا کہ والد صاحب ڈابھیل میں پڑھتے تھے، پڑھاتے تھے۔ تعطیلات میں تشریف لاتے۔ والد صاحب کی شادی ہو چکی تھی ایک بچی بھی تھی۔ حرم شریف میں عشاء کی نماز کے بعد ایک عالم صاحب سے زیادہ دیر تک گفتگو رہی، ذرا دیر سے گھر میں داخل ہوئے۔ دادا صاحب نے ڈانٹ پلائی کہ اتنی دیر کیوں ہو گئی۔ یہ بازاری لوگوں کا طریقہ ہے۔ والد صاحب نے نہ کوئی عذر سنایا اور

نہ جواب دیا۔ خاموشی سے سنا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔ ایک اور واقعہ سنایا کہ ترجمان السنہ کے ترجمہ میں ایک اور صحابی کے جہنم میں جانے کا واقعہ آیا ہے۔ میں نے صحابی لکھ دیا تھا، اصلاح فرمائی کہ ایک جانباز کے جہنم میں جانے کا واقعہ جو تکالیف برداشت نہ کر کے خودکشی کر لیتے ہیں، اسی طرح اپنے بزرگوں کا گھر کے بچوں کو گھڑی کا وقت معلوم کرنے کا طریقہ بتایا۔ نوٹوں کی تمیز کرانا یاد دلا دیا۔ کارڈ کے حروف سے حروف تہجی سکھانا یاد دلایا۔ بے نفسی کے سلسلہ میں مولانا وصی اللہ صاحب اور مولانا ابراہیم صاحب بلیاوی کا واقعہ سنایا کہ مولانا وصی اللہ، مولانا ابراہیم کے شاگرد تھے۔ آگے مولانا ابراہیم نے مولانا وصی اللہ سے بیعت کر لی اور سلوک طے کیا۔ بازاروں میں پھرنے کی ہماری عادت نہیں ہے، ہمارے بچوں کی بھی نہیں ہے۔ یہ سب بزرگوں کی تربیت ہے۔ ریڈیو گھر میں موجود ہے اور کوئی سولہ سال کا ہے۔ اب تک نیا معلوم ہوتا ہے۔ قرات اور خبریں سننے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اپنے ایک دوست کا واقعہ سنایا کہ بچے گانا سننے سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ اور ان کے دوست کمرے میں بیٹھ گئے اور ریڈیو کھول دیا۔ گانا شروع ہوا تو گھر میں سے بچے آ کر پوچھنے لگے کہ گانے کس نے لگائے، ریڈیو کیوں کھولا، گیا اور کس نے کھولا، یہ لوگ کمرے میں چھپے ہوئے یہ تماشہ دیکھتے رہے۔ کافی پی کر وہاں سے روانہ ہوئے۔ گیارہ بجے کھانا کھا کر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ اصحاب صفہ کے چبوترہ پر جگہ ملی۔ تین پارے (۲۸، ۲۹، ۳۰) ختم ہوئے۔ الحمدللہ مدینہ طیبہ میں بھی قرآن پورا ہوا۔ ظہر صحن مسجد میں پڑھی۔ مغرب پانچویں یا چھٹی صف میں پڑھی عشاء لوگوں کی بے ترتیبی کی وجہ سے باب السعود سے باہر جا کر ڈھالیہ کے قریب سڑک پر پڑھنی پڑی۔ بازو عورتوں کی صفیں بھی بن گئی تھیں، پورا میدان اپنی تنگ دامانی کی شکایت کر رہا تھا۔

۱۱ر ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۶ر نومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف پہنچے تہجد کی اذان ہو رہی تھی، جانے تک باب عثمان بن عفان کے سامنے کا میدان عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ سڑک پر صفیں بننے لگیں تھیں، باب عبدالمجید کے سامنے کا میدان کچھ عورتوں اور مردوں سے بھر گیا تھا۔ کچھ لوگ اندر داخل ہو رہے تھے۔ بڑی مشکلوں سے صفوں سے گزر کر دیکھا تو باب سعود کے پاس کچھ خالی جگہ تھی اور صفیں بن رہی تھیں، وہیں جگہ ملی۔ میدان جو نئے شیڈ سے مسقّف ہے پورا بھرا ہوا تھا۔ پچھلے حصہ میں کچھ جگہ خالی تھی۔ تہجد کی ۱۲ر رکعتیں زیر سماع پڑھیں۔ حزب اعظم کی پہلی منزل کا ورد ہوا۔ فجر کی اذان ہوگئی۔ امام صاحب نے مختلف آیات کی تلاوت فرمائی اور نماز ختم ہوئی۔ آیۃ الکرسی اور تسبیحاتِ فاطمہ پڑھیں۔ مسجد سے باہر نکلتے ہوئے یٰسین شریف پڑھ لی۔ لوگ نکلتے رہے۔ ذرا راستہ ملا تو داخل ہوئے۔ باب السلام کے قریب قرآنی پاروں کے مقام پر پہلے اور دوسرے پارے کی تلاوت کی۔ اشراق کی چار رکعت وہیں پڑھی۔ حزب اعظم کا ورد پورا کیا۔ درود شریف پڑھتے ہوئے مواجہ مبارک میں پہنچے۔ جگہ ملی لیکن عجلت میں سلام کرنے کا موقع مل گیا۔ شرطی حاضر رہتے ہیں اور کبھی سب کے ساتھ ایک ہی سلوک کرتے ہیں۔ آگے بڑھا دیتے ہیں اور کبھی اطمینان سے پڑھ لینے کا موقع دیتے ہیں۔ جو کُتا سرزمین طیبہ میں قدم رکھنے کے قابل نہیں اس کو سلام کی اجازت مل جانا بھی بہت بڑی عنایت اور محض کرم ہے وہاں سے مکان حاضر ہو کر چائے پی گئی اور یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ کل معلوم ہوا ہے کہ مولوی عتیق الرحمٰن صاحب نائب مدیر ''الفرقان'' ہمارے بازو کے کمرے ہی میں مقیم ہیں، لندن میں علاج کے بعد بغرض حج و زیارت تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کے چھوٹی بھائی مدینہ یونیورسٹی کے طالب علم ہیں اور تکمیل کے لئے صرف دو سال باقی رہ گئے ہیں۔

معلوم ہوا کہ مولانا نعمانی تشریف لانے والے ہیں کل ہی سے مولانا سے علیک سلیک جاری ہے۔ مغرب میں امام صاحب نے وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ پڑھی اور عشاء میں لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ۔ حرم شریف میں تا حد نظر عاشقانِ الٰہی نظر آرہے ہیں۔ دلائل الخیرات پوری ہوگئی۔

۱۲/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۷/نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج طہارت و وضو سے فارغ ہوکر حرم نبویؐ کی حاضری کیلئے نکلے۔ تہجد کی اذان ہورہی تھی۔ دروازے کے سامنے پھاٹک تک بلکہ کچھ سڑک پر بھی تہجد کی صفیں بن گئی تھیں اور اِدھر عورتیں ہی زیادہ تھیں۔ بڑی مشکلوں سے باب سعود کی طرف نئے شیڈ میں صفیں بنتی نظر آئیں۔ ہم نے بھی جگہ سنبھالی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ تھوڑے انتظار کے بعد فجر کی اذان ہوئی۔ امام محترم نے فجر پڑھائی۔ اوسط آیات کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد بیٹھے ہی تھے کہ نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ نماز میں شرکت ہوئی۔ پھر وہیں بیٹھے ہوئے یٰسین شریف پڑھی۔ اس کے بعد انہی شیڈ کے حصوں کی کچھ تحقیق ہوئی۔ بعض حصوں کو گن کر حساب کیا۔ ہر شیڈ میں آٹھ صف اور ہر صف میں ساٹھ آدمی اس طرح ایک شیڈ میں (۴۸۰) آدمیوں کی گنجائش ہے بلکہ کچھ زیادہ ہی۔ ایسے (۳۳) شیڈ، ہیں جملہ (۱۵۸۴۰) شیڈ کے نیچے کی گنجائش ہے۔ آگے پیچھے مزید مصلیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد میں داخل ہوئے۔ قرآنی تلاوت کے مقام پر جگہ لی۔ تیسرے اور چوتھے پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم سے پہلے اور آخری ورد کی تکمیل ہوئی۔ اشراق پڑھی اور مواجہ مبارک میں حاضر ہوئے۔ ہجوم کا سلسلہ جاری ہے۔ سامنے سے سلام عرض کرنے کا موقع مل گیا۔ لیکن عجلت میں۔ ناشتہ کے لئے گھر جاکر ناشتہ کرکے حاضر ہوئے۔ باب جبرئیلؑ کے پاس بیٹھ کر یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ باب جبرئیلؑ کی چار دیواری میں بیٹھ کر حزب اعظم پوری پڑھی گئی۔

عین دھوپ میں رومال اوڑھ کر بیٹھے رہے۔ ظہر کی اذان سے پہلے ہی پوری جگہ مصلیوں سے پر ہوگئی تھی۔ ظہر وہیں پڑھی گئی۔ ظہر کے بعد وہیں پانچویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ گھر آئے طہارت اور وضو سے فارغ ہوکر حرم شریف واپس ہوئے۔ عصر کے لئے پون گھنٹہ باقی تھا۔ صفیں بن گئیں۔ باب جبرئیل کے حصہ میں بھی داخل نہ ہوسکے۔ سامنے دوکان کے چبوترے پر عصر کی نماز سے فارغ ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد باہر آکر حرم شریف میں داخل ہوئے۔ روز کے میدان میں بیٹھے رہے اور درود شریف کا ورد اور ذکر ہوتا رہا۔ مغرب کی نماز پڑھی۔ امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورۂ قارعہ اور دوسری میں سورۂ والتین کی تلاوت فرمائی۔ مغرب کے بعد بھی وہیں ذکر میں بیٹھے رہے۔ عشاء کی اذان ہوئی۔ امام صاحب نے پہلی رکعت میں لَا یَسْتَوِیْ سے پہلے کی آیتیں اور دوسری میں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ سے ختم تک تلاوت فرمائیں۔ آج پٹھانوں کے نئے چہرے زیادہ نظر آئے۔ عورتوں، مردوں دونوں کے قافلے بڑھتے ہی جارہے ہیں۔ آج عشاء کے بعد گھر آتے ہوئے حد نظر تک انسانی سروں کا نظارہ ہوا اور ابھی یہ ۱۲/ ذی قعدہ کے جلوے ہیں۔ اب روزانہ عاشقوں کا ہجوم بڑھتا ہی جارہا ہے۔ لمبی رنگین ٹوپیاں اور جُبّے اور سیاہی مائل رنگ کے مرد اور بے ڈھنگی شکل کی سیاہ فارم عورتیں کافی تعداد میں نظر آرہی ہیں۔ چھینٹ کی ساڑیوں میں ملبوس ہیں۔ بظاہر پڑھے لکھے تو نظر نہیں آتے لیکن عورتیں اور مرد پانچوں وقت کی نمازوں میں پابندی سے شریک ہیں۔ سڑک ہی پر صفیں بن جاتی ہیں، آج ایرانیوں کا قافلہ بھی اتر گیا ہے اور وہی رونے کے جوہر دکھارہے ہیں۔

۱۳/ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۸/ نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہوکر حرم شریف کے لئے نکلے۔ تہجد کی اذان ہوچکی تھی حرم نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام سڑک تک مصلیوں سے بھرا ہوا تھا۔

بڑی مشکل سے موٹروں کے بازو سے ہوتے ہوئے شیڈ کے درمیانی حصے میں نکلے۔ باب سعود کی طرف شیڈ میں جگہ ملی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھتے ہی فرض کی اقامت ہوگئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور دوسری میں الم نشرح کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحات اور سورۂ یٰسین پڑھتے بیٹھ گئے۔ مزمل بھی پڑھ لی، شیڈ کے علاقے کو پھر تحقیقی نظر سے دیکھا (۳۳) شیڈ ہیں اور (۳) کی جگہ خالی ہے۔ ہر شیڈ میں ۵ صف اور درمیان میں دو صف ٹھیک حساب ہے۔ ہر صف میں تقریباً (۶۰) آدمی وہ بھی ٹھیک ہی تھا۔ ہر شیڈ کے نیچے چھ سو مصلیوں کی جگہ ہے۔ اس طرح شیڈ کے مصلیوں کی تعداد اکیس ہزار چھ سو ہے۔ راستہ کھلا تو مسجد میں داخل ہوئے اور چھٹے وساتویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم نکال کر پہلے اور آخری ورد کی تکمیل کی۔ یہاں سے اُٹھ کر مواجہ مبارک میں حاضر ہوئے گڑ بڑ تو تھی لیکن صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا موقع مل گیا۔ وہاں سے نکل کر پہلی کمان کے فانوس کی تعداد دیکھی۔ وہ (۱۵) نظر آئی۔ دروازہ کے بعد بھی ایک فانوس ہے یہ سب بلوریں فانوس بہت ہی صاف شفاف چمکدار، رنگین، منقش اور دلکش ہیں۔ امام صاحب کے پیچھے بھی ایک شاندار فانوس ہے۔ ہر ستون کے ساتھ ایک ٹیوب لائٹ لگی ہوئی ہے۔ دوستونوں کے درمیان بھی ٹیوب لائٹ لگے ہیں۔ سعودی حصہ تعمیر میں ہر ستون کے ساتھ دو، دو، چار چار لائٹ لگے ہوئے ہیں اور بہت ہی شاندار معلوم ہوتے ہیں۔ ناشتہ کر کے وضو وطہارت سے فارغ ہو کر حاضر دربار ہوئے۔ ظہر کیلئے باہر نکل کر نماز ادا کرنی پڑی۔ دلائل الخیرات کا ورد ہوا۔ بعد عصر درود شریف اور بعد مغرب سورہ ہائے قرآن شریف (صد بار) وظیفہ پورا ہوا۔ بعد عصر درود شریف اور بعد مغرب سورۂ فلق پہلی رکعت میں سنائی اور دوسری میں سورۂ ناس کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کی

نماز میں امام محترم نے سورۂ بروج آدھی۔ پہلی رکعت میں آدھی اور دوسری رکعت میں تلاوت فرمائی۔ چار پانچ حلقوں میں لوگ تقاریر کررہے تھے۔ تبلیغ حضرات بھی کام کررہے ہیں۔ آج کل مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر معمولی ہجوم ہورہا ہے۔ آج ترکاری کی قیمت میں اضافہ ہوا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تل دھرنے کو جگہ نہیں۔ عشاء کی نماز باب عبدالمجید کو آتے ہوئے اندرونی راستہ میں ادا ہوئی۔ مکان پہنچ کر آرام کیا۔

۱۴ر ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۸ر نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہوکر حرم شریف کے لئے نکلے۔ کل کی طرح آج بھی صحن شریف سڑک تک بھرا ہوا تھا۔ اس طرف عورتیں مردوں سے زیادہ ہی نظر آرہی تھیں اور سب تہجد کی نماز میں حاضر ہیں۔ کوشش کرتے ہوئے شیڈ کے علاقے میں کل کی جگہ پہنچے۔ وہاں بھی صفیں بنی ہوئی تھیں۔ ایک صف میں محرمہ کو مصلّے بنا کر بیٹھ گئے۔ تہجد کی ۱۲ر رکعتیں پڑھیں۔ درود شریف اور استغفار پڑھتے رہے۔ فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھیں۔ اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۂ نبا آدھی تلاوت فرمائی اور دوسری میں آدھی۔ سلام ہوا۔ ذکر کرتے بیٹھ گئے۔ ذکر کے بعد اُٹھ کر مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے۔ قرآنی تلاوت کے مقام پر بیٹھ کر آٹھواں اور نواں پارہ ختم کیا۔ حزب اعظم کی پہلی اور آخرتی منزل ختم ہوئی۔ اشراق پڑھی مواجہ مبارک میں حاضر ہوئے۔ سلام عرض ہوا۔ ہجوم کی کثرت، شرطیوں کی عجلت جاری رہی۔ آج نئے نئے قافلے داخل ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ہندوستانی، پاکستانی، مصری، انڈونیشی، نائیجری، ترکی، افغانی، امریکی، جاپانی، ہسپانوی، فرانسیسی، برطانوی جتنے ممالک دنیا میں موجود ہیں سب کا نمونہ یہاں دیکھا جارہا ہے کثرت طلب پر اشیاء کی گرانی لازم وملزوم ہے ناشتہ کیلئے

مکان حاضر ہو کر یہ جملے لکھے گئے۔

ناشتہ کے بعد حرم شریف پہنچے۔ درود شریف اور دلائل الخیرات کا ورد رہا۔ ظہر کی جماعت سعودی تعمیر کی پہلی کمان کے کنارہ ہوئی۔ ظہر کے بعد قرآنی تلاوت باب السلام کے قریب ہوتی رہی۔ تیسری کمان میں کچھ ذکر کرتے بیٹھ گئے۔ گھر جا کر کھانے سے فارغ ہوئے اور صحن مسجد میں صندلی ستونوں کے سامنے جگہ ملی۔ یہیں ذکر میں بیٹھ گئے۔ عصر یہیں پڑھی۔ پھر ذکر کرتے بیٹھ گئے۔ یہاں چاروں طرف دیواروں کے اوپری حصہ کے گول حلقوں میں اللہ، رسول، صحابہ کرام کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ تفصیل علیحدہ لکھ دی گئی ہے۔ مغرب پڑھی۔ مغرب اور عشاء میں وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنُ اور دوسری سورتیں پڑھیں مغرب کے بعد درود شریف کا ورد جاری رہا۔ وہیں بیٹھ کر اطراف کی تقریریں اور بات چیت سنتے ہوئے ''پیام مدینہ'' کے دو صفحے لکھے۔ عشاء کی اذان ہوئی۔ عشاء پڑھ کر ڈیڑھ صفحہ لکھا گیا۔

۱۵/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۱۹/نومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف کے لئے نکلے۔ شیڈ میں کل کی طرف جگہ ملی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ کچھ ذکر کرتے رہے۔ فجر کی اذان ہوئی۔ امام صاحب نے نماز پڑھائی۔ غالباً سورۂ انفطار کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد ذکر کرتے رہے۔ راستہ ملا تو مسجد نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ باب السلام کے قریب قرآنی الماری کے پاس تلاوت کا موقع ملا۔ دسویں اور گیارہویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کا پہلا اور آخری دور ختم ہوا۔ اشراق پڑھی۔ مواجہ مبارک میں حاضری ہوئی۔ ہجوم کا سلسلہ جاری ہے۔ پھر بھی اللہ کا احسان ہے کہ صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ وہاں سے ناشتہ کے لئے واپس ہوئے۔ ناشتہ کر کے مسجد قباء کی حاضری کا موقع ملا۔ عاشق علی صاحب، واحد خاتون صاحبہ، غلام محمدؐ اور

سید یوسف صاحب ساتھ تھے۔ دس ریال آمد و رفت کا کرایہ ہوا۔ مسجد قباء میں چار، چھ رکعت نفل پڑھنے کا موقع مل گیا۔ دو رکعت نفل کا ثواب ایک عمرہ کا ہے۔ حاضری کی نوازش پر دو رکعت شکرانہ بھی ادا ہوا۔ وہاں سے واپس ہوئے۔ احقر مسجد میں داخل ہو کر صحن مسجد میں باب الرحمۃ سے قریب میدان میں ظہر کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ سُورۂ قرآنی کا ورد ہوتا رہا۔ ظہر کی اذان ہوئی نماز کے بعد قرآنی الماری کے پاس بیٹھ کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ کھانے کے لئے گھر جانے کا خیال ہے۔ مکان جا کر طہارت سے فراغت کے بعد وضو خانہ کو پہنچے۔ گھر میں وضو کے لئے آج پانی نہ مل سکا۔ پانی کی کمی بھی ہے اور لوگوں کی کثرت بھی۔ وضو خانہ سے وضو کر کے حرم شریف کے صحن میں بیٹھ گئے۔ عصر کی نماز پڑھ کر ذکر کرتے رہے۔ مغرب سے پہلے تین دن سے ''کلام غلام'' سے اسمائے حسنٰی، حمد، نعتیں، سلام، تمنائے غلام اور زیارت مبارک مسلسل گنگنایا جا رہا ہے۔ مغرب کے بعد درود شریف کا ذکر اور ورد جاری رہا۔ مغرب کے بعد اکثر لوگ بیٹھ جاتے ہیں اور ان بیٹھنے والوں کی تعداد ہزاروں کی ہے حلقے چل رہے ہیں۔ بیانات اکثر ٹھنڈے معلوم ہو رہے ہیں۔ اپنا کسی طرح کوئی بیان نہ ہونے پائے۔ اس بات کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ اس نالائق کو اس مبارک، مقدس اور منور مقام پر بیان سے کیا نسبت۔ حضوری جو ہو گئی ہے اسی نوازش پر حیرت ہے اور حیرت ہی سے تک رہا ہوں کہ کون کہاں پہنچ گیا۔ عشاء کی نماز کے بعد صحن مسجد میں بیٹھ کر یہ جملے لکھ رہا ہوں۔ مکان جانے کا خیال ہے۔ آج معلوم ہوا کہ شنبہ کے دن مکہ شریف کو واپسی ہونے والی ہے۔ کل جمعہ کا ایک دن باقی رہ گیا ہے۔ اللہ یہاں کا پورا پورا خیر نصیب کرے۔

۱۶/ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ ۲/ نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف کیلئے نکلے۔ حسب معمول

سڑک تک صفیں بنی ہوئی تھیں۔ ہم بھی حسب معمول کوشش کرتے ہوئے شیڈ کے علاقے میں پہنچنے میں کامیاب ہوئے اور صف میں جگہ بنا کر بیٹھ گئے۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ ذکر کرتے بیٹھ گئے۔ فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھیں۔ اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۂ دہر آدھی اور دوسری رکعت میں آدھی کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد ذکر کرتے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر ذکر کر کے مسجد نبویؐ کے اندرونی حصہ میں داخل ہوئے۔ قرآنی المماری (مقام صدیقی) کے پاس جگہ ملی۔ قرآن شریف کی تلاوت تیرہویں پارہ سے پندرھویں پارہ کے ختم تک ہوئی۔ سورۂ کہف تک تلاوت ہوئی۔ اشراق پڑھی۔ حزب اعظم کی پہلی اور آخری منزل کا ورد ہوا۔ مواجہ مبارک میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا گیا۔ ہجوم کی کثرت تھی۔

الحمدللہ سلام عرض کرنے کا موقع مل گیا۔ آج کل عوام کا ہجوم ہے۔ جالی مبارک کو چومنا، چمٹنا خوب جاری ہے اور شرطیوں کا ڈھکیلنا اور کھینچنا یہ بھی پوری قوت سے جاری ہے۔ بہت سے لوگ مسنون طریقے سے سلام کرتے نظر آئے اور بہت زیادہ دور ہی سے سلام پیش کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حضورؐ کی سنتوں کا مقام سمجھنے کی توفیق دے۔

یہاں سے نکل کر مکان حاضر ہوئے۔ ناشتہ کیا، غسل جمعہ بھی اللہ نے نصیب فرمایا۔ غسل کے بعد حافظ صاحب کا جوڑا پہنا گیا۔ مسجد نبویؐ میں حاضری ہوئی۔ تمام دروازوں سے لوگ داخل ہو رہے تھے۔ لوگوں کی کثرت تھی۔ ہم بھی باب عمر خطابؓ سے داخل ہو کر باب الرحمۃ کے قریب صحن میں بیٹھ گئے۔ پانچ بج رہے تھے۔ نفلیں پڑھ کر حزب اعظم کا ورد ہوتا رہا اور الحمدللہ دھوپ ہی میں بیٹھے ہوئے رومال سر پر ڈالے پوری دعائیں مانگ لیں۔ ساڑھے چھ بجے جمعہ کی اذان ہوئی۔ دو رکعت سنت پڑھ کر بیٹھ گئے۔ چار رکعت پڑھنے تک خطبہ شروع ہو جاتا ہے۔ اب کے دو

رکعت بھی ختم نہیں ہوئے تھے کہ السلام علیکم کی آواز آئی اور امام صاحب نے خطبہ شروع کر دیا۔ پہلا خطبہ دس منٹ کا اور دوسرا خطبہ بھی تقریباً دس منٹ کا ہوتا ہے۔ خطبہ کے بعد اقامت ہوئی اور امام صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۂ والتین اور دوسری میں سورۂ نصر کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد "الصلوٰۃ علی الرجل" کا اعلان ہوا۔ سب کھڑے ہو گئے۔ امام صاحب نے شاہ خالد بن عبدالعزیز کا پیام پڑھ کر سنایا۔ پانچ سات منٹ کا پیام تھا۔ اللہ اور رسولؐ کے احکام کی اطاعت، تَعاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى تَوَاصَوْ بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْ بِالصَّبْرِ، سب مل کر دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی ہدایت اور فتح و نصرت کی دعا پر مشتمل تھا۔ امام صاحب کا خطبہ بھی ضروری ہدایات، کتاب و سنت سے تمسک، بدعات سے اجتناب کی ہدایت اور جالی کو چومنے اور رخسار ملنے کی ممانعت پر مشتمل تھا۔ نماز جمعہ (۵) منٹ میں ختم ہو گئی۔ جنازہ کی نماز بھی پڑھی گئی۔ احقر کو خیال آیا کہ یہ جنازہ احقر کا ہوتا تو اچھا ہوتا۔ بعد جمعہ مکان حاضر ہو کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ کھانا کھا کر وضو کر کے عصر کیلئے پہنچے تو دیر ہو گئی۔ عصر کی نماز شمالی دکان پر موٹر کے پیچھے ملی۔ اللہ کا احسان ہے کہ جماعت مل گئی۔ عصر پڑھ کر مسجد مبارک میں داخل ہوئے۔ چوتھی کمان میں جگہ ملی۔ الحمدللہ بعد عصر دلائل الخیرات کا ورد رہا۔ مغرب کی اذان ۱۲ بجے ہوئی۔ مغرب کی نمازیں امام صاحب نے چھوٹی سورتیں پڑھیں۔ مغرب کے بعد بھی دلائل الخیرات پڑھتے رہے۔ کچھ درود شریف کا ورد رہا۔ عشاء کی اذان ہوئی۔ امام صاحب نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۂ غاشیہ اور دوسری میں سورۂ انفطار کی غالباً تلاوت فرمائی۔ عصر کی نماز کے بعد موذن صاحب سے ملاقات ہوئی۔ عشاء کی نماز کے بعد کچھ اور احباب سے باب السعود، باب عمر بن الخطابؓ، باب عبدالمجید پر ملاقات کرتے ہوئے مکان حاضر ہوئے۔ اب کھانے کی تیاری ہے۔ کھا کر آرام کریں گے۔

آج شام معلوم ہوا کہ کل بعد فجر ہی مکہ کیلئے نکلنا ہے۔ رات ہی سے تیاریاں شروع ہوگئیں۔ مدینہ سے واپسی کی خبر وحشت ناک ہے۔ لیکن جانا ہے مکہ معظمہ کیلئے اب چارو ناچار دل راضی ہی ہو جاتا ہے جس کے حکم سے حاضر ہوئے تھے۔ اسی کے حکم سے واپسی ہے رات میں تیاریاں ہوتی رہیں۔

۱۷/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۱/نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر گھر ہی میں تہجد ادا کی۔ چونکہ بعد فجر روانگی کا پروگرام ہے۔ تہجد پڑھ کر نکل ہی رہے تھے کہ فجر کی اذان ہوگئی۔ سڑک تک پہنچے تھے کہ صفیں بن گئیں۔ فندق تیسیر کے سامنے دو موٹروں کے درمیان جگہ ملی۔ اقامت ہوئی۔ امام محترم نے فجر کی نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۂ نبا نصف اور دوسری میں ختم تک تلاوت فرمائی۔ سلام ہوا۔ دو منٹ کے اندر سڑک سے صفیں اُٹھ گئیں۔ کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہاں نماز ہوئی ہوگی۔ نماز پڑھی اور رومال جھاڑ کر اُٹھے۔ آٹھ دس منٹ انتظار کرتے رہے۔ آگے بڑھنے کی گنجائش نظر آئی تو قدم آگے بڑھے۔ آہستہ آہستہ باب عمر بن الخطابؓ تک پہنچے۔ وہاں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آگے بڑھے۔ باب السلام کی کمان میں پہنچے۔ ہجوم کے سبب قدم بڑھانے کا سوال ہی نہیں تھا۔ آگے بڑھنے کی نیت کر کے ٹھیر گئے۔ لوگوں نے خود بخود مواجہ مبارک میں پہنچادیا۔ بظاہر صلوٰۃ والسلام عرض کرنے کا موقع ہی نہیں تھا۔ لیکن الحمد للہ کہ حضوری کا موقع مل گیا اور باوجود عجلت اور ہجوم کے کل کی بہ نسبت آج زیادہ دیر تک سلام عرض کرنے کا موقع مل گیا۔ آج مواجہ مبارک کے ایک شرطی صاحب سے ملاقات ہوئی وہاں سے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کرتے ہوئے پھر باب السلام کی طرف پہنچے اور تمام دوست احباب کے لئے تفصیلی دعائیں ہوئیں۔ مسجد نبویؐ سے رخصت ہو کر

مکان پہنچے ناشتہ کیا۔ باندھا باندھی ہو رہی تھی۔ یونس صاحب کرایہ کی موٹر لانے کیلئے گئے تھے۔ ہمیں مدینہ بس اسٹانڈ پہنچنا تھا۔ دو بجے موٹر آ گئی ۱۵:۱۲ کو مکان (بنگالی رباط) سے نکلے 3/7 کو موٹر میں بیٹھے۔ پاسپورٹ حوالے کیا۔ سامان چڑھایا۔ ان جملوں کو لکھنے تک 3/10 ہو گئے ہیں۔ موٹر کا نمبر "مغربی (۹۳۷)" ہے۔

مدینہ طیبہ میں ۲۷/ شوال ۱۳۹۵ھ م ۴/ نومبر ۱۹۷۵ء کو حاضری ہوئی۔ آج ۱۷/ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۱/ نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ فجر کی نماز پڑھ کر واپس ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ کہ مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی (۹۰) نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ نصیب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازیں۔ مدینہ طیبہ کا بس اسٹانڈ بہت ہی طویل وعریض ہے۔ ہزاروں بسیں ٹھیری ہوئی نظر آئیں۔ عبدالقدیر صاحب سے معلوم ہوا کہ حکومت سعودی عرب نے ساڑھے تین ہزار موٹریں اس سال نئی منگوائی ہیں۔ مسجد نبویؐ کے حالیہ امام محترم کے بارے میں عبدالقدیر صاحب نے حیرت انگیز معلومات بہم پہنچائیں۔ احقر نے ان سے کہا کہ ایک ضروری خدمت آپ سے لینی ہے اور احقر کا حقیر ہدیہ امام محترم کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ حالیہ امام صاحب جن کا نام صالح بن عبدالعزیز ہے، امامت کی تنخواہ نہیں لیتے، قضاءۃ کا کام اُنھوں نے مجبوراً قبول کر رکھا ہے۔ اس کی انھیں سات ہزار ریال تنخواہ ملتی ہے۔ لطیفہ یہ ہے کہ آدمی اُمی ہیں، پڑھے لکھے نہیں ہیں، لیکن حافظہ غضب کا رکھتے ہیں۔ مسائل میں کتابوں کے حوالے سے بے تکلف اور بے شمار پیش کر دیتے ہیں۔ قضاۃ کے تعلق سے مقدمات کے فیصلے سناتے ہیں۔ ضروری فیصلہ جمعہ کے دن سناتے ہیں۔ فیصلہ کے دن خطبہ مختصر پڑھتے ہیں۔ نماز بھی مختصر پڑھاتے ہیں اور سیدھے مقام پر جا کر فیصلہ لکھ دیتے ہیں۔ فیصلہ کے بعد حد جاری کر دی جاتی ہے۔ مجھے مولانا پالن حقانی یاد آئے۔ شاہ فیصل ان کا بڑا احترام کرتے تھے اور موجودہ خالد

عبدالعزیز کا بھی وہی حال ہے۔ بیرونی دوروں میں بادشاہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ شاہ فیصل نے پایۂ تخت کا مفتئ اعظم بنانا چاہا تھا لیکن امام صاحب نے انکار کر دیا اور مدینہ طیبہ کو چھوڑنا پسند نہ فرمایا۔ قضاۃ کے عہدہ کو بھی چھوڑنے کا اعلان کیا۔ امام محترم جید حافظ قرآن بھی ہیں۔ مسجد نبویؐ میں ان کے ایک نائب امام بھی مقرر ہیں کبھی وہ بھی نماز پڑھا دیا کرتے ہیں۔ کسی کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ عطر تک قبول نہیں کرتے۔ البتہ ایک فاضل دیوبند مدرسۂ شرعیہ چلا رہے ہیں۔ آپ کا مشورہ ہو تو ان کے حوالے کر دیا جائے اور یہ مولانا (۱۵) سال سے مدرسہ چلا رہے ہیں۔ مولوی عبدالقدیر صاحب نے یہ بھی اطلاع دی کہ مولانا زکریا مدظلہ العالی حج کیلئے تشریف لا رہے ہیں عموماً وہ مدرسہ صولتیہ میں ٹھیرتے ہیں اور عصر سے مغرب تک مجلس عام ہوتی ہے۔

۶/۳۰ کو گاڑی نکل رہی ہے۔ راستہ میں پٹرول کے لئے تمام گاڑیوں کو ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑا۔ ۷ بجے میقات پر پہنچے۔ یہاں بھی تقریباً ایک گھنٹہ ٹھیرنا ہوا۔ ڈرائیور صاحب نے یہاں اعلان کیا کہ یہاں سب احرام باندھ لیں اور نماز پڑھ لیں۔ تمام لوگوں نے احرام باندھا اور نماز پڑھی۔ ہم مکہ معظّمہ ہی سے حاضر ہوئے تھے ہم نے نہیں باندھا۔ یہیں ظہر کی نماز اپنے قافلے کے ساتھ جماعت سے پڑھی ٹھیک دس بجے مقام بدر پر پہنچے۔ لوگوں نے دیکھنے کی خواہش کی۔ ڈرائیور صاحب نے کہا کہ ہر شخص دو روپئے دے تو وہ ٹھیرنے اور مقام تک لیجانے کیلئے تیار ہیں ورنہ نہیں۔ بعض احباب تیار ہو گئے۔ اس لئے جانا طے پایا۔ ایک صاحب راستہ بتانے کیلئے تیار ہو گئے۔ اُنھوں نے کہا کہ ہر شخص آدھا ریال دے تو میں راستہ بتانے کیلئے تیار ہوں۔ اُنھوں نے فی کس آدھا ریال وصول کر لیا۔ ڈرائیور صاحب نے بھی دو ریال وصول کر لئے۔ مقام کے قریب مسجد ہے۔ مسجد میں نفل نماز کیلئے پہنچے تو عصر کی

جماعت ہو رہی تھی۔ احقر شریک جماعت ہو گیا۔ دو رکعت جماعت سے مل گئی۔ قافلہ کے ساتھ بھی بعد میں آ کر نفل اور عصر کی فرض یہیں پڑھ لئے۔ عصر کے بعد مقام بدر پر پہنچے۔ (۵) منٹ کے فاصلے سے مقام آ گیا۔ بدر کا قبرستان سامنے تھا۔ اللہ نے اس کو بھی دکھایا (۱۳) خصوصی شہداء ایک چار دیواری میں مدفون ہیں۔ سامنے بہت بڑا قبرستان موجود ہے اور بہت سے قبور کا نشان بھی بنا ہوا ہے۔ اللہ نے اس ناکارہ کو یہ میدان بھی دکھایا۔ سرکارؐ کے پروانوں کی تعداد تین سو تیرہ اور دشمنان جان و ایمان کفار قریش کی تعداد ایک ہزار سے اونچی۔ تین سو تیرہ بھی نہتے اور بے سروسامان تھے۔ اُدھر ایک ہزار جنگی ساز و سامان سے اور فوجی گھوڑوں سے آراستہ۔ خود ذاتِ رسالتؐ پر اس وقت جو حال طاری تھا وہ الفاظ میں کس طرح لکھا جا سکتا ہے۔ سرکارؐ کا ارشادِ گرامی یاد آ گیا" اے اللہ یہ تیرے اور تیرے رسولؐ کے ماننے والے تیرے سامنے میدان میں ہیں۔ یہ اگر مٹ گئے تو قیامت تک تیرا کوئی ماننے والا نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے نصرت عطاء فرمائی اور ہزار فرشتوں کی مسلح فوج نازل فرمائی۔ مسجد میں تمام احباب کیلئے مدد و نصرت کے نزول کی تفصیلی دعا ہوئی۔ معلوم ہوا کہ مکہ کا فاصلہ مدینہ طیبہ سے (۳۶۰) کیلو میٹر ہے۔ عبدالقدیر صاحب نے بتایا تھا کہ کار تو چھ گھنٹے میں پہنچ جاتی ہے۔ البتہ بڑی موٹروں کیلئے دس ۱۰ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ مدینہ طیبہ سے بدر کے مقام تک دونوں طرف بڑے بڑے پہاڑوں کے سلسلہ متصل نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ڈرائیور صاحب نے صلوٰۃ مغرب کیلئے ربوا کے مقام پر موٹر روک لی۔ ہم نے بھی مغرب پڑھی۔ چائے پی کر موٹر میں آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ عشاء کی نماز بھی راستہ ہی میں ہوئی۔ رات کے گیارہ بجے مکہ معظمہ میں پہنچے۔ الحمد للہ علی احسانہٖ

جس مکان میں ہم پہلے ٹھیرے تھے اس میں ایک خاتون مکاندار بھی تھیں ۵، ۶ بکریاں بھی تھیں۔ ایک مرتبہ میں نے خود دیکھا کہ وہ برقعہ پہنے ہوئی تھیں۔ اپنے مکان کے دروازے کے پاس گئیں۔ ہاتھ میں کوئی پتھر یا لکڑی لی اور دروازے پر مارنے لگیں۔ کھٹ کھٹ مارتی تھیں۔ تین چار منٹ بعد باہر سے، دروازے پر بکری آئی اور انھوں نے دروازہ کھول کر اندر بلالیا۔ پھر کھٹ کھٹ کی آواز ہونے لگی۔ دوسری بھی اندر آگئی۔ اسی طرح پوری بکریاں اندر داخل ہوگئیں۔ یہی منظر گھر کے ایک نوجوان بچے سے بھی دیکھنے میں آیا کہ اس نے بھی اسی طرح بکریوں کو اندر بلالیا۔

بلیوں کی ایک عادت نظر آئی کہ بغیر کسی کے ڈالے، خود منہ ڈال کر نہیں کھاتیں۔ جانوروں کی طبیعت میں بھی نرمی ہے۔ دوسری زبانوں کو جانے بغیر اشاروں سے ہزاروں کی تجارت کرتے چلے جارہے ہیں۔ کم سخنی بہت نظر آئی۔ ضرورت پر بات کی وہ بھی مختصر اور اپنے کام میں لگ گئے۔

۱۸/ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۳/ نومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ بیت اللہ۔ الحرم المحترم

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہوکر بیت اللہ شریف میں حاضر ہوئے۔ ہر سمت سے پروانے اُمڈے چلے آرہے ہیں۔ کچھ حصوں میں کچھ جگہ خالی نظر آئی، ریت اور کنکر کے حصہ میں جگہ ملی۔ رومال بچھا کر بیٹھ گئے۔ تہجد کی پوری رکعتیں پڑھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھے۔ اقامت ہوئی۔ امام حرم محترم نے نماز پڑھائی۔ ایک ایک رکعت میں آدھی آدھی سورۃ تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد بیٹھے رہے۔ معمولات میں سورہ قرآن کا ورد کرتے بیٹھ گئے۔ (فاتحہ، آیۃ الکرسی، انا انزلنا، چہار قل (صد بار)، آیۃ کریمہ پڑھ کر اشراق ادا ہوئی۔

اشراق پڑھ کر طواف کا ارادہ ہوا۔ حجر اسود کے پاس جا کر اشارہ سے استلام کر کے طواف کی نیت کر لی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّی وَیَسِّرْهُ لِی۔ سوم کلمہ پڑھتے ہوئے۔ سات شوط (چکر) کر کے مقام ابراہیم کے قریب دو رکعتیں پڑھ کر دعا کر لی۔ حطیم میں پہنچ کر وہاں دو رکعت نفل لوگوں کی آمد ورفت ہی میں پڑھی۔ مختصر دعا کر کے اُٹھے۔ مغربی سمت میں کچھ جگہ خالی نظر آئی تو وہیں زانو تہہ کر لئے۔ حزب اعظم کے پہلی اور آخری ورد کی تکمیل ہوئی۔ غلافِ کعبہ کو پکڑ کر مختصر دعا ہوئی۔ وہاں سے زمزم شریف پر پہنچ کر نوش کیا۔ وہاں سے مکان آ کر ناشتہ کر کے یہ جملے لکھ رہا ہوں۔ کوڑنگل کا خط رات ہی میں ملا۔ صبح محبوب نگر اور کاروان کے خطوط ملے۔ مولوی عبدالغنی صاحب کوڑنگل، عبدالرحیم صاحب درد کوڑنگل، کمال الرحمٰن صاحب محبوب نگر اور محمد اشفاق صاحب کاروان کے خطوط وصول ہوئے۔ الحمدللہ سب خیریت۔

بعد ناشتہ وضو کر کے ظہر کیلئے پہنچے۔ ظہر موذن صاحب کی سمت میں قرآنی الماری کے قریب پڑھی۔ حزب اعظم کا پورا ورد ہوا۔ مغرب مطاف سے قریب جانمازوں کے مقام پر ملی۔ امام صاحب نے والضحیٰ پہلی رکعت میں اور دوسری سورۃ دوسری رکعت میں پڑھی عشاء تک درود شریف کا ورد رہا۔ عشاء کی نماز میں امام صاحب نے پہلی رکعت میں والتین کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں غالباً انا انزلنا کی تلاوت فرمائی۔ آج حرم محترم کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ حرم کی پوری جگہ بھر کر دوسری منزل پر مصلّی نظر آ رہے تھے۔ عاشقان الٰہی کا روزانہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ آج معلم صاحب نے مولوی سید یوسف صاحب سے کوڑنگل کی نعت سنی اور وہ اتنے متاثر ہوئے کہ اسے ٹیپ کر لیا۔ مکہ معظمہ میں الحمدللہ کہ درد صاحب کا برزخی نزول ہو گیا۔ اللہ قبول کرے اور اصالتاً بھی حاضری نصیب ہو۔ یوسف صاحب نے ''تم پر سب ساز و سامان صدقے'' بھی سنایا۔ وہ بھی بہت پسند آئی۔

۱۹/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر بیت اللہ العتیق حاضر ہوئے۔ وہی آباد سماں نظر آیا۔ تہجد پڑھی۔ حزب اعظم کا ورد پورا ہوا۔ فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھیں اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں تبارک الذی آدھی اور دوسری رکعت میں دوسری آیات کی تلاوت فرمائی۔ فجر کی نماز کے بعد سورِ قرآنی کا ورد ہوا۔ اشراق کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ موذن صاحب نے نماز کا اعلان کیا۔ جنازہ کی نماز کا خیال ہوا۔ تکبیر ہوئی ہم بھی شریک ہوئے۔ اللہ اکبر (۵) دفعہ کہہ کر امام صاحب نے قرات شروع کر دی سورہ طارق کی تلاوت ہوئی۔ رکوع وسجدہ ہوا۔ ہم نے بھی کیا۔ دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ کی تلاوت فرمائی اور پھر رکوع وسجدہ ہم نے بھی وہی کیا۔ سلام پھیر کر بیٹھ گئے۔ امام صاحب نے خطبہ شروع کیا۔ جب اسقنا عیثاً مغیثا. ھنیاً مریماً عاجلاً غیر اجل تو ہم بیدار ہوئے اور معلوم ہوا کہ جو نماز ہم نے پڑھی ہے وہ نماز استسقاء ہے۔ یہ ہماری زندگی کی پہلی نماز ہے اور نہ معلوم کیا کیا معمولات ہیں جن کو ہم نہیں جانتے۔ وہاں سے اٹھ کر طواف کیا۔ ملتزم پر دعا ہوئی۔ مقام ابراہیم پر نفل ہوئے اور دعا ہوئی۔ زمزم پی کر واپس ہوئے۔ مقام زمزم کی ناقدری پر افسوس ہوا اور دعا کی کہ اے اللہ ان بھائیوں کو زمزم کے احترام کی توفیق عطا فرما۔ وہاں سے گھر آ کر ناشتہ کیا اور لکھا گیا۔

ناشتہ کر کے مکہ معظمہ کے قبرستان (جنت المعلی) کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے حرم مبارک سے پانچ منٹ کا راستہ ہے۔ مقامی بس بھی اس راستہ پر چلتی ہے جانے والے اس سے بھی جاتے ہیں۔ پہلے ایک بڑا پھاٹک ملا اس کے اندر دو تین طرف چبوترے بنے ہوئے ہیں ان پر فرش بھی بچھا ہوا نظر آیا۔ کچھ اور زائرین بھی اندر بیٹھے نظر آئے۔ ان میں کچھ عورتیں بھی تھیں۔ بڑا دالان بنا ہوا ہے۔ لوگ یہیں

ٹھہرتے ہیں۔ پانی کا انتظام بھی نظر آیا۔ سامنے نظر اٹھائی تو چھوٹی دیواروں کے کچھ حلقے نظر آئے جو تقریباً دو ہاتھ اونچی تھیں۔ ایسی ہی چاردیواری بعض جگہ تین دیواری اور بعض جگہ دودیواری کے حلقے پورے قبرستان میں نظر آئے۔ یہ قبروں کے حدود ہیں کافی قبروں کے بعد پھر ایک پھاٹک ملی جس میں سے گذرنے کے بعد پھر اسی طرح کے قبرستانی دیواری حلقے نظر آئے۔ پھر تیسری پھاٹک سے گذرے تو وہاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا اور اس کے سامنے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا مزار مبارک ملا۔ ایک مزار پر عبداللہ بن زبیر بھی لکھا دیکھا۔ یہاں بھی فاتحہ پڑھی۔ ایک مقام پر ابن حجرؒ کی قبر مبارک کی نشاندہی ہوئی۔ اسی کے قریب (رملی) نام کے ایک بزرگ بتائے گئے۔ بعض بچوں نے اور ایک بڑے صاحب نے نشاندہی کی۔ اس کے بعد اس کے آگے چوتھا حلقہ نظر آیا جو بالکل پرانی قبروں کی نشاندہی کررہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے پتھروں کے کچھ ڈھیر نظر آئے۔ تازہ قبروں میں سرہانے اور پائینتی پتھر گاڑنے کا دستور نہیں ہے۔ سرہانے کے پاس کچھ پتھر رکھ دیتے ہیں۔ بعض قبروں کو دیکھا کہ سرہانے سینہ کے برابر گڑھا اور پیروں کی طرف لاش کے رکھنے کیلئے کافی جگہ پہلے ہی سے موجود رہتی ہے۔ پرانی قبروں میں نئے بلا تکلف دفن کردئے جاتے ہیں۔ بلکہ عام دستور یہی ہے۔ بڑی عزت اور حیرت طاری ہوجاتی ہے۔ یہ یاد آتا ہے کہ یہاں کتنے انبیاء دفن ہوں گے۔ کتنے صحابہ کرامؓ کا یہ مدفن ہوگا کتنے اولیاء اللہ کا یہ مدفن ہے اور کتنے علماء مکہ صلحا مکہ وشہداء مکہ اس میں دفن ہیں۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بے شک سب فانی ہیں اور صرف ذات الٰہی تنہا باقی رہنے والی ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب بھی یاد آئے۔ لیکن پتہ نہ مل سکا۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب محبوب نگر بھی یاد آئے پتہ چلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہے۔ کس میدان میں اور کس چاردیواری

میں ہیں پتہ چلانا بھی ایک مستقل کام ہے۔ اَلسَّلام عَلَیکُم یا اَھلَ القُبُورِ اَنتُم سَلَفُنا وَنَحنُ لَکُم تبع وَاِنَّا اِنشاءَ اللہُ بِکُم لاحِقُونَ یَغفِرُ اللہُ لَنا وَلَکُم یَرحَمُ اللہُ وَاِیَّاکُم۔ حقیقت کا اظہار بھی ہے اور مغفرت کی دعا بھی۔ ہم بھی پڑھتے پڑھاتے وہاں سے واپس ہوئے۔ وضو کر کے حرم شریف میں داخل ہوئے ظہر کی اذان ہوئی سنتیں پڑھیں امام محترم نے ظہر پڑھائی، ظہر کے بعد نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ جنازہ پڑھ کر مسجد میں بیٹھے رہے۔ قرآن شریف کے انیسویں اور بیسویں پاروں کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم سے درود شریف کا ورد پورا پڑھ کر حرم میں ہی یہ جملے لکھے گئے۔ ذکر کرتے بیٹھ گئے۔ ظہر کے بعد بھی طواف کرنے کا موقع ملا۔ عصر کی نماز پڑھی۔ مغرب ادا ہوئی، مغرب میں امام صاحب نے سورہ فلق اور سورہ ناس کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کی نماز ہوئی۔ امام محترم نے سورہ طارق اور سورہ والتین کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کے بعد مکان حاضر ہو کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ حرم شریف میں عاشقان الٰہی کچھا کھچ بھرے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ دوسری منزل بھی لوگوں کیلئے کھول دی گئی ہے۔ دوسری منزل پر بھی کچھ لوگ نماز پڑھتے نظر آئے۔

آج عشاء کی نماز کے بعد مولوی محمد عثمان صاحب مدرس نارائن پیٹھ زنانہ کو ساتھ لے کر تشریف لائے تھے۔ ملاقات کر کے واپس ہوئے۔ معلوم ہوا کہ موصوف کا بستر جس میں کپڑے وغیرہ بھی بندھے ہوئے تھے جدہ میں گم ہو گیا ہے اور کچھ دوسرا سامان بھی متعلقہ حضرات کو درخواست دی گئی ہے۔

۲۰ / ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۴ / نومبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم المحترم میں حاضری ہوئی۔ مطاف تو اس وقت روزانہ بھرا رہتا ہے۔ صحن شریف میں جو سیلو کا فرش بچھا ہوا ہے وہ بھی چاروں طرف سے بھرا ہوا تھا۔ یہ تہجد کے وقت کا حال ہے۔ موذن صاحب کے

بائیں جانب مٹی اور کنکر کے حصہ میں جگہ مناسب معلوم ہوئی رومال بچھایا، تہجد ادا ہوئی۔ حزب اعظم کی پہلی منزل ختم ہوئی۔ فجر کی اذان ہوئی سنتیں پڑھیں۔ اقامت ہوئی محترم امام کعبہ نے نماز پڑھائی۔ سورہ نبا پہلی رکعت میں آدھی اور دوسری میں بقیہ ختم تک تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد بیٹھے ہی تھے کہ نماز جنازہ کا اعلان اَلصَّلٰوۃُ عَلَی الرَّجلِ اَیُّھَا الحَاضِرین الصلوٰۃ یرحمکم اللہ کے الفاظ سے ہوا۔ امام صاحب نے حسب معمول چار تکبیرات سے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد سورۃِ قرآنی کا ورد ہوا (سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی، انا انزلنا، چہار قل، صد بار) اشراق پڑھی۔ قرآن مبارک کے اکیسویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ بیت اللہ کا ایک مرتبہ طواف ہوا۔ ہر مقام اور وقت کی دعائیں مناسک حج کے رسالے سے ہو رہی ہیں۔ زمزم پی کر مکان حاضر ہوئے۔ ناشتہ کر کے یہ جملے لکھ رہا ہوں۔

ناشتہ کر کے حرم شریف میں حاضری ہوئی۔ ظہر سے پہلے حزب اعظم کی پوری دعائیں پڑھ لی گئیں۔ ظہر کے بعد درّد صاحب کے نام خط لکھا گیا۔ اس کے بعد بائیسویں اور تیسویں پاروں کی تلاوت ہوئی۔ عصر کی نماز کے ساتھ نماز جنازہ بھی ادا ہوئی۔ مغرب میں اور عشاء میں وَالَّیلِ اِذَا یَغشٰی اور اَلھٰکُمُ التَّکَاثُرُ کی تلاوت فرمائی۔ کھانا کھا کر آرام کیا۔ روغن بلسان کا استعمال ہوا۔ روغن زیتون کا بھی۔

۲۱ر ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۵ر نومبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف پہنچے۔ مسجد حرم حسب معمول آباد تھی۔ موذن صاحب کے قریب زمین پر جگہ مناسب معلوم ہوئی۔ وہیں رومال بچھا کر بیٹھ گئے۔ تہجد ادا ہوئی۔ حزب اعظم کا پہلا اور آخری ورد پورا ہوا۔ فجر کی اذان ہوئی اقامت ہوئی۔ امام حرم محترم نے فجر کی نماز میں آج پہلی رکعت میں سورہ جمعہ کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں سورہ طارق کی تلاوت فرمائی۔ آیۃ الکرسی،

تسبیحات فاطمہ پڑھ کر مسجد کے اندر کے حصہ میں جا کر بیٹھ گئے۔ سورِ قرآنی کا ورد ہوا۔ اشراق کی نماز پڑھی۔ چوبیسویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ بیت اللہ شریف کا طواف ہوا۔ زمزم شریف پی کر حرم شریف میں بیٹھ کر یہ کلمات شریف لکھے گئے۔ ناشتہ کیلئے مکان جانا ہے۔

ناشتہ کر کے حرم شریف حاضر ہوئے۔ لوگوں کا داخلہ شروع ہو گیا تھا۔ موذن صاحب کی بائیں جانب زمین ہی پر ظہر اور عصر پڑھی۔ پچیسواں پارہ ختم ہوا۔ عصر کے بعد حزب اعظم کی پوری دعائیں ختم ہوئی اور تمام احباب کے حق میں دعاؤں کی قبولیت کیلئے بہت تفصیلی دعا ہوئی۔ مغرب کی نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں سورہ تکاثر اور دوسری میں ویل لکل ہمزۃ کی تلاوت ہوئی۔ عشاء پڑھی۔ عشاء میں پہلی رکعت میں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ سے اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ تک اور دوسری رکعت میں آگے کی آیات کی تلاوت ہوئی۔ مغرب کے بعد دلائل الخیرات کی دو منزلیں پڑھیں۔

۲۲/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۶/نومبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم محترم پہنچے۔ لوگ بکثرت داخل ہو چکے تھے بڑی مشکل سے مٹی کے صحن کے حصہ میں پہنچ گئے۔ رومال بچھالیا تہجد پڑھی حزب اعظم کا پہلا اور آخری ورد ہوا۔ فجر کی اذان ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی کچھ ایسی آیتوں کی تلاوت ہوئی جن کے آخر میں لقد جاء کم رسول من انفسکم ہے سلام کے بعد بیٹھے رہے۔ آیۃ الکرسی، تسبیحات فاطمہ پڑھنے کے بعد مسجد کے مسقّف حصہ میں داخل ہو کر بیٹھ گئے۔ سور قرآنی کا ورد رہا۔ چھبیسویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ اشراق پڑھی، بیت عتیق کا طواف کیا۔ کچھ زمزم پی کر واپس ہوا۔ دوسرے صاحب کا پیچھے سے تقاضا تھا۔ یہ دوسری مرتبہ ہے کہ پیتے ہوئے دوسرے کے لئے چھوڑنا پڑا۔ مکان آ کر روغن بلسان شکر میں دو قطرے ڈال کر پیا اوپر سے

دودھ نوش کیا۔ ناشتہ کے بعد حرم شریف میں حاضری ہوئی۔ مسقّف حصہ میں جہاں سے میزاب رحمت نظر آتا ہے وہیں بیٹھ گئے۔ ظہر وہیں پڑھی۔ ظہر اور عصر کے بعد نماز جنازہ ہوئی، ظہر کے بعد چھبیسویں اور ستائیسویں پاروں کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کی کچھ دعائیں ہوئیں۔ عصر کی نماز وہیں پڑھی، عصر کے بعد انتیسواں پارہ ختم ہوا۔ مغرب کے ساتھ ہی قرآن کی تلاوت مکمل ہوئی۔ حزب اعظم کی دعائیں پوری ہوگئیں۔ امام محترم نے مغرب میں سورہ انشراح اور سورہ ماعون کی تلاوت فرمائی اور عشاء میں اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ والی آیات کی تلاوت فرمائی۔ مغرب اور عشاء میں نماز جنازہ نہیں ہوئی۔

۲۳/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۷/نومبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ

آج طہارت اور وضو سے فارغ ہوکر حرم شریف پہنچے۔ حرم شریف حسب معمول بھرا ہوا تھا۔ دن بدن زائرین حرم کی زیارتی ہوتی جارہی ہے۔ نئے حصہ میں بیٹھ گئے۔ تہجد کی ۱۲ رکعتیں پڑھیں۔ حزب اعظم کی پہلی منزل طے ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ غالباً سورہ انفطار کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد سور قرآنی کا ورد صدی ہوا۔ اشراق کی نماز پڑھی۔ مشکل سے ایک طواف ہوا۔ زمزم پینے کیلئے جگہ نہ مل سکی۔ واپس ہوگئے۔ گھر جاکر ناشتہ کیا۔ غسل جمعہ الحمدللہ نصیب ہوگیا۔ حجامت ہوئی۔ جمعہ کیلئے آکر منبر کے قریب بیٹھ گئے۔ قرآن شریف کے پہلے پارہ کی تلاوت ہوئی۔ سورہ کہف دو مرتبہ تلاوت کرنے کا موقع ملا۔ سورہ یٰسین اور سورہ مزمل کی تلاوت ہوئی۔ جمعہ کی نماز کیلئے لوگوں کی دھاندلی کی وجہ سے کنکریلی زمین کا انتخاب کرنا پڑا۔ یونس صاحب بھی یہیں مل گئے۔ حسب معمول جمعہ کی اذان ہوئی۔ منبر پر کھڑے ہوکر امام صاحب نے خطبہ دیا۔ دو تین کاغذ کے پرزوں میں دیکھ کر خطبہ دیا۔ اذان جمعہ کے ساتھ ہی صرف دو رکعت سنتوں کی مہلت ملتی ہے۔ ہم بھی عجلت

میں چار کی تعداد پوری کر لیتے ہیں۔ السلام علیکم سے خطبہ شروع ہوا۔ پہلا خطبہ دس منٹ اور دوسرا خطبہ دس منٹ۔ دونوں جگہ خطبوں کا وقت یہی نظر آیا۔ امام صاحب نے جمعہ پڑھائی۔ سورہ غاشیہ کی تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد نئے حصے میں جا کر بیٹھے اور دوسرا ورد پورا ہوا۔ عصر کی نماز پڑھ کر بیٹھے ہوئے ہیں، مغرب اور عشاء پڑھ کر واپس ہوئے۔ آج معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ اور جدہ کو آج سے سفر بند ہے، ادھر سے لوگوں کو آنے کی اجازت ہے۔

۲۴/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ حرم شریف کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ "راستہ میں نہ بیٹھیں" اس کیلئے سرکاری آدمی لکڑی سے پتھر سے ٹک ٹک کرتے رہتے ہیں۔ یہاں یہ عام دستور ہے۔ جب ضرورت ہو لکڑی بجاتے ہیں اور مصلی آگے گذر جاتے ہیں۔ ہم بھی آگے بڑھے مٹی کے حصہ میں پہنچے۔ کچھ جگہ نظر آئی۔ رومال بچھا کر بیٹھ گئے۔ ۱۲ رکعت تہجد پڑھی۔ حزب اعظم کی پہلی منزل تمام ہوئی۔ فجر کی اذان ہوئی امام صاحب نے غالباً سورہ نبا کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد مسقّف حصہ میں جا کر بیٹھ گئے۔ سور قرآنی کا ورد ہوا۔ اشراق پڑھ کر مکان واپس ہوگئے۔ دو چار لقمے ناشتہ کر کے لیٹ گئے۔ ظہر کے قریب اطلاع دی گئی۔ جلدی سے طہارت اور وضو کر کے حرم شریف کے لئے نکل گئے۔ حرم شریف میں راستے بند ہو رہے تھے۔ جلدی جلدی سے اندر داخل ہو کر مٹی کی زمین پر پہنچ گئے۔ اذان ہو رہی تھی۔ ظہر پڑھی۔ موذن صاحب کی سمت میں ہی دوسرے پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کا ایک اور ورد ہوا۔ اس سمت کے ستون گنے۔ سامنے ۲۸ ستون تھے۔ کچھ دیر بعد میزاب رحمت کی سمت میں جانا ہوا گھڑیال کے قریب بیٹھنا ہوا۔ ادھر بھی ستون گنے وہی (۲۸) نکلے۔ تیسرے پارہ کی تلاوت

ہوئی۔ عصر کی اذان ہوئی۔ نماز یہیں پڑھی۔ مکان جا کر پانی وغیرہ پی کر حاضر ہوئے۔ مغرب کی نماز میں امام محترم نے سورہ والتین اور سورہ قریش کی تلاوت کی۔ حزب اعظم کے دورد شریف کا بھی ورد ہوا۔ عشاء میں امام محترم نے سورہ زلزال اور تکاثر کی تلاوت فرمائی۔

۲۵/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۲۹/نومبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ

آج صبح طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف پہنچے۔ کچھا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دوسری منزل پر چڑھنا پڑا۔ اوپر بھی لوگ بھرے ہوئے تھے۔ ستونوں کے درمیان میں جگہ ملی۔ بارہ رکعت تہجد ادا ہوئی۔ حزب اعظم کی پہلی منزل کا ورد ہوا۔ فجر کی اذان ہوئی، امام محترم نے نماز پڑھائی آیات یاد نہیں رہے۔ سلام کے بعد بیٹھے رہے۔ آگے بڑھ کر سور قرآنی کا ورد، دید بیت اللہ کے ساتھ چلتا رہا۔ تبلیغی حضرات نے اوپر بھی حلقہ شروع کر دیا۔ زبان و بیان سمجھ میں نہیں آئے۔ تھوڑی دیر بعد نیچے اترے۔ تبلیغی بزرگوں کا حلقہ چل رہا تھا دو چار حلقے اور بھی چل رہے تھے۔ تبلیغی بزرگ بتا رہے تھے کہ اس کا شعور ہمیشہ تازہ رہنا چاہئے کہ یہاں کی نماز لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ رکوع لاکھ رکوع کے برابر ہے، سجدہ، لاکھ سجدوں کے برابر ہے۔ التحیات لاکھ التحیات کے برابر ہے، اسی لئے پورے شعور کے ساتھ نمازوں کی فکر کرنی چاہئے۔ جو نمازوں کو بہتر نہ بنا سکا وہ حج کو بہتر کیا بنا سکے گا۔ اشراق پڑھی طواف کیا۔ حجر اسود کے استلام کا سوال ہی نہ تھا۔ وہاں بعض کشمکش کرنے والوں کو دیکھا کہ شرطی اپنی ہاتھ سے ان کے منہ پر زور زور سے مار رہے تھے تا کہ گڑ بڑ نہ کریں لیکن نہ گڑ بڑ کم ہوتی اور نہ آدمیوں میں آدمیت آتی، خیال یہ آیا کہ لوگ یہاں کیو، کیوں نہیں بناتے اور باری باری سے چومتے کیوں نہیں چلتے۔

مکان جا کر ناشتہ کر کے تھوڑی دیر لیٹ کر پھر حاضری ہوئی۔ آج باب کعبہ کی

سمت کے ستون گنے۔ ان کی تعداد بھی (۲۸) ہے۔ بیت اللہ کے ستونوں کی تعداد (۱۱۱) ہے پورے ستون گن کر توثیق کر لی گئی۔ چوتھے اور پانچویں پارے کی تلاوت ہوئی۔ مغرب میں امام صاحب نے القارعہ اور عشاء میں سورہ زلزال کی تلاوت فرمائی۔ مغرب اور عشاء میں نماز جنازہ ہوئی۔ حزب اعظم کا پورا ورد ہوا۔

۲۶/ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م ۳۰/نومبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ داخلہ تمام دروازں سے کثرت سے جاری تھا۔ حزب اعظم کی پہلی منزل ختم ہوئی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ اندرون صحن مسجد میں فجر ہوئی۔ امام صاحب نے سورہ رحمٰن کی کچھ آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ بعد فجر حسب معمول سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی وانا انزلنا کا ورد ہوا۔ تبلیغی حلقے کے قریب بیٹھنا ہوا۔ بے چارے حسب معمول محنت کئے جارہے ہیں۔ اللہ قبول کرے اور ان کو توفیق دے۔ اشراق پڑھی طواف کیا۔ زمزم کے پاس جا کر دیکھا پانی پینا ممکن نہیں تھا۔ وہاں سے گھر واپس ہوئے۔ ناشتہ کر کے لیٹ کر ظہر کے لئے حاضری ہوئی۔ ظہر کنکریلی زمین پر پڑھی۔

عاشق علی صاحب نے سنایا کہ ایک صاحب بیان کر رہے تھے کہ اب تک چھ لاکھ آدمی مکہ معظّمہ کو آچکے ہیں۔ گذشتہ سال ۲۰ لاکھ آدمیوں نے حج کیا تھا۔ ظہر کے بعد مسقّف حصہ میں داخل ہو کر ٹھیک ۸ بجے چھٹویں پارہ کی تلاوت ختم ہوئی اس کے بعد چار قل کی تلاوت پون گھنٹے میں ہوئی آیت کریمہ کا ورد ہوا۔ بعد ظہر ساتویں اور آٹھویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ عصر کی نماز پڑھ کر گھر جا کر حاضر ہوئے۔ قبل مغرب اور بعد مغرب حزب اعظم کی آخری منزل تک کا ورد ہوا۔ مغرب میں امام محترم نے سورہ فیل اور سورہ قریش کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کی نماز میں لَا يَسْتَوِىٓ اَصْحٰبُ النَّارِ کی تلاوت ہوئی۔ راستہ لوگوں سے بھر گیا ہے۔ آتے جاتے دیر ہونے لگی۔

۲۷ر ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ م یکم دسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح طہار و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف کے لئے نکلے۔ آج پہلی بار بیرونی صحن میں صفیں بنی ہوئی نظر آئیں۔ یہ اور تہجد کے وقت کا حال ہے۔ دو، دو چار، چار آدمی راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ ہم بھی ان ہی میں شریک تھے۔ باب الداخلہ کی سیڑھیاں اترتے ہوئے یہ قطار سیدھی سمت میں مڑ گئی۔ دو چار قدم آگے بڑھنے کے بعد اوپر چڑھنا ہوا۔ دو منٹ میں دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ وہ بھی آدھی بھری ہوئی تھی۔ درمیانی حصہ میں جگہ مل گئی۔ ایک طرف عورتیں بھی بھری ہوئی تھیں۔ تہجد کی بارہ رکعتیں ادا ہوئیں۔ تھوڑی دیر میں فجر کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھیں، فرض کی اقامت ہوئی۔ امام حرم المحترم نے پہلی رکعت میں سورہ بروج اور دوسری رکعت میں سورہ طارق کی تلاوت فرمائی۔ سلام پھیر کر بیٹھے ہی تھے کہ الصلوٰۃ علی المیت کا اعلان ہوا۔ نماز جنازہ پڑھ کر آگے بڑھ کر بیٹھ گئے۔ سور قرآنی کا ورد ہوا۔ اشراق پڑھی۔ نویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ دوسری منزل کے ستونوں کی جسامت، شان وشوکت اور کمانوں کی زیب وزینت بھی دلکش نظر آئی۔ دل نے گننے کی آرزو کی، آنکھوں نے گن لیا (۱۲۰) تک تعداد نظر آئی، گننے پر (۱۳۱) نکلے۔ ناشتہ کیلئے حاضر ہو کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔

ناشتہ کھانا پکنے کے بعد کیا۔ کھا کر حرم شریف حاضر ہوئے۔ ظہر میں دوسری منزل میں جگہ ملی عصر بھی وہیں پڑھی۔ ظہر کے بعد دسویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کی دو منزلیں دلائل الخیرات کی ایک منزل ہوئی۔ عصر بھی دوسری ہی منزل پر پڑھنا ہوا۔ دوسری منزل کے ستونوں کا اور مصلیوں میں کچھ حساب دیکھا گیا۔ مغرب ریت کے میدان میں ہوئی امام صاحب نے سورۂ زلزال اور سورۂ ماعون کی تلاوت فرمائی۔ مغرب کے بعد حزب اعظم کی سب منزلیں ختم ہو گئیں۔ عشاء کے

بعد درود شریف کی منزل بھی ختم ہوئی۔ عشاء کی نماز میں غالباً والضحیٰ اور الم نشرح کی تلاوت ہوئی۔ زائرین کی غیر معمولی کثرت ہوگئی ہے۔ عشاء کے بعد حرم شریف ہی میں یہ جملے لکھے گئے۔

یکم ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲؍ دسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم محترم میں حاضر ہوئے۔ نیچے کی منزل میں سیڑھیوں کے قریب جگہ ملی۔ جدھر نظر پڑتی مصلّیوں کی صفیں نظر آتی تھیں۔ چار رکعت تہجد پڑھی تھی کہ اذان ہوگئی۔ قبل تہجد حرم محترم کا یہ حال ہے۔ تہجد پوری کر کے حزب اعظم کا پہلا ورد بھی ختم ہوگیا۔ پھر فجر کی اذان ہوئی۔ امام محترم نے وسیق الذین کفروا سے آگے اور پیچھے کی آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ سلام ہوا، نماز جنارہ کا اعلان ہوا۔ یہ بھی عجیب جنازہ ہے کہ لاکھوں آدمی اس کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کی برکتوں میں سے یہ برکت بھی بہت عام ہے۔ سورِ قرآنی میں اِنَّا اَنزَلنَا تک ورد ہوا۔ طواف کی کوشش ہوئی اور یہ ہمارے لئے پہلا طواف تھا۔ مقام ابراہیم تک طائفین کا ریلا (قافلہ) جاری تھا۔ حجر اسود کے پاس کشمکش میں شرطی اور عوام دونوں نے ملکر غلاف کعبہ کو چاک کردیا ہے۔ آج بھی لوگوں کی پٹائی ہوتی ہوئی دیکھی گئی۔ اللہ اصلاح حال فرمائے۔ ظہر کے بعد گیارھویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کے دو ورد ہوئے۔ بعد ظہر صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھی گئی۔ محمد حنیف صاحب منڈری اور فریدالدین صاحب قاضی نارائن پیٹھ کے نام خطوط لکھے گئے۔ ظہر تا عصر اور عصر تا مغرب وہی مصروفیات رہیں۔ مغرب تا عشاء ذکر ہوتا رہا۔ مغرب میں امام صاحب نے سورہ انشراح اور سورہ ماعون کی تلاوت فرمائی، عشاء میں یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًۃ کی تلاوت فرمائی۔

۲ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۳؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ

آج صبح طہارت ووضو سے فارغ ہوکر حرم شریف حاضر ہوگئے۔ سڑکوں پر صفیں بننے لگ گئی تھیں۔ مشکل سے داخل ہوئے اور دوسری منزل پر پہنچے۔ بارہ رکعتیں تہجد کی پڑھیں درود شریف کی منزل شروع ہوئی کہ اذان فجر ہوگئی۔ سنتیں پڑھیں، فرض کی اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ سورہ مزمل کی تلاوت دونوں رکعتوں میں ہوئی۔ سلام کے بعد بیٹھے ہی تھے کہ نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ چھ لاکھ مصلی نماز میں شریک ہیں، نماز کے بعد بیٹھ کر سور قرآنی کا ورد پورا کیا۔ اشراق کی نماز پڑھی۔ بارھویں پارہ کی تلاوت ہوئی نیچے اتر کر طواف کیا۔ طواف کرنا بہت مشکل ہوتا جارہا ہے۔ طائفین بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ غلاف کعبہ آج اور پھٹا ہوا نظر آیا۔ جانماز سے ایک دو صاحبین کے چہروں پر ضرب لگائی جارہی تھی، اللہ کرے کہ حالات ٹھیک ہوجائیں۔

مکان جاکر ناشتہ کرکے بازار میں ہینڈ بیگ کی تلاش کرکے حاضر حرم ہوئے۔ ظہر سے پہلے حزب اعظم کا وردا اور دورد پورا ختم ہوا۔ حزب اعظم کی تیسری منزل بھی ختم ہوئی، بعد ظہر صلوٰۃ التسبیح پڑھی۔ سب کے لئے تفصیلی دعا ہوئی۔ صبح ابتدائی ستون گنے گئے۔ (۱۳۱) ہیں، تیرہ تا سترہ پاروں کی تلاوت ہوئی عصر اور مغرب یہیں پڑھی۔ مغرب میں امام صاحب نے سورہ القارعہ اور سورہ تکاثر کی تلاوت فرمائی۔ عشاء میں والشمس اور سورہ زلزال کی تلاوت ہوئی۔ ظہر، عصر اور مغرب میں جنازے اٹھتے رہے، مغرب تا عشاء ذکر ہوا۔ بازار میں آمد ورفت دشوار ہوگئی ہے۔ غلاف کعبہ حجر اسود کے پاس سے ہٹایا جارہا ہے۔

۳؍ریکم ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۴؍دسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہوکر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔

زائرین کی کثرت جاری ہے۔ قدم بقدم دوسری منزل پر پہنچے۔ ایک جگہ مناسب معلوم ہوئی تو بیٹھ گئے۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں، حزب اعظم کی پہلی اور آخری منزل پوری ہوئی۔ فجر کی اذان ہوئی۔ اقامت ہوئی، امام محترم نے فجر کی نماز میں تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً کی تلاوت فرمائی۔ بعد فجر جنازہ کی نماز ہوئی، اس کے بعد سورر قرآنی کی تلاوت مع آیت کریمہ مکمل فرمائی۔ بعد فجر جنازہ کی نماز ہوئی، اس کے بعد سور قرآنی کی تلاوت مع آیت کریمہ مکمل ہوئی۔ اشراق پڑھی، طواف کیا مکان گئے حجامت بنائی، غسل جمعہ الحمدللہ نصیب ہوا۔

حرم واپس ہوئے۔ داخلہ کشمکش میں ہوا۔ کشمکش میں دوسری منزل پر پہنچے جگہ ملی بیٹھ گئے۔ اٹھارویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ سورہ کہف، سورہ یسین شریف اور سورہ مزمل شریف کی تلاوت ہوئی۔ جمعہ کی اذان ہوئی۔ کشمکش میں ہی بیٹھنا اٹھنا ہوا۔ آگے پیچھے لوگ حسب معمول آکر بیٹھ گئے۔ نماز کے وقت بڑی مشکل سے سجدہ نصیب ہوا۔ امام صاحب نے خطبہ دیا۔ ضروری احکام بیان کئے۔ بدعتوں سے بچنے اور حضورؐ کے طریقوں پر چلنے کی بار بار تاکید کی۔ حجر اسود پر حضورؐ کا طریقہ کیا تھا یاد دلایا۔ بوسہ نہ ملے تو طواف میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اشارہ سے کرلیا جاسکتا ہے۔ عورتوں کو بہت احتیاط کرنا چاہئے۔ وغیرہ عام مسلمانوں کیلئے دعا ہوئی، امام محترم نے والضحیٰ اور الم نشرح کی تلاوت فرمائی۔ جمعہ کے بعد بھی نماز جنازہ ہوئی۔ کیا جنازے ہیں جن کی نماز میں لاکھوں آدمی شریک ہیں، جمعہ کی نماز کے تھوڑی دیر بعد استغفار کرتے بیٹھ گئے۔ جب ذرا سکون ہوا تو اٹھ کر سنتیں پڑھیں۔ ماہانہ صلوٰۃ التوبہ، صلوٰۃ الشکر اور صلوٰۃ الحاجت ادا ہوئی۔ جمعہ کے بعد صلوٰۃ التسبیح بھی ادا ہوئی۔ عورتوں نے پریشان کیا کوئی ادھر آکر بیٹھ گئی کوئی ادھر۔ مگر الحمدللہ نماز پوری ہوگئی۔ آج زائرین بالکل اوپر کی منزل پر بھی چڑھ گئے۔ جمعہ وہیں پڑھی، نچلے حصہ یعنی تہہ خانے بھی مصلیوں سے آباد ہوگئے ہیں، جمعہ کے بعد یہ جملے لکھے گئے۔

عصر کی نماز پڑھ کر گھر جانا ہوا۔ پہلی مرتبہ سڑکوں پر بھی عاشقان الٰہی سجدہ ریز نظر آئے گلیوں میں سجدے شروع ہو گئے۔ وضو کر کے حاضر ہوئے کچھ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تفصیل لکھی گئی۔ قبل مغرب لکھنا ہوا۔ مغرب کی اقامت ہوئی، امام صاحب نے سورہ زلزال اور سورہ فلق کی تلاوت فرمائی۔ مغرب سے عشاء تک ذکر اور الحمدللہ پھر صلوٰۃ التسبیح ادا کرنے کا موقع ملا۔ عشاء کی نماز میں امام صاحب نے مختلف آیات کی تلاوت فرمائی۔ جدھر نظر پڑ رہی ہے، انسانی سر نظر آنے لگے۔ آج مسجد کے چاروں حصے سامنے کا صحن، صحن سے متصل سڑک اور سڑک سے متصل گلیوں میں بھی سجدے ہونے لگے۔ آج غلاف کعبہ ایک گز ہٹا دیا گیا ہے۔

۴/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۵/دسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح اٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ دوسری منزل کی طرف رخ کر کے اوپر پہنچے۔ بارہ رکعتیں تہجد کی پڑھیں۔ حزب اعظم کی پہلی منزل پوری ہوئی اور آخری منزل کچھ ہوئی تھی کہ فجر کی اقامت ہو گئی۔ ہلکی سنتیں پڑھیں۔ فرض میں امام محترم نے اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ والی آیتیں آگے پیچھے سے تلاوت کیں۔ سلام کے بعد بیٹھے ہی تھے کہ نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ نماز جنازہ ادا ہوئی۔ آج رات ایک بجے نیند سے بیدار ہوئے، وضو کر کے حرم شریف پہنچے، دیکھا گیا کہ مطاف مقام ابراہیم سے آگے تک بھرا ہوا ہے۔ حطیم میں جگہ نہیں، مقام زمزم پر دیکھا تو اس سے زیادہ بھیڑ نظر آئی، چونکہ تہجد کیلئے ابھی کافی دیر تھی، اس لئے مکان واپس ہوئے۔

آج غار حرا کیلئے نکلے اور غار ثور کو پہنچ گئے۔ یہاں بھی کافی اونچائی پر چڑھنا پڑا اور عاشقوں کے ہجوم میں کیو بنانا پڑا۔ بڑی مشکل سے داخلہ ہوا۔ بیٹھے ہوئے دو رکعت نفل ادا کی گئی۔ اللہ کی شان ہے کہ یہاں بھی پہنچا دیا۔ حیرت ہے کہ کفار قریش

کی ہمت پر کہ یہاں تک حضورؐ کی تلاش نہ چھوڑی اور اس سے زیادہ رشک ہے۔ حضرت صدیقؓ کے جذبہ حفاظت پر کہ حفاظت کا حق ادا کر دیا، یہ جملہ غارِ ثور کے پچھلے حصہ میں تھوڑی جگہ بیٹھنے کی مل گئی تو وہیں بیٹھ کر لکھ رہا ہوں۔ عوام نے اس مقام کو بھی عمومی زیارت گاہ بنا دیا اور خرافات یہاں بھی پہنچ گئے۔ اکثر زائرین کو دیکھا کہ غار ثور سے باہر نکلتے ہوئے اپنی تصویر اپنے جوڑوں کے ساتھ لے رہے ہیں۔ اللہ اس قوم کی ہدایت کا فیصلہ فرمائے۔ بلند و بالا پُر پیچ راہ، پتھریلا راستہ، غار ثور کی زیارت کیلئے مردوں اور عورتوں کے قافلے چل رہے تھے۔ سفید فام، انڈونیشی، سیاہ فام نائیجیریائی، سرخ و سفید افغانی ذوق و شوق سے چڑھ اور اتر رہے تھے۔ راستہ میں ایک انڈونیشی بہن کو بے ہوش بھی ہوتے دیکھا۔ شوہر محترم انہیں دوا سنگھا رہے تھے۔ عازمین حج میں یہ بھی خصوصیات نظر آئیں کہ انڈونیشی اور نائیجریائی دونوں جوانوں اور نوجوانوں پر مشتمل تھے۔ دوسرے ملکوں کے لوگ بوڑھے نظر آ رہے تھے، ظہر کو مکان پہنچے۔ وضو کر کے باہر نکلے اور ٹھیک سڑک پر ظہر کی نماز پڑھی۔ بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھی گئی۔

ظہر پڑھ کر مکان گئے، کھانا کھایا، کچھ دیر لیٹ کر عصر کے لئے حاضری ہوئی۔ عصر سے پہلے طواف کی سعادت نصیب ہوئی، وہی ہجومی طواف۔ نفل پڑھنے کیلئے کنکریلی زمین تلاش کرنی پڑی۔ ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ پاروں کی تلاوت ہوئی۔ سور قرآنی انا انزلنا، چہار قل، آیۃ الکرسی اور حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيل کا ورد ہوا۔ مغرب میں امام محترم نے سورہ ماعون اور سورہ فلق کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کی نماز میں امام محترم نے سورۂ بروج کی تلاوت فرمائی۔

۶/ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۷/ دسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضری نصیب

ہوئی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ حزب اعظم کی پہلی منزل پوری ہوئی۔ فجر کی اقامت ہوئی۔ امام صاحب نے نماز فجر پڑھائی ان اللہ وملائکة والی آیتیں تلاوت فرمائیں۔ سلام کے بعد جنازہ کا اعلان ہوا۔ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کا ورد ہوا۔ گھر پہنچے ناشتہ کرنے تک اِذَا جَاءَ کا ورد پورا ہوا۔ ناشتہ کے بعد غار حرا کی نیت سے نکلے اور پہنچ گئے۔ یہاں بھی زائرین کا ہجوم تھا۔ مرد اور عورت دونوں شریک ہیں۔ غار حرا کی چڑھائی جبل ثور سے زیادہ مشکل نظر آئی۔ ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ سے زیادہ وقت لگا۔ مقام اتنا بلند نظر آیا کہ ملائکہ کے نزول کے لئے بہت ہی موزوں ہے۔ دوسری پہاڑیاں سب سے چھوٹی نظر آرہی تھیں۔ جانور اور آدمی بس نشان نظر آرہے تھے۔ قرآن کے نزول کے انوار و برکات کے لئے آج بھی موزوں اور مناسب معلوم ہوتا ہے، بشرطیکہ اس کا صحیح استعمال کیا جائے۔ قرآن کی تلاوت، فہم اور عمل کا جذبہ یہاں پر مل سکتا ہے اور مل رہا ہے۔ اب یہ لینے والوں کا حوصلہ ہے، بحمد للہ کہ یہ چند جملے غار حرا کے پیچھے بیٹھ کر لکھے جارہے ہیں۔ وہاں سے واپس ہونے پر بارہ بج گئے۔ موٹر میں دیر ہوگئی۔ دوسرے حضرات حرم شریف جاکر نماز میں شریک ہوگئے لیکن احقر کو طہارت اور وضو سے فارغ ہونا تھا اس لئے مکان جاکر وضو کرنے تک نماز شروع ہوگئی۔ افسوس ہے کہ ایک نماز، جماعت سے نہیں پڑھ سکے۔ وضو کیا اور کھانے سے فارغ ہوکر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ دوسری منزل میں پورے اطمینان سے حنفی نماز پڑھنے کا موقع مل گیا۔ ۱۲ رکعتیں پڑھیں، ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ واں پارہ ختم ہوا۔ صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھنے کا موقع مل گیا۔ طواف کی ہمت نہ ہوسکی۔ غار حرا کے آنے جانے کیلئے دو دو ریال فی کس دینے پڑے۔ عصر کی نماز یہیں پڑھی۔ عصر کے بعد اوپر کی منزل پر حاضری ہوئی۔ ٹھیک میزاب رحمت کی سمت جگہ ملی۔ حزب اعظم الحمد للہ پوری ہوئی اور دعائیں سب کیلئے تفصیل سے ہوئیں۔ مغرب

وہیں پڑھی۔ امام محترم نے پہلی رکعت میں سورہ قریش کی تلاوت فرمائی۔ پہلی رکعت میں آواز نہ آسکی چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ آیت کریمہ "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل" کا ورد ہوا۔ عشاء کی نماز میں امام محترم نے سورہ والتین اور سورہ عصر کی تلاوت فرمائی۔

اوپر سے پورا حرم شریف بھرا ہوا نظر آرہا ہے، تل دھرنے کو جگہ نہیں۔ مغرب میں بعض حضرات صف نہ بنا سکے۔ نہ معلوم نمازوں کا کیا حشر ہوا۔ ظہر کی دیر حاضری ایک خوش فہمی کے ازالہ کا سبب بن گئی۔ نماز کے وقت ہم سمجھ رہے تھے کہ سب دکانیں، بازار اور سڑکیں سجدہ ریز ہو جاتی ہوں گی لیکن دیکھا کہ بعض حضرات عین نماز کے وقت بھی دکانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

۷/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۸/دسمبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ تہجد کی اذان ہو چکی تھی۔ قدم بقدم طے کرتے ہوئے دوسری منزل میں داخل ہوئے۔ ایک جگہ سنبھال لی۔ بارہ رکعتیں تہجد کی ادا ہوئیں۔ حزب اعظم کی پہلی منزل پوری ہوئی فجر کی اقامت ہوئی۔ امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری میں دوسری آیات کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد نماز جنازہ بھی ہوئی۔ سور قرآنی کا ورد مکمل ہوا۔ اشراق پڑھی کنگر پر چہل پہل نظر آئی تو ہم بھی قریب پہنچے حرم شریف میں مطاف کا پورا حصہ اور اطراف کا کچھ حصہ بالکل صاف خالی نظر آیا۔ کچھ سرخ ٹوپیوں اور کچھ سفید ٹوپیوں کے جوان نظر آئے جو چاروں طرف حلقے بنائے سینکڑوں کی تعداد میں کھڑے تھے۔ غور سے دیکھا تو کچھ حضرات مسلح نوجوانوں کے ایک دستہ کے ساتھ طواف کرتے نظر آئے۔ الحمد للہ کہ فوج، پولیس اور ہتھیار کو بھی طواف کرتے دیکھا، بعد میں ہم نے سمجھا کہ شاہ خالد مصروف طواف ہیں، ہم نے انہیں سجدہ ریز بھی دیکھا۔ دست سوال دراز ہوتے بھی نظر آئے۔ اللہ ان سے دین کی ٹھوس خدمت

لے اور دین کا داعی بنادے۔ ظہر کے بعد ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ ویں پاروں کی تلاوت ہوئی اور دعا ہوئی۔ الحمدللہ صلوٰۃ التسبیح بھی ادا ہوئی۔ آج عصر، مغرب اور عشاء حرم شریف ہی میں ادا ہوئیں۔ حزب اعظم کا ورد ہوا اور دعا ہوئی۔

۸/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۹/دسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

ایام الحج (پہلا دن) ''اپنی زندگی کا ۸/ذی الحجہ''

آج صبح طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضری ہوئی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں پڑھیں۔ حزب اعظم کا کچھ ورد ہوا۔ امام محترم نے فجر کی نماز پڑھائی سورہ انفطار کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیحات فاطمہ پڑھ کر مکان حاضر ہوئے۔ اس آوارہ و ناکارہ کی زندگی کو ایک کام کا دن بھی نصیب ہوگیا۔ احباب کی عنایتوں سے بعد فجر غسل کیا۔ ایک تولیہ اور ایک چادر کا احرام باندھا۔ سیدھے حرم شریف حاضر ہوئے۔ چادر سر پر اوڑھ کر دو رکعت نماز پڑھی۔ سلام پھیر کر سر سے چادر ہٹا کر عرض کیا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ پھر عرض کیا گیا لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔ تین مرتبہ لبیک کا اعلان ہوا۔ دل سے شکر ادا ہوا۔ مطاف میں داخل ہو کر حجر اسود کے قریب پہنچ کر نیت کرلی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ۔ اشاروں سے استلام کر کے سات چکر لگائے۔ سات شوط پورے کئے۔ مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نفل پڑھی۔ مجموعی دعا ہوئی۔ روزانہ ہی مطاف بھرا رہتا تھا۔ آج تو طواف کا آخری دن تھا ہجوم اپنے شباب پر تھا، مقام ابراہیم خود مطاف بن گیا تھا۔ بعض حضرات نے ڈر کر رات ہی میں طواف کرلیا تھا۔ بعض حضرات نے نفل ہونے کی حیثیت سے طواف کی ہمت ہی نہیں کی۔ بعض حضرات رات میں کر کے پریشان بھی ہوئے لیکن الحمدللہ

ہماری جماعت نے بعد فجر غسل کیا۔ احرام باندھا۔ طواف کیا۔ مکان واپس ہوئے۔ آج منیٰ کیلئے روانگی کا دن ہے۔ رات ہی سے تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔ ناشتہ کر کے ضروری سامان لے کر منیٰ کے لئے نکلے۔ معلّم صاحب کے مکان پہنچے۔ موٹر کے انتظار میں پورا قافلہ بیٹھا رہا۔ بارہ بجے کے قریب ایک موٹر آئی اور عورتوں کو سوار کر کے لے گئی۔ مرد دوسری موٹر کے انتظار میں بیٹھے رہے۔ ظہر کا وقت قریب آ گیا، بعض حضرات معلم صاحب پر برس پڑے، ٹھیک ظہر کے وقت موٹر آئی۔ ہم لوگ نماز کیلئے حرم شریف چلے گئے۔ دوسرے حضرات موٹر میں سوار ہو گئے اور موٹر چلی گئی۔ ہم لوگ دوسری موٹر کے انتظار میں بیٹھے رہے اور وہیں سڑک کے کنارے دوپہر کا کھانا کھایا۔ موٹر دو بجے آئی اور ہم ۱۴ آدمی سوار ہو گئے ساڑھے تین میل کا فاصلہ تین گھنٹوں میں طے ہوا۔ منیٰ کے ڈیرہ میں ۵ بجے پہنچے۔ عصر جماعت سے پڑھی، مغرب بھی جماعت سے پڑھ لی گئی۔ آتے ہوئے دیکھا کہ میلوں ڈیروں کا سلسلہ چلا گیا ہے اور میلوں پہاڑیوں میں مردوں اور عورتوں کے قافلے نظر آ رہے ہیں۔ ظہر یہاں نہ پڑھ سکے۔ الحمدللہ عصر، مغرب اور عشاء نیز فجر بھی یہیں ادا کرنا ہے۔ ڈیروں سے اذانوں کی آوازیں آ رہی ہیں اور پورے علاقہ میں چپہ چپہ پر سجدے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ معلم علی اکرم خان ہیں، آسمان پر تارے گنے نہیں جا سکتے، لیکن منیٰ کے میدان کے عاشقان الٰہی اور شیدائیان اسلام کا حساب لگانا بھی مشکل ہے۔ منیٰ کے میدان میں مملکتوں کے جھنڈے بھی گاڑے جاتے ہیں۔ فلسطینیوں کے "الفتح" کا جھنڈا بھی لہرا رہا ہے، تین چار پہاڑیوں پر آدمیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ سڑکوں اور میدانوں کا حساب کس شمار میں ہے۔ ڈیرے چھوٹے بڑے ہر قسم کے ہیں۔ دس پندرہ آدمیوں کے بھی اور سو ڈیڑھ سو آدمیوں کے بھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہزاروں افراد ایسے ہیں جن کا کوئی معلم نہیں ہے۔ عشاء کی نماز ڈیرہ میں ہی پڑھی گئی۔ حافظ یوسف صاحب کی امامت نصیب ہوئی۔ عشاء کے بعد تھوڑی دیر ذکر

کرتے ہوئے آرام کیا۔ منیٰ کے ڈیروں کی روشنی رات میں عجب بہار دکھا رہی تھی۔ دوطرفہ پہاڑوں پر میلوں آدمؑ کے بیٹوں اور حوا کی بیٹیوں کا قبضہ نظر آرہا تھا۔ جدھر دیکھو آدم زاد نظر آرہے تھے اور جس طرف نظر پڑتی چراغ ٹمٹا رہے تھے۔

۹رذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۰ردسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ ایام الحج (دوسرا دن)

آج اپنی زندگی کا ۹رذی الحجہ بھی نصیب ہوگیا۔ صبح اٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہوئے تہجد میں مشغول ہوگئے۔ یہ سمجھ کر کہ وقت زیادہ ہوگیا ہے اور فجر کا وقت قریب آرہا ہے، حزب اعظم کا ورد شروع کیا۔ چار منزلیں ختم ہوگئیں۔ لائٹ بند ہوگئی۔ ورد بند ہوا۔ بعد معلوم ہوا کہ ابھی فجر کیلئے وقت بہت ہے۔ سوم کلمہ، چہارم کلمہ، درود اور استغفار کی تسبیحات پڑھتے بیٹھ گئے۔ چائے تیار ہوئی پی لی۔ واحد خاتون صاحبہ نے تہجد کے وقت چائے تیار کرلی تھی۔ پھر مشغول ہوگئے۔ مولوی عاشق علی صاحب نے موذنی کا ثواب لوٹا۔ فجر کا وقت ہوگیا اور حافظ یوسف صاحب نے امامت کا ثواب گھٹ کیا۔ حافظ صاحب نے پہلی رکعت میں سورۂ انفطار اور دوسری میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد دعا ہوئی۔ اتنے میں واحد خاتون صاحبہ نے اطلاع دی کہ کھانا تیار ہے، ناشتہ فرمالیا جائے۔ ناشتہ کرلیا گیا۔ فجر کے اجالے میں ناشتہ ہوا۔ لائٹ بند تھی ناشتہ کے بعد تسبیحات پڑھنے بیٹھ گئے، اب عرفات جانے کی تیاری ہے۔

اشراق پڑھ کر باہر سڑک پر جا کر بیٹھ گئے۔ انتظار کا دور شروع ہوا۔ دس بج گئے، گیارہ بج گئے، ساڑھے گیارہ ہونے کو آئے مگر موٹر نہیں آئی۔ بعض حضرات معلم صاحب کو برا بھلا کہنے لگے۔ کچھ حضرات نے ۵ ریال کرایہ دے کر ایک موٹر سے روانہ ہوگئے۔ بعض حضرات دوسری موٹر سے ۵ ریال ہی کرایہ پر راضی ہوکر روانہ ہوگئے، ہم انتظار کرتے رہے۔ ساڑھے گیارہ بجے ایک موٹر آئی معلم کے منتظم

صاحب نے اسے راضی کرلیا اور الحمدللہ پورا قافلہ بس میں سوار ہو کر عرفات کے لئے روانہ ہوگیا۔ الحمدللہ پونے بارہ بجے مسجد نمرہ عرفات میں داخل ہو گئے۔ مکان کے راستہ میں ڈرائیور صاحب سے غلطی ہوئی۔ پھر پورے میدان عرفات کا مقام جبل رحمت سے گشت کرتے ہوئے پھر منیٰ کے علاقہ میں داخل ہو کر معلم صاحب کے مکان کی سڑک پر پہنچے (طریق ۳) جلدی سے سامان اتارا۔ ڈیرہ کی تلاش کی۔ کنارے سامان ڈال دیا۔ اذان کا وقت قریب آگیا، بعض حضرات نے ڈیرہ میں اذان دیدی لیکن ہم ہمت کر کے اپنی جماعت کو لے کر مسجد نمرہ کی طرف نکل پڑے۔ مسجد نہ پہنچ سکے لیکن الحمدللہ خطبہ سننے کا موقع مل گیا۔ اور بعد خطبہ دو رکعت فرض ظہر اور دو رکعت فرض عصر ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھنے کی سنت نصیب ہوگئی۔ آج مغرب تک یہاں قیام کرنا ہے۔ اور مغرب کے ساتھ ہی بغیر نماز مغرب پڑھے نکل جانا ہے۔ مزدلفہ میں جا کر قیام ہوگا، انشاء اللہ ہم منیٰ کے ڈیروں کو دیکھ کر ہی مہمانان الٰہی اور عاشقان محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت پر حیرت و استعجاب اور ایک سرگوشی میں گ[illegible]ا ہے۔ وہاں سے عرفات حاضری نصیب ہوئی اور اب یہاں کا منظر دیکھ رہے ہیں تو بیت اللہ کی حقیقت بیت الرسول ؐ کی معرفت، اسلام کی ہمہ گیری، شعائر حج کی شان و شوکت اور اسلامی احکام کی حکمت و مصلحت کا آنکھوں سے مشاہدہ ہو رہا ہے۔ لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ہم حزب اعظم کے ورد میں تھے کیونکہ ہم پہلے ہی ظہر اور عصر کو ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کر چکے تھے۔ الحمدللہ ورد کامل ہوا اور سب کیلئے تفصیلی دعا ہوئی۔ تین منزلیں پڑھی گئیں۔ آج معلم صاحب کی طرف سے کھانے کا انتظام ہوا۔ برتنوں میں دیا جا رہا ہے کھانے کی تقسیم میں وہی معلّمین کی روایتی بدعنوانیاں بے انتظامی، بداخلاقی اور بدتمیزی عام شکایت کا سبب تھی۔ مغرب کا وقت قریب آیا۔ لوگ موٹروں کا انتظار کر رہے تھے۔ ۷، ۸ اور

۹ بھی بج گئے، ۱۰ کے ہند سے بھی سوئی گذر گئی، گیارہ بجے رات کو گاڑی آئی۔ اس اثنا میں بہت سے حضرات کرایہ کی موٹریں لے کر روانہ ہو گئے تھے۔ ہر شخص معلم صاحب کا شاکی تھا۔ برا بھلا کہنے کا سلسلہ جاری تھا اور بڑی حد تک لوگ حق بجانب تھے۔ موٹر میں گیارہ بجے سوار ہوئے۔ حافظ صاحب اور عاشق علی صاحب کو موٹر میں کھڑا رہنا پڑا۔ گیارہ بجے نکل کر رات کو دو بجے مزدلفہ کے میدان پر موٹر ٹھہری۔ ڈرائیور صاحب جا کر سو گئے۔ بہت سے لوگ نیچے اترے، ہم نے بھی نیچے اتر کر وضو کر کے رات کے دو بجے مغرب کی نماز ادا کی اور ساتھ ہی عشاء کی فرض ادا کی۔ عاشق علی صاحب نے اقامت فرمائی۔ حافظ یوسف صاحب نے امامت فرمائی۔ واحد خاتون صاحبہ بھی نیچے اتر کر نماز پڑھنے والوں میں ہمارے ساتھ تھیں۔ عشاء کے ساتھ ہی تہجد بھی ادا ہوئی۔ یہاں بھی ہزاروں موٹریں ٹھہری ہوئی تھیں اور ہزار ہا اللہ کے بندے اور بندیاں موٹروں میں، زمین پر لیٹے ہوئے، سوئے ہوئے نظر آئے۔ وقت سردی کا تھا۔ حافظ صاحب نے مشورہ دیا کہ موٹر میں بیٹھ کر ہی فجر کے وقت کا انتظار کرنا مناسب ہوگا۔ ہمارا قافلہ موٹر میں داخل ہو گیا اور اورادِ قرآنی سوم کلمہ اور استغفار وغیرہ پڑھتے رہے۔ ایک صاحب نے فجر کی اذان دیدی۔ ایسی بے شمار اذانیں ہونے لگیں، بعض اذانیں قبل از وقت بھی ہو گئیں۔ ہم بھی نیچے اتر کر نماز کی تیاری کیلئے پہنچے سنت پڑھی۔ حافظ صاحب کا انتظار تھا۔ وہ وضو کیلئے گئے ہوئے تھے۔ اتنے میں دس قدم کے فاصلہ پر ایک دوسری جماعت نے فرض کی اقامت کہدی اسکو دیکھ کر ہم بھی اس میں شریک ہو گئے۔ ایک صاحب نے امامت فرمائی۔ نماز کے بعد امام صاحب نے اپنے سلسلہ کی دعا کی، پھر عام دعا ہوئی، پھر تمام امت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے دعا ہوئی، مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق کے لئے بھی دعا ہوئی۔ مجھے یہ دعائیں بہت غنیمت معلوم ہوئیں اور ہم نے بھی شعور اور توجہ کے

ساتھ آمین کہی۔ اور ہم نے بھی اپنے طور پر تمام امت کے لئے دعا کی۔ یہ مزدلفہ کی فجر تھی، روز جمعہ کی فجر تھی اور تاریخ ۱۰ ذی الحجہ شروع ہو چکی تھی۔

۱۰ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۱ دسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ ایام الحج (تیسرا دن)

میدان مزدلفہ سے بعد فجر نکل جانا تھا لیکن ڈرائیور اور معلموں کی جہالتوں اور حماقتوں کا شکار ہوتے رہے۔ مزدلفہ سے آٹھ بجے نکلے۔ ایک لحیم شحیم حبشی ڈرائیور کے رحم و کرم پر سفر ہو رہا تھا۔ راستہ میں طہارت اور وضو کی سہولت بھی نہ مل سکی اور پوری بس کے مسافر سفر سے تنگ آ گئے۔ پہلے تو دور کے راستے سے سفر ہوا اور جب مقام قریب آیا تو موٹروں کا کیو سسٹم شروع ہوا۔ دس قدم موٹر چلی پھر ٹھہری، بیس قدم چلی پھر ٹھہری، کہیں پچاس قدم چلی پھر ٹھہری خود احقر کو راستہ میں طہارت کی شدید ضرورت پیش آئی۔ موٹریں ٹھہر ٹھہر کی چل رہی تھیں مجبوراً ڈرائیور صاحب کے پاس جا کر ضرورت بتا کر اترنا پڑا۔ الحمد للہ کہ اَذْھِبْ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ کا حال طاری ہو گیا۔ ڈرائیور صاحب پھر بھی ہارن بجائے چلے جا رہے تھے لیکن ان کے آگے چلنے کی باری سے پہلے ہم موٹر میں واپس ہو گئے۔ نہ معلوم کتنے مسافرین ایسی ہی پریشانیوں کا شکار تھے اور کتنے ہزار موٹریں لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہوئے چل رہی تھیں۔ خدا خدا کر کے بارہ بجے یا ساڑھے بارہ کو منیٰ کے ڈیروں کے قریب پہنچے۔ ڈرائیور صاحب نے ڈیروں سے تین میل کے فاصلہ پر موٹر روک لی کہ آگے جانے کیلئے پولیس کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے قبل ہی ڈرائیور صاحب مسافرین کو غلط راستہ کا چکر دے چکے تھے اور یہ دوسرا اور آخری حربہ تھا جو انہوں نے اللہ کے بندوں اور بندیوں پر استعمال کیا۔ مجبوراً سب کو وہیں موٹر سے اترنا پڑا ہم بھی وہیں اتر پڑے۔ منیٰ میں ہزاروں موٹریں داخل ہو رہی تھیں اور لاکھوں مسافرین کا داخلہ ہو رہا تھا۔ ڈیروں تک رہنمائی کرنے والے صرف ایک دو حضرات اپنا اخلاقی فریضہ

ادا کر رہے تھے لیکن بے چارے کہاں تک ساتھ دیتے، ہجوم بڑھا اور ہمارا قافلہ منتشر ہوگیا۔ رہبر صاحب چند آدمیوں کو ڈیرہ علی اکرم خان تک پہنچانے میں کامیاب ہوگئے۔ قافلہ میں چلتے ہوئے غالباً عاشق علی صاحب اور واحد خاتون صاحبہ تنہا رہ گئے۔ پھر غلام محمد اکیلے رہ گئے، پھر محبوب حسین بھی یکتا رہ گئے۔ پھر حافظ یوسف صاحب اور محمد یونس صاحب بھی الگ ہوگئے۔ جمعہ کا دن یوم النحر، یوم رمی یوم حلق الراس۔ غالباً ٹھیک جمعہ کے وقت ہی سے اللہ کے لاکھوں بندے حیران و پریشان سرگرداں، گشت پریشانی کا شکار ہوگئے۔ دو گھنٹہ کی مسلسل گشت کے بعد سب سے پہلے مولوی محبوب حسین صاحب نے احقر کو پالیا اور اطلاع دی کہ عاشق علی صاحب بھی اسی سمت میں رواں دواں ہیں، دس، پندرہ منٹ میں ہم بھی وہاں پہنچے۔ دیکھا کہ عاشق علی صاحب اور واحد خاتون صاحبہ دونوں بھی موجود ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کیا، یہ بھی دیکھا کہ واحد خاتون صاحبہ لیٹی ہوئی ہیں، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بیہوش ہوگئی تھیں۔ انھیں ڈیرہ کے رہبر فخر الدین صاحب نے سوڈا لیمن پلا کر تسکین پہنچائی۔ قدم دبائے اور وہ ہوش میں آئیں۔ عاشق علی صاحب کو یہیں چھوڑ کر فخر الدین صاحب نے کہا کہ میں ان لوگوں کو ڈیرے تک چھوڑ کر ابھی آتا ہوں اور وہ چلے گئے۔ اتنے میں ہماری ملاقات ہوئی۔ آدھ گھنٹہ ہم ان کا انتظار کرتے رہے۔ پھر عاشق علی صاحب راستہ دیکھنے کیلئے جا کر واپس آئے اور کہا کہ راستہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ پھر خواجہ محبوب صاحب راستہ کی تلاش میں گئے اور وہ کامیابی کے ساتھ واپس آئے کہ یہی راستہ ہے اور ہمیں تھوڑی دور چلنا ہے۔ ہم چاروں غالباً ایک گھنٹہ چلے ہوں گے اور وقت ۳ بجے کا ہوگا۔ ہمارے قافلے کو ایک طرف سے دھواں اُٹھتا نظر آیا۔ ہم سب نے دیکھا اور آگے چلتے رہے دس منٹ کے اندر آگ کے شعلے بھی نظر آنے لگے۔ لاکھوں انسانوں کو اب تک صرف اپنے راستہ اور ڈیرے کی پریشانی تھی۔ اب جانی و مالی قہر

الٰہی سامنے نظر آیا۔ ڈیرے راکھ کا ڈھیر بننے لگے اور انسان بستروں، سامانوں، اور عزیز واقارب کو چھوڑ کر پناہ گاہوں کی طرف نکل پڑے۔ آدھ گھنٹے کے اندر پہاڑوں پر انسان نظر آنے لگے۔ ہم نے بھی بغیر کسی پریشانی کے اطمینان کے ساتھ پہاڑ کا رخ کیا۔ اور آہستہ آہستہ پانی کی ٹانکی کے پیچھے پہنچ گئے۔ احقر، عاشق علی صاحب اور واحد خاتون صاحبہ ایک ہی جگہ بیٹھ گئے۔ محبوب حسین صاحب پیچھے رہ گئے۔ اپنے بعض دوستوں نے جلدی میں چپل بھی پھینک دیئے ہم یہاں تقریباً ایک گھنٹہ بیٹھے رہے۔ جمعہ کا دن تھا (۴) بج رہے تھے۔ غسل جمعہ، اصلاح نماز جمعہ، سورۂ کہف سب سے محروم تھے۔ ان ظالم ڈرائیوروں اور معلموں کی وجہ سے طہارت بھی نصیب نہ تھی۔ آسمان سے قہر الٰہی کی آگ برسنے کا اس سے زیادہ موزوں وقت ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ڈیروں کے جلنے کا دھواں ہمارے سروں پر بھی منڈلا رہا تھا۔ موٹروں کے ٹائیروں کے پھٹنے کی آوازیں آنے لگی تھیں۔ ہزاروں ڈیرے جل کر خاک بن گئے اور سینکڑوں انسانوں کا جانی نقصان بھی ہوا۔ مالی نقصان تو حکومت کا کروڑوں کا ہو گیا۔ عوام کا مالی نقصان بھی کروڑوں تک پہونچ گیا۔ ظہر کا وقت قریب تھا اس لئے مجبوراً تیمّم کر کے احقر عاشق علی صاحب اور واحد خاتون صاحبہ نے ظہر کی نماز ادا کرلی۔ اس کے بعد احقر کو صلوٰۃ الحاجۃ یاد آئی پڑھ لی اور دعا کی کہ اے اللہ یہ ہماری ہی شامتِ اعمال کی وجہ سے ہے۔ مجھے معاف فرمادے۔ اپنے مہمانوں کی حفاظت فرما۔ آگ بھی کم ہو رہی تھی۔ پانی کی عدم موجودگی کی وجہ سے حکومت مجبور تھی۔ جب پانی کی موٹریں آگئیں تو حکومت نے اپنا حق ادا کردیا اور ہیلی کاپٹر سے لوگوں کو پہاڑوں سے نیچے اترنے کا مشورہ دیا۔ عصر کا وقت آگیا تھا۔ (۵) بجے ہم نے اپنے قافلے کو نیچے اترنے کا مشورہ دیا۔ آہستہ آہستہ کر کے سڑک تک پہنچے اور تقریباً 5.30 بجے ڈیرے میں داخل ہوئے۔ احقر نے طہارت اور وضو کر کے جلدی سے ظہر کا

اعادہ کیا اور ساتھ ہی عصر کی نماز بھی ڈیرہ ہی میں عاشق علی صاحب کے ساتھ ادا کرلی۔ یہاں آنے کے بعد معلوم ہوا کہ آگ لگتے ہی تمام ڈیرہ والوں کو ڈیرہ گرا کر محفوظ مقام پر چلے جانے کی عام طور پر ہدایت دیدی گئی تھی۔ بعض حضرات نے اس پر عمل بھی کیا۔ لیکن ہمارا ڈیرہ سلامت تھا ایک ایک کر کے واپس ہونے لگے۔ معلوم ہوا کہ یونس صاحب پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ محبوب حسین صاحب جلد ہی پہنچ گئے۔ مغرب اور عشاء ڈیرے ہی میں پڑھی۔ لیکن ہمارے امام حافظ یوسف صاحب کا پتہ نہیں تھا۔ دو چار پاکستانی پٹھان بھی ہمارے ڈیرے ہی میں مقیم تھے۔ آج شیطانوں کو کنکر مارنا تھا۔ جانوروں کی قربانی کرنی تھی، حلق راس تھا۔ پیسے قربانی کے حافظ صاحب کے ساتھ تھے ہم کچھ بھی نہ کرسکے۔ خود ہمارے ڈیرے کے دوسرے حصہ کے کئی حضرات ڈیروں کو واپس نہ ہو سکے۔ یعنی بیویاں شوہروں سے چھوٹ گئیں۔ چھوٹے بچے باپوں سے جدا ہو گئے۔ بھائی بھائی سے جدا ہو گئے۔ ماں بیٹے سے جدا اور دوست، دوست سے جدا ہو گیا۔ رات دس بجے تک حافظ صاحب کا انتظار ہوتا رہا۔ ایک صاحب نے الصلوٰۃ الحاجۃ پڑھی اور حافظ صاحب کی تلاش میں نکلے۔ تقریباً گھنٹہ بھر تلاش کر کے واپس ہوئے۔ اپنے ڈیرہ کے پاکستانی پٹھانوں نے آج قربانی کردی تھی۔ ان حضرات نے اپنے دونوں بکروں کا دل جگر لا کر واحد خاتون صاحبہ کے حوالے کردیا کہ اس کا سالن پکائیں اور ہمیں بھی عنایت فرمائیں۔ چنانچہ سالن تیار ہوا اور حسب وعدہ کچھ ان کے حوالے کردیا گیا اور بقیہ ہم نے کھالیا۔ آج کی بھگدڑ میں نفسی نفسی کا عالم سبھوں نے دیکھ لیا۔ صرف اپنی جان کی فکر تھی۔ دوسروں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ کوئی کسی کی مدد کرنے کیلئے تیار نہ تھا، نہ قابل تھا۔ آج حافظ صاحب کی تلاش میں حیدر آباد کے حافظ صاحب اور یونس صاحب بھی حصہ لے چکے تھے۔

۱۱رذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۲رڈسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ ایام الحج (چوتھا دن)

آج صبح اُٹھے۔ طہارت اور وضو سے فارغ ہوئے۔ تہجد ادا ہوئی۔ ذکر ہوتا رہا۔ دوسرے ڈیروں سے فجر کی اذان کی آواز آئی۔ ہم نے بھی نماز کی تیاری کی۔ ڈیرہ کے دو تین پٹھان بھی شریک ہوگئے۔ عاشق علی صاحب نے اقامت فرمائی۔ احقر کو امامت کرنی پڑی۔ نماز ختم کر کے کچھ وظیفے پڑھتے رہے۔ آج پٹھانوں نے کچھ اور گوشت پیش کیا کہ ذرا ہمیں پکا کر دیدیں اور آپ حضرات بھی کھالیں۔ گوشت پکا اور ہم نے بھی ناشتہ کیا۔ حسب معمول چائے پی لی۔ آج ہمارے ڈیرہ میں بہت سے لوگ بھٹکے ہوئے آتے رہے۔ اور اپنی مصیبتیں سناتے رہے۔ ایک عورت آئی اور اس نے بتایا کہ میرا شوہر چھوٹ گیا۔ اس سے کہا گیا کہ صبر کرو اور دعا کرتے رہو۔ تین چار آدمی آئے کہ ہمارا ایک آدمی نہیں ملا۔ ان سے بھی صبر کرنے کو کہا گیا۔ اپنے ڈیرہ کے اندر بنگلور کے حضرات میں دونوں حضرات لاپتہ تھے۔ وہ بھی پریشان حال تھے۔ ان کو بھی تسلی دی گئی۔ ایک عورت آئی کہ میری بیٹی غائب ہے اس کا پتہ نہیں چل رہا۔ اسے بھی لوگ تسلی دیتے رہے۔ گیارہ بجے کے قریب حافظ صاحب تشریف لائے اور عاشق علی صاحب کی پریشانی دور ہوئی۔ عاشق علی صاحب کا حافظ سید یوسف صاحب سے تعلق خاطر اور محبت کے سلسلہ میں مجھے یہ سن کر تعجب بلکہ رشک ہوا کہ حافظ صاحب کی سلامتی سے واپسی پر اُنھوں نے سو رکعت نفل کی نیت کر رکھی ہے۔

کل ہم رمی نہ کر سکے تھے۔ آج صبح ہم نے رمی کر لی۔ رمی میں احقر، عاشق علی صاحب اور واحد خاتون صاحبہ شریک تھیں۔ رمی سے واپس آکر ریاض صاحب حافظ صاحب، یونس صاحب اور محبوب حسین صاحب کو قربانی کے انتظام کے لئے روانہ کر دیا۔ ہمارا قافلہ گائے کی قربانی میں شریک رہا۔ (۱۱۵) ریال فی کس حصہ میں

آئے۔ ایک صاحب نے بکرا بھی دیا۔ ڈیڑھ دو سو میں بکرے مل رہے تھے۔ ریاض صاحب نے ایک اونٹ کی قربانی بھی دی۔ ہمارے حضرات کچھ بکرے کے حصص اور کچھ گائے یا اونٹ کے حصہ ساتھ لے آئے۔ نحر کا حال بتایا کہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ جانور پر جانور پڑا ذبح ہو رہا ہے۔ خون کے فوارے اُڑ رہے ہیں اور ندی بہہ رہی ہے۔ یونس صاحب نے بتایا کہ ایک گہرا اور لمبا قطعہ زمین ہے جہاں یہ قربانی ہو رہی ہے جب یہ بھر جاتا ہے تو ایک ٹریکٹر آتا ہے اور ان کے اوپر سے چلا جاتا ہے۔ سب مٹی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اسلئے بدبو اور ہوا کے خراب ہونے کا مسئلہ ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمیں تین چار بجے اطلاع ملی کہ قربانی ہو گئی ہے۔ حلق راس کر کے کپڑے بدل لیں۔ دو دو ریال فی کس دے کر سر مونڈایا اور کپڑے پہن لئے۔ آج ظہر کے بعد آج کی رمی کر کے واپس ہوئے۔ آج بنگلور کے دونوں حضرات واپس تشریف لائے۔ ایک اور صاحب کے عزیز واپس ہوئے۔ آج ڈیرہ میں آنے والوں میں ایک ڈاکٹر مزمل بھی تھے جن کی بیوی صاحبہ اور دونوں چھوٹے بچے کل ہی سے غائب تھے۔ منیٰ کے دواخانے، سفارت خانے، مکہ معظمہ، حرم شریف سب جگہ ڈھونڈ چکے تھے اور مایوس سے تھے۔ عاشق علی صاحب نے ہمیں بھی دعا کا حکم دیا اور ڈاکٹر صاحب نے بھی دعا کیلئے فرمایا۔ عاشق علی صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ آپ اطمینان رکھیں کہ انشاء اللہ گھنٹہ بھر میں بچے آجائیں گے۔ ہم غالباً ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور واقعی گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک صاحب ڈاکٹر صاحب کی بیوی شاہین صدف اور بچوں شرجیل اور ایک دوسرے بچہ کو لے کر ڈیرہ پر پہنچے۔ بیچاری شوہر کو دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئیں۔ انھیں اندر لا کر لٹا دیا گیا۔ پانی چھڑکا، پنکھا جھیلا تو بے چاری کو ہوش آ گیا۔ ڈاکٹر صاحب بیوی کو دیکھ کر بیوی کو بھول گئے اور مجھ سے لپٹ گئے اور دعا کا شکریہ دونوں نے ادا کیا۔ آج پتہ چلا کہ عاشق علی صاحب

بھی کرامت دکھا دیتے ہیں۔ خیر وہ صاحبِ کرامات ہوں یا نہ ہوں لیکن عاشق علی صاحب اور واحد خاتون صاحبہ دونوں میں ایک خصوصی صفت کا مشاہدہ ہوا جس سے میں بھی اتنا واقف نہیں تھا اور وہ صفت خدمتِ خلق کی ہے۔ دونوں کے دونوں کھلانے پلانے میں اُستاد نکلے جو آدمی ڈیرہ میں آرہا ہے اس کی خدمت ہوتی چلی جارہی ہے۔ کوئی بھوکا آیا تو کھا کر جارہا ہے اور کوئی پیاسا آیا تو پی کر جارہا ہے۔ کوئی چائے پینا چاہتا ہے تو اس کیلئے چائے تیار ہورہی ہے اور کسی کو پانی کی ضرورت ہو تو اسے پانی دیا جارہا ہے۔ طہارت کیلئے، وضو کیلئے بلکہ غسل کیلئے بالٹی اور لوٹے بھی حوالے کئے جارہے ہیں۔ جان پہچان کے لوگوں میں اصرار کے ساتھ کھلانا پلانا مجھے خود بعض مرتبہ حد سے بڑھا ہوا نظر آیا بلکہ بعض مرتبہ میں نے روک ٹوک بھی کردی۔ احقر جیسے نالائق اور نا کارہ کے ساتھ ان حضرات کا سلوک حد سے بڑھ گیا۔ اللہ کی بندی واحد خاتون صاحبہ پکوان کی بھی ماہر نکلیں۔ تہجد کے وقت چائے تیار ملی، فجر کے وقت کھچڑی تیار ملی، کبھی قورمہ کبھی سوکھا سالن کبھی اُبالے ہوئے انڈے اور کبھی تلے ہوئے انڈے، کبھی پلاؤ، کبھی بریانی، میٹھی روٹی، پوریاں، کھجور، جس پکوان کا موقع آیا پکا دیا۔ کبھی تین تین وقت پکانے کی ضرورت ہوئی تو پکا دیا اور کبھی چار چار بگونے اتارنے کی ضرورت پڑی تو اتار دیا۔ کیا مجال ہے کہ پیشانی پر شکن آجائے۔

دس تاریخ کے مناسک اگر دس کو پورے ہو جاتے تو ہمیں دس ہی کو بیت اللہ شریف حاضر ہو کر طواف اور سعی کرنی تھی اور یہ طواف اور سعی بارہ کی شام تک ضروری تھی اور اس تاریخ میں حاضری میں دشواری اور لاکھوں حضرات کی حاضری ہونے والی تھی۔ اس لئے ہم نے مشورہ دیا کہ دس کا طواف اور سعی گیارہ تاریخ کو حاضر ہو کر کر لینا چاہئے۔ مشورہ طے ہوا۔ گیارہ کو ہمارا قافلہ منیٰ سے نکلا۔ غلام محمدؒ، عاشق علی، واحد خاتون، محمد یونس، سید یوسف، محبوب حسین اور دو چار حضرات اور پاکستان کے

دو پٹھان بھی ہمارے ساتھ تھے۔ مغرب کے بعد کھانا کھا کر نکلے۔ ۵ ریال کرایہ فی کس طے ہوا۔ ہم سب موٹر کے ذریعہ حرم شریف پہنچ گئے۔ الحرام المحترم میں داخل ہوئے اور طواف میں مشغول ہو گئے۔ خدا کی شان آنکھوں سے دیکھی اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی ضائع نہیں کرتے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہی پاکستان پٹھان حضرات طواف میں ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے گھیرے میں اللہ تعالیٰ واحد خاتون صاحبہ کو طواف کرا رہا ہے۔ یہی منظر طواف کے بعد سعی میں بھی دیکھا اور سوچتا رہا کہ اللہ تعالیٰ احسان کا بدلہ کتنی جلد دنیا میں آنکھوں سے دکھا دیتے ہیں۔

سعی کے بعد ہم سب نے بیٹھ کر زمزم پیا۔ پھر نماز کے مقام پر آ کر یونس صاحب کا انتظار کیا۔ رباط میں پہونچ کر ان بزرگوں کو دریافت کیا جن کے پاس حافظ صاحب کا خریطہ رہ گیا تھا جس میں احقر کا روزنامچہ بھی تھا۔ معلوم ہوا کہ وہ بزرگ یہاں نہیں ہیں۔ یہاں سے نکل کر وہی ۵ ریال فی کس دے کر واپس منیٰ ہوئے۔ تقریباً بارہ بج رہے تھے۔ آج شام تک بہت سے بچھڑے ہوئے حضرات واپس ہو گئے۔

آج منیٰ میں جس حکم کی تعمیل کیلئے یہ لاکھوں حضرات جمع ہو گئے ہیں، ان کا حال دیکھئے۔ شوہر کو بیوی سے، ماں کو بچوں سے، باپ کو بیٹے سے، ایک دوست کو دوسرے دوست سے ایک رات کیلئے جدا کیا گیا ہے تو واویلا ہے۔ رونا چلانا ہے۔ سر پیٹنا ہے، بے ہوشیوں کے دورے ہیں، شکوہ ہے شکایت ہے معلّمین اور منتظمین کو کوسنا ہے، لعنت ملامت کرنا ہے، ڈیرہ کو جلتا دیکھ کر حواس باختہ ہونا ہے...... اور ایک وہ اللہ والے تھے آگ میں کودنے کا وقت آیا تو کود گئے، بیوی کو، وطن کو چھوڑنے کا وقت آیا تو چھوڑ گئے اور بیٹے کے گلے پر چھری چلانے کا وقت آیا تو چلا گئے۔

۱۲/ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۳/ ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ ایام الحج (پانچواں دن)

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر تہجد کی نماز پڑھی۔ کچھ دیر لیٹ کر فجر کیلئے اُٹھے۔ حافظ سید یوسف صاحب کی امامت میں مولوی عاشق علی صاحب کی اقامت میں نماز ادا ہوئی۔ سلام کے بعد دعا ہوئی۔ تسبیحات پڑھتے لیٹ گئے۔ اشراق کی نماز پڑھی۔ آج بعد زوال رمی کر کے واپس ہونا ہے۔ سامان وغیرہ لپیٹ کر رکھ دیا گیا۔ 12.30 بجے رمی کیلئے پہنچے آخری دن تھا، لاکھوں کی رمی ہونا ہے۔ ہجوم خوب تھا۔ ہم بھی ہجوم میں داخل ہو گئے۔ اور الحمدللہ کہ تینوں شیطانوں پر قریب سے رمی کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ہزاروں کو ایسا بھی دیکھا کہ وہ دور ہی سے رمی کر کے چلے جا رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حَجًّی مَّبْرُوْرًا وَسَعْیَ مَّشْکُوْرًا وَتِجَارَۃً لَنْ تَبُوْرًا. رَغْمًا لِلشَّیْطٰنِ رَضِیَ الرَّحْمٰنِ بِسْمِ اللہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کوئی بڑے پتھر پھینک رہا ہے، کوئی جوتے پھینک رہا ہے، کوئی کسی اور چیز سے غصہ نکال رہا ہے۔ خیال آیا کہ جس قوم کو ابھی پتھر مارنا نہیں آیا، وہ قوم دنیا میں کیا کر سکے گی۔ شیطان پر پتھر مار رہے ہیں، مسلمانوں کو دھکے دے رہے ہیں، عورتوں کو مکے مار رہے ہیں، پیروں کا کچلنا اور انگلیوں کا کچومر نکالنا برابر جاری ہے۔ اللہ ہدایت دے۔

رمی کے بعد مکان واپس ہوئے ظہر کی نماز پڑھی۔ کھانا کھایا اور تھوڑا سامان لے کر آگے موٹر لینے کی نیت سے نکل گئے۔ آج بارانِ رحمت بھی برستا رہا۔ چھتریوں نے آج خدمت کی۔ اللہ نے پیدل چلنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ باہر نکلنے کے بعد معلوم ہوا کہ آج موٹریں ملنا بس قسمت کی بات ہے۔ ورنہ اکثر حضرات پیدل ہی چلے ہیں۔ احقر، حافظ صاحب، یونس صاحب مغرب کے بعد پہنچے اور عاشق علی صاحب اور واحد خاتون صاحبہ بعد عشاء پہنچے اور بہت تھک کر چور تھے۔

۱۴/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۴/دسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت کیلئے نکلے۔ باہر کے دونوں طہارت خانے دیکھے ممکن نہیں تھا۔ مکان واپس ہوئے۔ وضو کیا اور حرم شریف کیلئے نکلے۔ وقت زیادہ ہوگیا۔ باب عبدالعزیز کے سامنے پانی کی ٹانکی کے کنارے جگہ ملی۔ بیٹھ گئے، دو رکعت تہجد پڑھی۔ فجر کی اذان ہوئی، سنتیں پڑھیں، اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ بعد سلام دس پندرہ منٹ وہیں بیٹھے رہے۔ آدھے گھنٹے کے بعد حرم شریف کے اندر داخل ہونے کی صورت پیدا ہوئی۔ باب ملک عبدالعزیز سے داخل ہوئے اور بائیں جانب کی سیڑھیوں سے دوسری منزل پر پہنچے۔ الحمدللہ کافی جگہ تھی۔ حزب اعظم پہلی منزل پڑھی۔ دلائل الخیرات کا ابتدائی دور پورا ہوا۔ پہلے پارے کی تلاوت ہوئی۔ سورۂ فاتحہ کا دور پورا ہوا۔ الحمدللہ کہ روزنامچہ حرم شریف ہی میں بیٹھ کر لکھا جارہا ہے اور ظہر سے عشاء تک تحریر ہوتا رہا۔ آج مغرب میں امام محترم نے سورۂ رحمٰن کی آیتیں تلاوت فرمائیں اور عشاء میں پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اوراور دوسری رکعت میں اَلَمْ نَشْرَحْ کی تلاوت فرمائی۔ آج عصر کی نماز میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔

آج نظام النساء اور احمد النساء کا خط ملا۔ مسجد حرم کی ہمہ رنگی چار گوشی پتھروں کا آج جائزہ لیا گیا۔ احقر کی بالشت سے برابر تین بالشت چوڑے ہیں اور چار بالشت تین انگل لانبے ہیں اور ایسے ہر ستون میں چار پتھر لگے ہوئے ہیں۔ ان کے اوپر مزید پانچ پتھروں کی بلندی ہے۔ جن میں کمانیں بھی داخل ہیں۔

۱۴/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۵/دسمبر ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف پہنچے۔ حرم شریف میں داخل ہوئے۔ مطاف بھرا ہوا تھا۔ مقام ابراہیم بھی مطاف بنا ہوا تھا۔ زمزم کے پاس جا کر دیکھا تو وہی دن والی کشمکش نظر آئی۔ قریب جانے کی ہمت نہ ہوئی۔ کل کا

ورد باقی تھا۔ آیۃ الکرسی، انا انزلنا، چہار قل، یہ پورا دور ختم ہوا۔ تہجد کی اذان ہوئی۔ بارہ رکعتیں تہجد کی ادا ہوئیں۔ دوسری منزل میں میزاب رحمت کے ٹھیک سیدھ میں جگہ ملی تھی۔ فجر کی اذان ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں لَایَسْتَوِیْ اَصْحَابُ النَّارِ سے پہلے کی آیت ملا کر تلاوت فرمائی۔ دوسری رکعت میں وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ کی آیت تلاوت فرمائی۔

فجر کے بعد دوسرے پارے کی تلاوت ہوئی۔ اشراق پڑھی۔ اب مکان جانا ہے۔ مکان جا کر ناشتہ کر کے تھوڑی دیر لیٹ کر حاضر حرم ہوئے۔ حزب اعظم کی دوسری، تیسری منزل پڑھی۔ ظہر کی اذان ہوئی۔ نماز ظہر ادا ہوئی۔ ظہر کے بعد آج کا ورد سورِ قرآنی، سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، انا انزلنا، چہار قل کا ورد (۷ تا ۹) دو گھنٹے میں پورا ہوا۔ آیۃ کریمہ اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ایک ایک تسبیح پڑھی گئی۔ عصر کے بعد گھر جا کر کھانا کھا کر حاضر ہوئے اور دلائل الخیرات دو تین منزلیں پڑھیں۔ مغرب ریت کے میدان میں ہوئی۔ بعد میں دوسری منزل میں حاضر ہو گئے۔ الحمد للہ صلوٰۃ التسبیح قبل عشاء پڑھنا نصیب ہو گیا اور سب کیلئے دعا ہوئی۔ مغرب میں امام محترم نے اَلْقَارِعَہ اور اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ کی تلاوت فرمائی اور عشاء میں اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ کی تلاوت فرمائی۔ ۱۲/ ذی الحجہ سے واپسی کا ہجوم شروع ہو گیا ہے۔

۱۵/ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۶/ ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ دوسری منزل میں جانا ہوا۔ تہجد کی بارہ رکعتیں ادا ہوئیں۔ حزب اعظم کی ایک منزل ہوئی، فجر کی اذان ہوئی۔ امام محترم نے عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ کی تلاوت فرمائی۔ بعد سلام نماز جنازہ بھی ادا ہوئی۔ بے چارے مرنے والوں کو لاکھوں مصلیوں کی دعا مل گئی۔ کیا شاندار موتیں ہو رہی ہیں۔ آرزو اور تمنا کے قابل۔ بعد فجر

حزب اعظم منزل جمعہ تک ختم ہوئی اور سب کیلئے تفصیلی بہت تفصیلی دعا ہوئی۔ اہل وعیال کیلئے ، دوست احباب کیلئے اُمت مسلمہ کیلئے اور سارے عالم کیلئے تفصیلی دعائیں ہوئیں۔ اشراق پڑھی اور یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ اشراق پڑھ کر طواف کا ارادہ ہوا۔ ہجوم کی کثرت، دھکا پیل جاری ہے بڑی مشکلوں سے طواف پورا ہوا۔ طواف میں حزب اعظم کی منزل اول پوری ہوئی۔ مکان جاکر کھانا کھا کر واپس حرم شریف ہوئے۔ ظہر سے پہلے دلائل الخیرات پوری ختم ہوئی اور سب کے لئے تفصیلی دعا ہوئی۔ ظہر کے بعد آیۃ الکرسی، انا انزلنا، چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ اور دعا ہوئی۔ نماز ظہر اور عصر میں نماز جنازہ ہوئی۔ منیٰ کے ڈاکٹر صاحب ملاقات کیلئے آئے ہوئے تھے۔ کل بعد ظہر ان کے گھر جانا طے ہوا۔ عصر سے عشاء تک خطوط لکھے گئے۔ عبدالرزاق صاحب، عبدالرحمٰن صاحب، نظام النساء تینوں خطوط لکھ دیئے گئے۔ مغرب میں امام محترم نے دوسری رکعت میں وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ کی تلاوت فرمائی۔ نماز عشاء میں پہلی رکعت میں والشمس اور دوسری میں اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ کی تلاوت فرمائی۔ مغرب میں بھی نماز جنازہ ہوئی۔

۱۶/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۷/دسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ یوم الخمیس

آج صبح اُٹھ کر طہارت وضو سے فارغ ہو کر حرم شریف میں حاضری نصیب ہوئی۔ تہجد کی بارہ رکعتیں ادا ہوئیں۔ فجر کی اذان ہوگئی۔

امام محترم نے نماز پڑھائی۔ کلام پاک کو سمجھ نہ سکے۔ آواز صاف نہ آسکی۔ بعد سلام نماز جنازہ بھی ہوئی۔ باب الداخلہ پر تہجد کے وقت صبح کی حاضری کے وقت آج کل ہر روز زائرین کی لاشیں نظر آرہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ لاکھوں میں سے چند کی واپسی جن کا وقت آگیا ہے، ضروری ہی ہے۔ مرنے والوں کی بھی کیا شاندار قسمت ہے کہ قیامت تک حج کا ثواب اُٹھاتے رہیں گے۔ اور اُٹھیں گے تو لبیک کہتے

ہوئے اُٹھیں گے۔ ہم جیسے نالائقوں کو ایسی موت کہاں نصیب ہوگی۔ بعد فجر اوراد قرآنی کی پوری تکمیل ہوئی۔ اشراق پڑھی اور ناشتہ کر کے حاضر حرم ہو کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی توفیق ہوگئی اور دعا ہوئی۔ ظہر سے پہلے کچھ جملے دوسرے صفحات پر ظہر تک لکھے گئے۔ ظہر کی نماز پڑھی۔ مکان حاضر ہوئے۔ ڈاکٹر مزمل صاحب کے پاس جانا تھا۔ فخر الدین صاحب آئے۔ احقر، مولوی عاشق علی صاحب اور ہمشیرہ واحد خاتون صاحبہ، حافظ سید یوسف صاحب ساتھ تھے۔ کرایہ کی موٹر میں سوار ہو کر مکان پر اترے۔ آبادی کے کنارے کشادہ صاف ستھرا موجودہ سہولتوں سے آراستہ مکان پایا۔ کچھ دیر بیٹھے رہے۔ دستر خوان بچھ گیا۔ اور اس پر جرجیر کی بھاجی، سالن اور پیاز کی پتی مولی کے ٹکڑے تراشے ہوئے رکھے ہوئے تھے۔ مرغی کا سالن، گوشت کا سالن، آلو کا سالن سب حاضر تھا۔ چنے کے دانے پڑا ہوا بگھارا کھانا، پلیٹ میں آیا۔ لانبی روٹی بھی دستر خوان پر تھی۔ بسم اللہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے سب کو بڑے اصرار سے خوب کھلایا۔ میٹھا بھی تھا جس میں دودھ اور انگور شریک نظر آئے۔ میٹھا بھی خوب اصرار کر کے کھلایا گیا۔ تین بج گئے واپسی کی اجازت چاہی۔ چائے نوشی ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے احقر کے لئے ہدیۃً کپڑے کا جاءنماز اچھی قسم کا پیش فرمایا۔ اور بال پن کا ایک ڈبہ بھی عنایت فرمایا۔ بال پن کا ایک ایک ڈبہ عاشق علی صاحب، سید یوسف صاحب، فخر الدین صاحب سبھی کو تحفۃً ملا۔ ہمارے لئے رنگین بال پن کا ڈبہ منتخب ہوا۔ فخر الدین صاحب نے اپنا ڈبہ بھی احقر کے حوالے کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب، ہمشیرہ واحد خاتون صاحبہ کیلئے دوائیوں کی دو شیشیاں عنایت فرمائیں اور بتلایا کہ متلی، قے، چکر وغیرہ کی شکایت ہو تو استعمال کریں اور احقر کیلئے گولیوں کا ایک شیشہ عنایت فرمایا کہ صبح، دوپہر، شام ایک ایک کھالیں۔ ایک دوسری دوا کا ذکر فرمایا کہ وہ ملی نہیں ورنہ وہ بھی پیش کر دیتا۔ وہاں

سے مکان واپس ہوئے۔ عصر کا وقت قریب تھا الحمدللہ راستہ میں جماعت نصیب ہوگئی۔ عصر باہر پڑھ کر اندر داخل ہوئے چوتھے پارے کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کے درود کا ورد پورا ہوا اور تفصیلی دعا ہوئی۔ مغرب اور عشاء میں امام محترم کی قرأت صاف سن نہ سکے۔ مغرب میں نماز جنازہ پڑھی۔ قبل مغرب کلام غلام سے کلام کی خواندگی ہوئی اور عشاء تک پورا کلام پڑھ لیا گیا۔ پھر کلام کی مقبولیت اور اس کے شر سے حفاظت کی دعا ہوئی۔

۱۷رذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۸رڈسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہوکر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ بارہ رکعت تہجد پڑھی۔ اجابت کا تقاضہ ہوا۔ سیدھے نیچے اتر کر مکان پہنچے، طہارت سے فارغ ہوئے تھے کہ فجر کی اذان ہوگئی۔ جلدی سے وضو کر کے مکان میں مصلی پر نیت باندھ لی۔ ایک رکعت نصیب ہوئی جس کی تکمیل کر لی گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی میں جنازہ کا اعلان ہوا۔ گھر ہی کے مصلیٰ پر نماز جنازہ کی اقتدا کی۔ یہ مکہ معظّمہ میں پہلا وقت ہے کہ ایک رکعت چھوٹ گئی۔ سلام ودعا کے بعد باہر نکلے۔ ہجوم کافی تھا۔ لوگ پندرہ بیس منٹ دروازوں سے باہر نکلتے رہے۔ ذرا ہجوم کم ہوا تو پھر باب ملک عبدالعزیز سے داخل ہوکر اندر بیٹھ گئے۔ سورۂ فاتحہ کا ورد چل رہا تھا۔ قریب الختم تھا کہ پھر اجابت معلوم ہوئی۔ پھر جلدی سے مکان پہونچے اور ضرورت سے فارغ ہوکر وضو کر کے مکان ہی میں بیٹھ گئے۔ سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، انا انزلنا کا ورد پورا ہوا۔ تھوڑی دیر لیٹے رہے۔ دس بجے غسل کیا۔ ناشتہ کیا۔ گلتی پکی تھی، جمعہ کیلئے حرم شریف میں حاضر ہوگئے۔ خطبہ کے منبر کی سمت میں دوسری منزل میں جا کر بیٹھ گئے۔ سورۂ کہف، یٰسین شریف، مزمل کی تلاوت ہوئی۔ پانچویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم شروع ہوئی۔ پہلی اور دوسری منزل پوری ہوئی تھی کہ خطبہ کا وقت

قریب ہوا۔ سب کیلئے تفصیلی دعا ہوئی۔ جمعہ کی اذان ہوئی۔ سنتیں پڑھی ہی تھیں کہ السلام علیکم خطیب صاحب کی آواز آئی۔ اذان ہوئی، خطبہ ہوا، خطبہ حسب معمول طویل اور شرک و بدعت سے بچاؤ اور اعمال کو خالص کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، حج کی مبارکباد۔ آداب زیارتِ نبوی ؐ کا طریقہ، شدّ رحال کی حدیث قبور کیلئے سفر کی ممانعت پر مشتمل تھا۔ امام محترم نے جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ اور دوسری رکعت میں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ کی تلاوت فرمائی۔ بعد سلام نماز جنازہ ہوئی۔ جمعہ کا دن، بیت اللہ شریف میں جنازہ کی دعا۔ مرنے والوں کی قسمت قابل رشک نظر آرہی ہے۔ حرم شریف ہی میں بیٹھ کر یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ آج بعد جمعہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا موقع مل گیا۔ قبل عصر حزب اعظم کا ورد ہوا اور قبل مغرب حزب اعظم پوری ختم ہوئی اور سب کیلئے تفصیلی دعا ہوئی۔ بعد مغرب روز کے معمولات میں سے چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ چار تسبیح حسبنا اللہ اور ایک تسبیح آیۃ کریمہ کی تلاوت ہوئی۔ عشاء کی نماز کی دوسری رکعت میں امام صاحب نے الم نشرح کی تلاوت کی۔

پہلے جہاز کے مسافرین آج روانہ ہوگئے۔

۱۸ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۱۹ر ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہوکر حاضر حرم شریف ہوئے۔ حسب معمول عورتوں اور مردوں سے آج بھی بھرا ہوا اور بھرپور نظر آرہا تھا۔ آہستہ آہستہ دوسری منزل میں پہونچ گئے، مناسب جگہ دیکھی۔ نماز تہجد کی بارہ رکعتیں ادا ہوئیں۔ فجر کی اذان ہوئی سنتیں پڑھیں۔ اقامت ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا والی آیات کی تلاوت فرمائی۔ اور دوسری رکعت میں ختم سورہ تک تلاوت فرمائی۔ سلام ہوا۔ سلام کے بعد نماز جنازہ ہوئی۔ نماز فجر کے بعد سُوَرِ قرآنی کا ورد ہوا۔ سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۂ قدر کی تعداد

پوری ہوگئی۔ اشراق کی نماز پڑھی۔ پانچویں پارہ کی تلاوت ہوئی اور حزب اعظم کی پہلی منزل کا ورد ہوا۔ ناشتہ کر کے حاضر ہوئے۔ طواف کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہی کشمکش اور عورتوں، مردوں کا ملا جلا طواف چل رہا ہے۔ لاکھ کوشش کریں بھی تو بچنا مشکل ہے۔ طواف سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم کی سمت میں منبر کے آگے نفلیں پڑھیں۔ باب کعبہ کے قریب تھوڑی دیر کھڑے ہونے کا موقع مل گیا۔ حطیم کی طرف دیوار کعبہ کو تھامنے کا موقع مل گیا اور تفصیلی دعا ہوئی۔

طواف کے بعد الحمدللہ آج تحریری کام مسلسل ہوتا رہا۔ ظہر کی اذان تک تحریر جاری تھی۔ بعد ظہر مزمل صاحب تشریف لائے اور بہت سی دوائیں دے گئے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ عصر کی اذاں تک تحریر جاری تھی۔ مغرب کی اذان تک تحریر جاری تھی۔ اب عشاء کی اذان تک تحریر جاری ہے، ابھی مغرب اور عشاء پڑھی، عشاء کی نماز میں امام محترم نے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کی نماز کے بعد بھی نماز جنازہ ہوئی۔ کل جدہ کو واپسی کا دن ہے اور اپنی قسمت کو رو رہے ہیں۔

۱۹ / ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۰ / دسمبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ۔

یوم واپسی جدہ (یوم الفراق)

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہوکر حرم شریف میں حاضر ہوئے۔ بھیڑ حسب معمول پائی۔ آہستہ آہستہ دوسری منزل میں پہنچے۔ جگہ سنبھالی۔ بارہ رکعت تہجد کی ادا ہوئی اور کچھ تحریر ہوتی رہی۔ اذانِ فجر ہوئی۔ امام محترم نے نماز پڑھائی۔ دوسری سورتیں اچھی طرح سن نہ سکے۔ سلام کے بعد نماز جنازہ ادا ہوئی۔ پھر کچھ تحریر ہورہی تھی کہ فونٹین پن میں سیاہی ختم ہوگئی۔ مجبوراً تلاوت کی طرف متوجہ ہوئے اور چھٹویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کی پہلی اور آخری منزل پوری ہوئی۔ اشراق کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد طوافِ وداع کیلئے حاضری ہوئی اور کافی

ہجوم میں طواف وداع کیا۔ باب کعبہ کے سامنے کھڑے اور مختصر دعا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر مقام ابراہیم پر کشمکش میں نفل ادا ہوئی اور دعا ہوئی۔ ہر جگہ عورتوں اور مردوں کا ہجوم دیکھا اور پایا۔ آج جدہ کیلئے واپسی کا دن ہے کتنا ہی ناگوار ہو۔ نکلنے کے سوا چارہ نہیں۔ لانے والا ہی لے جاتا ہے اس کے سوا سکون اور چین کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ سامان وغیرہ باندھ کر ۲۰ روپیہ کرایہ پر موٹر لے کر سامان علی اکرم خاں صاحب معلم کے گھر تک لایا گیا ہے۔ یہاں سامان جدہ جانے کی موٹر پر سوار کیا جارہا ہے۔ افسوس ہے کہ آج سے حرم مبارک کی حاضری سے محرومی ہوگئی۔ الحمدللہ کہ اس مبارک سفر میں تہجد کا اہتمام رہا اور دونوں حرمین شریفین میں تہجد کی مستقل اور مسلسل اذانوں سے خصوصی تنبیہ اور توجہ ہوئی۔ الحمدللہ کہ وہ بھی مستقل معمول بن گئی۔ دوسرا مستقل اہتمام یہ رہا کہ دونوں مساجد مقدسہ میں پانچ منٹ کیلئے بھی سونے، آرام کرنے کا ارادہ نہ ہوا۔ ورنہ وہ تو ایسے ٹھنڈے اور ہوادار مقامات ہوگئے ہیں کہ داخل ہوتے ہی نیند آنے لگ جاتی ہے۔ اکثر دنوں میں ۲۴ گھنٹے مطاف بھرا رہتا ہے اور طواف جاری رہتا ہے۔ دوراتوں کو دو بجے رات کو جاکر دیکھا تو طواف جاری تھا۔ دھوپ کی شدت میں بھی طواف کو جاری دیکھا۔ بعض چھتریاں لگاکر بھی طواف کرتے دیکھے گئے اور بعض گرم اور تپتے ہوئے پتھروں پر سرگرمِ طواف نظر آئے۔ دونوں مقامات پر نمازوں کا اہتمام اور تکبیر تحریمہ کے ساتھ ادا کرنے کی پوری پوری کوشش ہوئی۔ اس بات کی کوشش رہی کہ اپنی طرف سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ بعض مرتبہ اپنی جگہ جب لوگوں کا دباؤ بڑھ گیا اور نماز پڑھنا مشکل ہوگیا تو وہاں سے اُٹھ کر باہر نکل گئے اور باہر میدان میں جاکر نماز پڑھی۔ ظاہری روایات پر عمل یہاں کا عام رجحان ہے بلکہ یہاں کے علماء کا مسلک ہی کہنا چاہئے۔ مغرب کی اذان کے بعد دو رکعت نفل پڑھتے امام محترم کو دیکھا۔ عام طور پر دوسرے

حضرات کو بھی اذانوں کے بعد سنتیں پڑھتے دیکھا۔ ٹھیک 6 بجے دن کے موٹر مکہ معظّمہ سے نکل رہی ہے۔ آبادی کے باہر نکلے ۸ بج رہے تھے۔ ڈرائیور صاحب نے بخشش ایک ایک ریال سب سے وصول کیا۔ پھر زمزم کے ہر ڈبے والے سے دو دو ریال وصول کیا۔ اور غنیمت ہے کہ دس بجے تک جدہ تک پہونچا دیا۔ عصر کی نماز مسجد جدہ میں جماعت سے پڑھی۔ مغرب میں امام محترم نے اَرَاَیْتَ الَّذِیْ کی کی تلاوت فرمائی اور اِذَا جَاءَ سورۃ کی تلاوت ہوئی۔ عشاء کی نماز میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى اور اَلَـمْ نَشْـرَحْ کی تلاوت ہوئی۔ پاسپورٹ اندراج کیلئے جدہ کے متعلقہ دفتر میں عاشق علی صاحب اور حافظ صاحب نے جا کر داخل کر دیا۔ مدینۃ الحجاج بھرا ہوا ہے۔ سڑک بھی آباد ہے۔ لوگ رات میں سڑکوں پر لیٹے رہے۔ پلاٹ نمبر ۱۴ کے باب الداخلہ میں اطمینان کی جگہ مل گئی اور کھانا، سونا وہیں ہوا۔

مسجد جدہ بعد مغرب بیان امام محترم — (ترجمانی ناقص جوان گجراتی تبلیغی)

دوستو بزرگو۔

شیخ نے مبارکباد دی کہ آپ کا حج مقبول ومبرور ہوا۔

اللہ نے ہم سب کو اللہ اور رسول کے گھر کی زیارت نصیب فرمائی۔ دین کا ایک مسئلہ سکھانا سو رکعت نماز سے بہتر ہے۔

میرے بھائیو! یہ فرما رہے ہیں عشاء کے قبل تک کی بات ہوگی۔ کسی کی کوئی بات پوچھنا ہے تو پوچھ سکتے ہیں۔ شیخ فرما رہے ہیں۔ آپ کا اصل وطن مکہ معظّمہ اور مدینہ طیبہ ہے۔ اللہ ایمان والوں کی تعداد بڑھائے۔ اسلام کے پانچ فرض ہیں۔ ایمان۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ جن میں استطاعت ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ احسان والی صفت پیدا کرنا۔ اللہ کی عبادت ایسی کرنا کہ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں، یا یہ سمجھے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

نماز انسان کی زینت ہے اور لباس کی طرح ہے۔ قبر میں جانے تک یہ فکر ہونی چاہئے۔ اللہ نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا تو اس وقت کوئی عبادت کا حکم نہیں تھا۔ اس وقت صرف قُوۡلُوۡا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ تُفۡلِحُوۡا کی دعوت تھی۔ ایمان کی حقیقت ہم جانتے ہیں۔ ہم سے زیادہ مشرکین مکہ جانتے تھے۔ ایک خدا کو مانو اور سب مخلوق کو چھوڑو۔ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ کو ماننے کے بعد قبروں، مقبروں، شجر، حجر، درخت، انسان، شیطان سب کو چھوڑ دینا اور صرف خدا کو الٰہ سمجھا جائے۔ کوئی الٰہ نہیں جو رزق دے سکے۔ شفا دے سکے اور موت وحیات عطاء کر سکے۔ سب مخلوق ہیں۔ اور مخلوق الٰہ نہیں نافع اللہ ہے۔ ضار اللہ ہے، رزاق اللہ ہے، شافی اللہ ہے۔ ہر چیز کا مدار لا الہ الا اللہ ہے۔ لینے والا اللہ ہے، دینے والا اللہ ہے۔ اس بات کا یقین دل میں اتر جانا چاہئے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ ذات میں شریک ہے نہ صفات میں شریک ہے۔ اس لئے لبیک کہنے میں ان سب کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ مشرک کی بخشش نہیں ہوتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی تعلیم دی۔ نماز سے پہلے، روزہ سے پہلے، حج سے پہلے، توحید بنیاد ہے اور اس طرح دوسری عبادتوں کا انحصار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید پر زور دیا اور پہلے ۱۳ سال تک توحید ہی پر اسلام کی عمارت بنائی گئی۔ ایمان رگ وریشہ میں پیوست ہو جانا چاہئے۔ جب مصیبت آتی ہے تو اِنَّـا لِـلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ پڑھتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ حول وقوت صرف اللہ کی ہے۔ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کا استحضار ہونا چاہئے۔

۲۰/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۱/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح اُٹھ کر مدینۃ الحجاج کے طہارت خانے میں طہارت کر کے وضو سے فارغ ہو کر مسجد مدینۃ الحجاج میں حاضر ہوئے۔ پہلے سے بہت کچھ لوگ حاضر تھے۔ تہجد حسب معمول ادا ہوئی۔ فجر کی اذان ہوئی، اقامت ہوئی، فجر کی نماز ہوئی۔ یہ

سب کام موذن صاحب نے انجام دیئے۔ نماز بھی اُنھوں نے ہی پڑھائی۔ پہلی رکعت میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ کی تلاوت اوردوسری رکعت میں وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ کی تلاوت۔ سلام کے بعد مصلیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے۔ حسب معمول انفرادی دعا نہ اجتماعی۔ تسبیحات فاطمہ غالباً پڑھتے ہوں گے۔ مدینۃ الحجاج کی نئی مسجد کافی وسیع وعریض نظر آئی۔ صف میں ایک سو آدمیوں کی گنجائش ہے اور ۲۴ صف ہوسکتے ہیں۔ دو ہزار چار سو وقت واحد میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ناشتہ کیلئے گئے۔ پلاٹ نمبر۱۴ کے باب الداخلہ کے پاس قیام ہے۔ لانبی روٹی تنوری۔ گھی اور شکر بھری ناشتہ میں تھی۔ تھوڑی دیر بعد مسجد میں حاضری ہوئی اور نماز تک تحریر کا سلسلہ جاری رہا۔ ظہر کے بعد جاکر پھر لانبی روٹی، شکر کھاکر سیب کھاکر چائے پی کر پھر مسجد میں حاضری ہوئی۔ آٹھویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ صبح اورادِ قرآنی میں سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، انا اعطینا کا ورد مکمل ہوا۔ چہار قل کی تکمیل بعد عصر ہوگئی۔ مغرب اور عشاء مدینۃ الحجاج کی مسجد میں ہوئی۔ مغرب میں امام صاحب نے وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ اور دوسرے سورہ کی تلاوت فرمائی۔ عشاء میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت فرمائی۔ بعد عشاء روانگی کا اعلان ہوا۔ سب لوگ بےفکر بیٹھ گئے تھے کہ آج محمدیؒ جہاز نہیں جائے گا۔ لوگ اپنی خانگی مصروفیات میں لگے ہوئے تھے۔ اعلان ہوتے ہی عشاء کی نماز کے بعد سب کے سب یکدم مصروف ہوگئے۔ اپنے اپنے سامانوں کو سنبھالا۔ موٹروں کا انتظار ہونے لگا۔ پہلے سامان کی موٹریں آئیں جو کافی بڑی اور بغیر ٹاپ کی تھیں۔ اور باڈر بلند تھا۔ بھاری سامان سب موٹر والے حضرات نے خود اُٹھالیا۔ اپنے احباب نے اپنی خوشی سے ان کی مدد کردی۔ پانچ سات منٹ میں سامان کی ایک موٹر سامان بھر کر نکلنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے حجاج کا سامان گودی پہنچ گیا۔ ان کے ساتھ ہی آدمیوں کو لے جانے والی موٹروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور وہ

بھی دیکھتے دیکھتے گودی پہنچے۔ 8.30 بجے اعلان اور ساڑھے دس بجے ہم گودی میں تھے۔ بلکہ جہاز پر چڑھ چکے تھے۔ صرف پاسپورٹ دو جگہ بتا کر مہر لگی۔ اور وہ بھی کام منٹوں میں ہو گیا۔ کسی بھی سامان کے بتانے کا سوال ہی نہیں نہ کسٹم نہ انکم ٹیکس۔ جہاز کے جھولے سے سامان بھی بڑی تیزی سے جہاز میں منتقل ہوتا ہے۔ جہاز میں کھانے کا بھی اعلان ہوا۔ چاول، آلو، دال کھانے کو مل گئے۔ لوگ بھی بارہ بجے تک سوار ہوتے رہے۔ سب نے کھا پی کر اور بعض حضرات نے اپنے سامان کی تلاش کر کے تھک کر سو گئے۔

۲۱/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۲/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ ایام البحر

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر جہاز کے عرشہ پر پہنچے۔ تہجد کی آٹھ رکعتیں ادا ہوئیں۔ اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئے۔ سورِ قرآنی کا ورد الحمدللہ پورا ہوا۔ اوپر جا کر اشراق پڑھی۔ جہاز والوں نے چائے کا اعلان کیا۔ دو بسکٹ اور سوجی ناشتہ میں ملی۔ چائے نوشی ہوئی۔ اتنے میں محسوس ہوا کہ جہاز حرکت میں آ گیا ہے۔ اوپر جا کر دیکھا تو جہاز کو متحرک پایا۔ ساتھ ہی تھوڑے فاصلہ پر ایک اور شاندار جہاز بھی ہمارے ساتھ ساتھ سمندر میں نظر آیا۔ جدہ کی سمت نظر اُٹھی سینکڑوں بلا مبالغہ سینکڑوں جہاز کھڑے نظر آئے۔ ۵۰۔۶۰ کو تو میں نے گن لیا۔ ایک جہاز کو داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی دیر لیٹے رہے۔ آج پہلا دن تھا چکر اور قے میں اکثر حضرات مبتلا رہے۔ اور بعض ابھی مبتلا ہیں۔ دوپہر کے کھانے سے قبل احقر نے بھی چکر محسوس کی۔ لیٹے رہے۔ ڈاکٹر صاحب نے سب کو گولیاں تقسیم کیں۔ احقر نے بھی ایک گولی کھا کر پانی پیا۔ اس کے ساتھ ہی دوپہر کا کھانا دو چار نوالے کھا کر پانی پیا۔ دس منٹ کے اندر قے ہوئی اور اس کے بعد سے طبیعت سنبھل گئی۔ واحد خاتون صاحبہ بھی دو تین دفعہ قے کر چکی ہیں، ظہر کی اذان تک لیٹے

رہے۔ ظہر کی اذان سن کر اوپر کے حصہ میں جا کر ظہر پڑھی۔ پھر آ کر لیٹے رہے۔ طبیعت صاف رہی۔ عصر حسب سفر سابق اول درجہ کے ہال میں پڑھ کر حاضر سیٹ ہو کر یہ جملے لکھے جا رہے ہیں۔ عصر کی نماز بنگلور کے مولانا نے پڑھائی۔ وقت 4.30 تھا۔ 4 بجے چائے پی لی۔ مغرب کی نماز درجہ اول میں پڑھی۔ دوسری رکعت میں بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظ کی تلاوت فرمائی۔ عشاء کی نماز میں هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى اور دوسری رکعت میں دوسری آیتیں تلاوت فرمائیں۔ مغرب کے بعد کھانا ہوا۔ روٹی نرم اور سخت ایک ایک ملی۔ آلو کا سالن، اچار ساتھ تھا۔ عشاء کے بعد درجۂ اول ہی میں تبلیغی کام کا مشورہ ہوا۔ اور نماز کے اوقات بھی مقرر ہوئے۔ فجر کی اذان 5.30 بجے جماعت 6 بجے۔ ظہر کی اذان ایک بجے اور نماز 1.30 بجے۔ عصر کی اذان 4.15 اور نماز 4.30 اور مغرب بعد غروب اور عشاء کی اذاں 8 بجے اور جماعت 8.15۔ پروگرام بھی طے ہوا۔ تین جگہ امام مقرر ہوئے۔ تین جگہ معلم مقرر ہوئے۔ بعد فجر مختصر تعلیم ہوئی۔ بعد ظہر مختصر تعلیم طے ہوئی۔ عصر تا مغرب روزانہ بیان طے ہوا۔ مشورہ ہونے تک ۹ بج رہے تھے۔ دعا کر کے اُٹھے۔ آج شام تک کچھ طبیعتیں سنبھل گئی ہیں۔ واپسی کا مطلب یہ ہے کہ فی گھنٹہ دس، بارہ میل کی رفتار سے حرمین شریفین سے بعد مکان ہوتا جا رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن ۔قافلہ کے امیر الحج صاحب کا نام شکیل عالم صاحب تھا اور جہاز کے کپتان، کپتان عثمانی تھے۔

۲۲/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۳ ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر اوپر جا کر ۱۲ رکعتیں تہجد کی ادا ہوئیں۔ دعا کر کے آ کر سیٹ پر بیٹھ گئے۔ ۶ بجے کے قریب فجر کیلئے عرشہ پر پہنچے۔ جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ نماز فجر ادا کر لی۔ آیۃ الکرسی، تسبیحاتِ فاطمہ پڑھ کر سور قرآنی

کا ورد شروع کیا۔ سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی کا ورد پورا ہوا۔ سورج ابھی نکلا نہیں تھا کہ چائے کا اعلان ہوا۔ سیٹ پر پہنچے۔ سوجی اور دو بسکٹ کھا کر چائے پی لی۔ چائے کے بعد چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ اور جا کر اشراق پڑھی۔ ہمارے جہاز کے ساتھ ساتھ دائیں طرف ایک جہاز اور بائیں طرف دو جہاز چل رہے تھے۔ کل ہی سے ان جہازوں کا ساتھ ہے۔ آج ہواؤں میں کچھ سکون بھی ہے۔ ۱۱ر بجے دوپہر کا کھانا ہوا۔ گوشت کا سالن، دال، اچار ملے۔ کھانا کھایا ہی تھا کہ آج ایک گجراتی بزرگ کا جہاز ہی میں انتقال ہوگیا۔ ۱۱ر بجے دن انتقال ہوا۔ **11.30** بجے نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ نماز جنازہ میں شرکت ہوئی۔ کیا قابلِ رشک موت ہے۔ حج کی تکمیل کے بعد کی واپسی اور پورا سمندر قبر اس کی برزخ کی وسعتوں اور آخرت کی وسعتوں کو کوئی سوچے تو کیا سوچے جہاز کے ۹ دن کا فاصلہ جس کی قبر کی چوڑائی ہو اور لانبائی کا تو تم حساب بھی نہیں جان سکتے۔ گہرائی کا پتہ ہی نہیں چل سکا۔ جہاز سے ایک لکڑی کا صندوق بنا ہوا ہے۔ اس سے چرخ لگی ہوئی ہے اور رسی بندھی ہوئی۔ پورے صندوق کو آہستہ آہستہ چھوڑ کر پانی تک پہنچادیا اور پانی کے قریب اُلٹ دیا۔ لاش سمندر میں پہنچ گئی۔ قیامت تک حج کرتے رہیں۔ کن کو کیا نوازا جاتا ہے کون جانے؟

آج حزب اعظم کی ایک منزل اور نویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ نمازیں درجہ اول پر بھر پور ہو رہی ہیں۔ آج عصر کے بعد احقر کا بیان ہوا اور یہ اس سفر کا پہلا بیان تھا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات یاد دلائے گئے۔ (۱) پیدا کرنا (۲) انسان بنانا (۳) مسلمان بنانا (۴) اُمت محمدیؐ میں پیدا کرنا (۵) نمازوں کی توفیق دینا (۶) حج وزیارت کی دولت سے نوازنا۔ احسانات وانعامات کی بارش ہو رہی ہے۔ اب اپنی حفاظت کرنا۔ نفس وشیطان دونوں دشمن ہیں۔ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا وَلَاتَتَّبِعُوا الْهَوٰی. اَفَرَأَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ ۔ کیا آپ نے اس شخص کو

دیکھا جس نے اپنے نفس کو الٰہ بنالیا ہے۔ خدا بنالیا ہے اور خود نفس کا بندہ بن گیا ہے۔ اللہ اس حالت سے نکالے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تعمیل۔ خدا اور رسول کے عاشق بن جائیں۔ یعنی ان کے حکموں کی تعمیل کریں۔ روزہ رکھیں۔ زکوٰۃ نکالیں، حج کریں، حج میں مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کا جو نقشہ نظر آیا ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔ نماز اور مسجد، مسجد اور نماز جہاں رہیں یہی رنگ پیدا کرلیں۔ نیک صحبت میں رہیں۔ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۔ سچوں کے ساتھ رہیں۔ بری صحبت سے بچیں۔ تمام شعبوں میں حکم کی تعمیل پیش نظر رہے۔ نکاح کو آسان کریں وغیرہ۔ عشاء کی نماز بھی درجہ اول میں ہوئی۔ امام محترم نے وَالنَّجم کی تلاوت فرمائی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن.

۲۳؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۴؍ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز پنجشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر اوپر جا کر بارہ رکعت تہجد پڑھی۔ سیٹ پر آکر بیٹھے حزب اعظم کا ورد پورا ہوا۔ فجر کی اذان ہوئی۔ درجہ اول میں پہنچے۔ منزل سوم و چہارم کا ورد ہوا۔ فجر کی نماز ادا ہوئی۔ بنگلوری امام صاحب نے نماز پڑھائی و النجم کی تلاوت فرمائی۔ بعد سلام دعا ہوئی۔ دعا کے بعد کچھ حضرات اُٹھ گئے اور کچھ حضرات اعلان سن کر بیٹھ گئے۔ تبلیغی نوجوان نے بات رکھی اور ذکر کی فضیلت بیان فرمائی۔ سبحان اللہ پر گھوڑا خیرات کرنے کا ثواب۔ الحمدللہ پر اونٹ خیرات کرنے کا ثواب، لاالہ الا اللہ زمین آسمان بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کا ثواب سنایا۔ حضرت رابعہ بصریؒ کا واقعہ بیان فرمایا کہ اُنھوں نے اللہ کی محبت میں اپنے کو جلا کر خاک بنالیا تھا۔ ناشتہ کا اعلان ہوا۔ ناشتہ کے لئے پہنچے۔ کاغذ میں لپٹا ہوا میٹھا اور دو دو بسکٹ کھا کر چائے پی لی۔ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کا ورد پورا ہوا۔ اوپر جا کر

اشراق پڑھی۔ پھر آکر کوثر اور چہار قل کا ورد پورا کیا۔ ابھی طہارت و وضو سے فارغ ہوئے اور کھانے کا اعلان ہوا ہے۔ دوپہر میں چاول، کڑی، مچھلی، اچار حاضر تھے۔ کھانا کھا کر آرام کیا۔ ظہر کے بعد دسویں پارے کی تلاوت ہوئی۔ اور حزب اعظم کی پانچویں منزل کا ورد پورا ہوا اور تفصیلی دعا ہوئی۔ ظہر کے بعد تبلیغی بھائی صاحب کی تقریر ہوئی۔ حسب معمول تبلیغی انداز تھا۔ ایمان و یقین کی دعوت۔

بعد عصر بنگلوری مولانا کا بیان رہا۔ ضروری اور مناسب ہدایات و بیانات رہے۔ کسی قدر عربوں کی شکایت بھی آ گئی تھی۔ وہ نہ ہوتا تو مناسب تھا۔ مغرب میں اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور وَالْعَصْرِ کی تلاوت فرمائی۔ آرام کیا گیا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

۲۴ / ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۵ / ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز جمعہ

صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر اور جا کر تہجد ادا کی۔ الحمد للہ واپس آکر سیٹ پر بیٹھ گئے۔ حزب اعظم کی چھٹی اور ساتویں منزل کا ورد پورا ہوا اور تفصیلی دعا ہوئی۔ فجر کی اذان ہوئی۔ نماز کیلئے درجہ اول پہنچے۔ فجر ادا ہوئی۔ سلام کے بعد دعا ہوئی اور ایک تبلیغی نوجوان نے بات رکھی۔ پھر تعلیمی مذاکرہ ہوا۔ اس کے بعد اشراق پڑھ کر سیٹ پر حاضر ہو گئے۔ جہاز شمال مشرق کی طرف جاتا ہوا نظر آیا۔ سورہ فاتحہ کا ورد ہوا۔ ناشتہ میں روٹی، آلو کا سالن اور چائے تھی۔ ناشتہ کر کے طہارت و وضو سے فارغ ہو کر سورِ قرآن کا ورد ہوا۔ تبلیغی بزرگ آکر کچھ دیر مشورہ کرتے رہے۔ دوپہر کے کھانے کا وقت ہوا۔ کھانے میں بریانی، دال، پیاز، میٹھا کھانا شامل تھا۔ ۱۱ ربجے سُورِ قرآنی کا ورد پورا ہوا۔

ظہر کے بعد تبلیغی بزرگ کا بیان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی عظمت و احترام اور احتیاط پر بیان ہوا۔ شکوہ شکایت نامناسب ہے۔ یہ بیان ذرا سخت ہو گیا اور خصوصیت پیدا ہو گئی تھی۔ آج عصر کے بعد بہاری مولانا کا بیان طے ہوا تھا۔ لیکن

بنگلوری مولانا نے دوپہر کے بیان سے متاثر ہوکر عصر کے بعد خود ہی بیان فرمایا اور گویا ظہر کے بیان کا جواب دیا۔ بعض الفاظ مولانا سے بھی سخت نکل گئے۔ اعتدال کا مقام بڑا ہی مشکل ہے۔ اللہ کی توفیق ہو اور بیان سے مناسبت ہو تو اعتدال ممکن ہے۔ ورنہ مشکل ہے۔

عشاء کے بعد مشورہ ہوا کہ آج بہاری بزرگ عالم دین کا بیان بعد عصر ہونا چاہئے۔ رات میں مقام انسانیت کی تکمیل ہوئی۔ اس کے بعد آرام کیا۔

۲۵/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۶/ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہوکر اوپر پہنچے۔ وقت زیادہ ہوگیا تھا۔ تہجد صرف چار رکعت ادا کرلی۔ پھر فجر کی سنتیں پڑھ لیں۔ بنگلوری مولانا نہیں تھے۔ دوسرے صاحب نے نماز فجر پڑھائی۔ بعد سلام ودعا تبلیغی نوجوان نے دس منٹ تبلیغی برکات بیان کیں کہ ہر لائین کے آدمیوں کو اس کام سے فائدہ ہوا ہے۔ کچھ دن پہلے صابو صدیق مسافر خانے میں ڈیڑھ صف بڑی مشکل سے ہوتی تھی۔ جب سے کام شروع ہوا ہے مسجد نا کافی ہے۔ اور آگے پیچھے مسجد کی توسیع ہونے والی ہے۔ نماز کے مذاکرہ کے بعد ناشتہ کیلئے حاضر ہوئے۔ سیویاں، بسکٹ، چائے حاضر تھی۔ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کا ورد پورا ہوا۔ اوپر جاکر تازہ وضو کرکے سیٹ پر آکر یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ بعد ظہر تبلیغ بزرگ نے بیان کیا۔ حرم شریف میں لوگوں کی بے احتیاطیاں بیان کیں اور فکر دلائی۔ یہ بھی بیان کیا کہ مولانا محمد عمر پالن پوری نے مکہ معظّمہ میں حرم شریف میں عربی میں تقریر کرتے ہوئے عربوں کو بتایا کہ تمہارے بزرگوں کے سامنے اسلام کے دشمنوں نے عورتوں اور مالوں کو بچھا دیا تھا۔ لیکن اُنھوں نے نظر اُٹھا کر بھی ان کی طرف نہ دیکھا۔ اللہ نے ان کو فتح ونصرت عطاء فرمائی۔ آج دشمنوں نے خود عربی عورتوں کو بے حجاب کردیا ہے ان کو اپنی عورتوں کے پیش کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اس کی فکر کرنی چاہئے۔ اسی بھائی نے بتایا کہ شیخ الحدیث مولانا ذکریا اور مولانا انعام الحسن صاحب مغرب سے عشاء تک دعاؤں اور توجہ میں مصروف رہتے تھے۔ احقر نہ مل سکا۔ عشاء کے بعد آج کی تقریروں کا مشورہ ہوا۔ آرام کیا۔

۲۶/ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۷/ ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز یکشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر سیٹ ہی کے پاس تہجد ادا ہوئی۔ پھر استغفار وغیرہ پڑھتے رہے۔ فجر کی اذان ہوئی۔ جماعت میں حاضری ہوئی بعد سلام ودعا ایک تبلیغی نوجوان نے دس منٹ بات رکھی۔ پھر نمازوں کے حلقے ہوئے ایک التحیات غلط پڑھتے ہوئے پائے گئے۔ ان کی تصحیح ہوئی۔ ناشتہ کا اعلان ہوا۔ ناشتہ میں سیویاں، دو بسکٹ اور چائے تھی۔ سورۂ فاتحہ کا ورد پورا ہوا۔ ناشتہ کے بعد تحریری کام خوب ہوا۔ حزب اعظم کی ایک منزل ہوئی اور چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ آج بعد عصر مولوی مومن علی صاحب حیدرآبادی کا بیان ہوا۔ نمازوں کا اہتمام اور نماز کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر ہے۔ نفس سے اطمینان نہیں رہنا چاہئے۔ مولانا روم نفس کی کارستانی کی بڑی تفصیل بتاتے ہیں۔ اس سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔ خود پیغمبر بھی وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ کہتے ہیں۔ دوسروں کا ذکر کیا ہے؟ ہر چیز علامات سے پہچانی جاتی ہے۔ اسی طرح نماز وحج بھی اپنی علامتوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ حج مقبول کے آثار اگر پیدا ہوں تو حج کو مقبول سمجھنا۔ ورنہ حاجی کی زندگی میں نافرمانی پیدا ہوئی تو بڑے خطرے کی بات ہے۔ اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

مومن صاحب کے بیان کے بعد تبلیغی بھائی صاحب مغرب کی اذاں تک بات کرتے رہے۔ آج عشاء کی نماز کے بعد قرأت اور نعت کا پروگرام ہے۔

۲۷/ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۸/ ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز دوشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر درجہ اول میں پہنچے۔ وقت

زیادہ ہو گیا تھا۔ دو رکعت تہجد پڑھ کر دو رکعت سنتیں پڑھ لیں۔ فجر کی اقامت ہوئی۔ محمد مومن صاحب امام تھے۔ سلام و دعا کے بعد تبلیغی نوجوان نے دس منٹ بات رکھی۔ پھر نماز کے مذاکرہ کی دعوت دی۔ بہت سے حضرات اُٹھ گئے تھے۔ کم حضرات نے مذاکرہ میں شرکت کی۔ سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورہ قدر کا ورد پورا ہوا۔ باہر جا کر چار رکعت اشراق کی پڑھی، چار رکعت چاشت ادا ہوئی۔ اب تحریر کا ارادہ ہے۔ کلمہ طیبہ کے مضمون کی کتابت ہوئی۔ ناشتہ میں کھیر تھی۔ ناشتہ سے پہلے حزب اعظم کی ایک منزل پڑھی۔ ظہر کے بعد چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ ایک تسبیح آیت کریمہ حَسْبُنَا اللّٰہُ کی پڑھی۔ عصر کے بعد مولوی محمد مومن صاحب نے خود ہی بیان شروع کر دیا۔ اور مغرب تک بیان کرتے رہے۔ بعض حضرات نے آپس میں پوچھا بھی کہ یہ خلاف مشورہ بیان ہو رہا ہے۔ مغرب اور عشاء درجہ اول ہی میں ادا ہوئی۔ آج آسمان پر کچھ بادل نظر آئے اور کچھ ترشح ہوا۔ بعد عشاء آرام کیا۔

۲۸/ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۲۹/دسمبر ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر تہجد پوری ادا ہوئی اور سیٹ ہی کے پاس ادا ہوئی۔ حزب اعظم کی آخری منزل پوری ہوئی۔ فجر کیلئے درجہ اول میں حاضری ہوئی۔ بعد سلام و دعا تبلیغی نوجوان نے دس منٹ بات رکھی۔ آج مذاکرہ کیلئے وقت نہ مل سکا۔ تعلیم کے وقت مذاکرہ کا اعلان ہوا۔ آج طلوع سات بج کر پانچ منٹ پر ہوگا۔ اس کا اعلان ہوا اور یہ بھی اعلان ہوا کہ فجر کی اذان ۶ بجے اور جماعت 6.30 بجے ہو گی۔ ناشتہ میں کاغذ میں لپٹا ہوا میٹھا اور ایک بسکٹ اور چائے تھی۔ سورہ فاتحہ کا ورد پورا ہوا۔ کچھ دیر لیٹے رہے۔ پھر وضو سے فارغ ہو کر اشراق و چاشت اوپر پڑھ کر سیٹ پر حاضر ہوئے۔ آیۃ الکرسی کا ورد پورا ہوا اور دعا ہوئی۔

آج بعد ظہر اور بعد عصر احقر ہی کے تفصیلی بیانات ہوئے۔ ظہر کے بیان میں

کلمہ طیبہ کی فضیلت، اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثَمَنَ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ پوری پوری تفصیلات پیش ہوئیں۔ بعد عصر کے بیان میں صبر وشکر، دعا، توبہ، توکل کرنے کی گذارشات پیش کی گئیں۔ مصیبتیں اور نعمتیں، ان کی حکمتیں تفصیل سے عرض کی گئیں۔ نعمت عذاب ہوتی ہے۔ مصیبت عذاب ہوتی ہے، مصیبت کفارہ سیأات ہوتی ہے۔ مصیبت باعثِ ترقی درجات ہوتی ہے۔ مثالی تفصیلات پیش ہوئیں۔ عشاء کے بعد مشاعرہ کی صدارت بھی ہوئی۔ حافظ صاحب نے ''زیارت مبارک'' دردؔ صاحب کی سنائی۔ احقر نے بھی ''سرمایۂ قلوب محبت رسول ﷺ کی'' سنائی۔ بارہ ۱۲ بجے آرام ہوا۔

۲۹ ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م ۳۰ ر ڈسمبر ۱۹۷۵ء روز چہار شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہوکر درجہ اول میں نماز فجر کیلئے حاضری ہوئی۔ وقت قریب تھا۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھ گئے۔ مومن علی صاحب نے امامت فرمائی۔ سلام و دعا کے بعد تبلیغی نوجوان نے دس منٹ بات کی اور حسب معمول ضروری اور کام کی باتیں بیان کیں۔

کچھ دیر لیٹ کر اُٹھے وضو کر کے اشراق چاشت پڑھی گئی۔ اوپر سے آکر یہ جملے لکھے جارہے ہیں۔ کھانے کا اعلان بھی ہوگیا۔ نمازیں درجہ اول ہی میں ادا ہوتی رہیں۔ ۴ر بجے بمبئی پہنچ گئے۔ عصر سے مغرب تک پاسپورٹ پر دستخط ہوئے۔ رات میں جہاز ہی میں قیام رہا۔

۳۰ ر ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ م یکم جنوری ۱۹۷۶ء روز پنجشنبہ۔ بمبئی

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہوکر سیٹ ہی کے پاس تہجد ادا کی۔ حزب اعظم کی ایک منزل پڑھی۔ فجر کی نماز کے لئے درجہ اول میں حاضر ہوئے۔ فجر مومن صاحب بنگلوری نے پڑھائی۔ اعلان ہوا کہ فجر جلد پڑھ لیں۔ صبح ہوتے ہی

جہاز والے کولی کو بھیجنے والے ہیں۔ کولیوں کے ذریعہ پہلے سامان گودی پر پہونچایا جائے۔ پھر آپ حضرات اتریں۔ جہاز کی طرف سے بھی آج ناشتہ میں گوشت اور روٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔ سب کھا پی کر تیار تھے ہم نو بجے گودی پر پہنچ گئے تھے۔ ایک بجے گودی سے فارغ ہوئے۔ آج کولیوں اور مزدوروں کے خرچے کافی ہوئے مسافر خانہ میں موٹر میں حاضری ہوئی۔ سامان اتارنے، چڑھانے کی ایک ریل پیل تھی۔ ۳ر بجے مسافر خانہ میں روٹی کھا کر مسجد میں نماز ظہر ادا ہوئی۔ محبوب حسین صاحب کے صاجبزادے اور بہو صاحبہ گودی پہنچ گئی تھیں۔ حیدرآباد سے عمر جان اور صادق علی مع اہلیہ عمر جانی پہنچ گئے ہیں۔ مسافر خانہ میں داخلہ کے وقت ان حضرات سے ملاقات ہوئی۔ آج عمر جانی سے معلوم ہوا کہ ریزرویشن صرف سیٹوں کا ۷ر جنوری کا ہوسکا ہے۔ ۱۲ر تاریخ تک سیٹ ریزرو ہو چکے ہیں۔ عصر، مغرب، عشاء مسافر خانہ کی مسجد میں ادا ہوئی۔ عصر اور مغرب کے بعد تبلیغی جماعت کام کرتی نظر آئی۔ مسافر خانہ بھرا ہوا ہے۔ سینکڑوں حضرات صحن میں زیر سما ٹھیرے ہوئے ہیں۔ اپنا قیام، گزشتہ قیام گاہ کے سامنے وارانڈہ میں دوسری منزل پر ہے۔ آج گودی ہی میں سُورِ قرآنی کا ورد مکمل ہوا تھا۔ مسافر خانے کی مسجد میں بارہویں پارے کی تلاوت ہوئی۔ عشاء کے بعد کھانا کھا کر آرام کیا۔

۲ر جنوری ۱۹۷۶ء روز جمعہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر مسافر خانے کی مسجد میں حاضری ہوئی۔ آٹھ رکعتیں تہجد کی ادا ہوئیں۔ بستر پر جا کر لیٹے رہے۔ فجر کی اذان ہوئی۔ مسجد میں حاضر ہو کر سنتیں پڑھیں۔ امام مسجد مسافر خانہ وسفید ریش بزرگ نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں وَالضُّحٰی کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں اَلَمْ نَشْرَحْ کی تلاوت فرمائی۔ سلام ودعا کے بعد امام صاحب نے پانچ سات منٹ

بیان کیا۔ حاجیوں کو مبارکباد دی اور ہدایت دی۔ مغفرت پر مبارکباد دی۔ عرفات میں حج سے گناہ معاف ہوئے ہیں۔ لیکن نمازیں معاف نہیں ہوئیں۔ یہ تو مرنے تک پابندی کرنا چاہئے۔ یہ بھی فرمایا کہ نکاح کرنے سے آدمی کو آرام رہتا ہے اور عزت کی موت مرتا ہے ورنہ آخری وقت بیٹا اور بہو کا محتاج ہو جاتا ہے۔ جب تک معدے میں غذا ہضم ہوتی رہے نکاح کرنا چاہئے۔ بال، بچوں کو کھلانے والے اللہ ہیں۔ قبل فجر بھی تبلیغی صاحب کا بیان رہا۔ امام صاحب کے بعد دو تین حضرات نے بیان کیا اور تشکیل کی۔ سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی کا ورد پورا ہوا۔ سورہ کہف، یٰسین شریف، منزل شریف کی تلاوت ہوئی۔ کھانا کھا کر غسل جمعہ سے فارغ ہو کر جامع مسجد بمبئی میں حاضری ہوئی۔ سوا بارہ ہو رہے تھے۔ جامع مسجد میں بیٹھ کر سورۂ یٰسین اور سورۂ کہف کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم منزل درود پوری ہوئی۔ پہلی منزل کی کچھ دعائیں ہوئیں۔ بارہ بج کر ۴۵ منٹ پر جمعہ کی اذان ہوئی۔ الصلوٰۃ سنۃ الجمعہ کا اعلان ہوا۔ سنتیں پڑھ کر بیٹھے۔ ۱۲/۵۰ پر موذن صاحب نے درود پڑھایا۔ اور کچھ حمد وثنا کرتے رہے۔ ۱۲/۵۰ پر امام محترم تشریف لائے۔ سیدھے منبر پر پہنچ گئے۔

موذن صاحب نے اذان دی اور خطبہ شروع ہوا۔ خطبہ اول پانچ منٹ ہوا۔ وقفہ میں موذن صاحب نے بلند آواز میں اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا بِالْخَیْرْ پڑھا۔ امام صاحب اُٹھے اور اُنھوں نے دوسرا خطبہ دیا۔ یہاں بھی خطبہ کاغذ پر دیکھ کر ہوئے۔ اقامت ہوئی۔ امام صاحب نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں ھواللہ الذی سے پہلے کی آیتوں سے شروع فرمایا۔ (لَایَسْتَوِیْ اَصْحَابُ النَّارِ وَاَصْحَابُ الْجَنَّۃِ) دوسری رکعت میں ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ سے ختم تک تلاوت فرمائی اور سلام پھیر دیا۔ سلام کے ساتھ ہی مختصر دعا ہوئی۔ لوگ سنتوں میں مشغول ہوئے۔ موذن صاحب زور سے سبحان اللہ تین بار۔ الحمدللہ تین بار۔ اللہ اکبر تین بار پڑھا۔ اس کے بعد امام

صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور آخر میں موذن صاحب نے زور سے فاتحہ پڑھی۔ بعد نماز مصافحہ بھی ہوا۔ جمعہ کے بعد مکان حاضر ہوئے۔ راستہ میں فونٹن پن پانچ روپیہ میں خریدا گیا (بلیو برڈ لکھا ہوا) عصر ایک اور مسجد میں ہوئی۔ مغرب ادا ہوئی۔ اور عشاء کی نماز میں امام صاحب نے پہلی رکعت میں وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا اور دوسری میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ کی تلاوت فرمائی۔

آج یوسف بھائی کی دوکان کو جانا ہوا۔ چائے پی۔ آج اُردو طباعت کے کام کی اطلاع ملی۔ مسافر خانہ میں بھی ایک سے ملنے کا مشورہ ملا۔ چہار قل کا ورد مکمل ہوا۔

یکم محرم ۱۳۹۶ھ م ۳ رجنوری ۱۹۷۵ء روز سہ شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہوکر مسجد مسافر خانہ میں حاضر ہوئے۔ آٹھ دس رکعتیں تہجد کی ادا ہوئیں۔ کمرے میں آکر لیٹے رہے۔ فجر کی اذان ہوئی۔ وضو کر کے مسجد میں داخل ہوئے۔ امام صاحب مسجد مسافر خانہ نے فجر پڑھائی۔ پہلی رکعت میں وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور دوسری رکعت میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ کی تلاوت فرمائی۔ بعد سلام دعا ہوئی۔ تبلیغی حضرات نے نماز سے پہلے بھی بیان کیا اور نماز کے بعد بھی بیان اور قرآنی حلقے ہوئے۔ سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کا ورد ہوا۔ اشراق ادا ہوئی۔ مکان پر حاضر ہو کر تھوڑی دیر لیٹے رہے۔ ناشتہ کر کے علوی بک ڈپو پہنچے۔ منتظم صاحب سے کتاب کے سلسلہ میں مشورہ ہوا۔ موصوف نے بیان کیا کہ بمبئی میں طباعت کے اخراجات بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ کاتب صاحب فی صفحہ (۵) روپیہ تک لے لیتے ہیں۔ طباعت کے اخراجات بھی زیادہ ہیں۔ حیدرآباد میں ہی طباعت مفید و مناسب ہوگی۔ تاج کمپنی کے منتظم صاحب سے بھی مشورہ ہوا۔ اُنھوں نے بھی حیدرآباد ہی میں طباعت کا مشورہ دیا۔ پھر ہمیں کتاب بھی تین چار دن میں مطلوب تھی۔

مکان حاضر ہوکر چاول اور مچھلی کھائی۔ ظہر کی نماز پڑھ کر روزنامچہ لکھا۔ نمازیں مسجد مسافر خانہ ہی میں ہوئیں۔ مغرب میں امام صاحب نے قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کی تلاوت فرمائی اور عشاء میں وَالضُّحٰی اور اَلَمْ نَشْرَحْ کی تلاوت فرمائی۔ نمازوں کے بعد تبلیغی حضرات کی مصروفیات جاری ہیں۔

اخبار کی دنیا میں آج پہلی مرتبہ بمبئی کا ''انقلاب'' دیکھنے میں آیا۔ چہار قل کا ورد ہوا۔ محمد یونس صاحب اور محبوب حسین صاحب آج روانہ ہوگئے۔

۲ رمحرم ۱۳۹۶ھ م ۴ رجنوری ۱۹۷۶ء روز یکشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہوکر بستر ہی میں تہجد پڑھی اور پھر لیٹے رہے۔ فجر کی اذان کے بعد حاضر مسجد ہوئے۔ نماز فجر میں امام صاحب نے اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ کی تلاوت فرمائی۔ سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورۂ قدر کا ورد پورا ہوا۔ نماز سے پہلے اور نماز کے بعد تبلیغی حضرات کے بیانات اور حلقے ہوئے۔ اشراق ادا ہوئی۔ چڑوے اور حافظ صاحب کے ستّو کا ناشتہ ہوا۔ ظہر کی نماز یہیں ہوئی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد بمبئی کے مقامات دیکھنے کا پروگرام بنا۔ عاشق علی صاحب، صادق علی صاحب، واحد خاتون صاحبہ اور حافظ سید یوسف صاحب ساتھ تھے۔ سڑک تک پیدل جا کر تقریباً چار بجے بس میں سوار ہوئے۔ فی کس ۴۰ پیسے ٹکٹ تھا۔ حاجی علی کے اسٹیج پر اترے۔ وہاں سے پیدل چھوٹی سی سمندری سڑک کے ذریعہ درگاہ پہنچے۔ دس منٹ کا راستہ تھا۔ پانچ بج رہے تھے۔ عصر کی نماز درگاہ کی چھوٹی سی خوبصورت مسجد میں پڑھی۔ عصر کی نماز پڑھ کر درگاہ شریف میں جا کر فاتحہ پڑھی۔ کٹگرا اور گنبد خوبصورت نظر آئی۔ گنبد چھوٹی ہے۔ اللہ کا احسان ہے کہ مسجد آباد نظر آئی۔ اتوار کی وجہ سے زائرین زیادہ ہی تھے۔ درگاہ اور مسجد کے دروازوں پر نام دیکھنے کی کوشش کی جو ناکام ہوئی۔ عورتوں کیلئے علیحدہ مسجد دیکھ کر

بہت ہی خوشی ہوئی۔ عورتیں بھی نماز پڑھتی نظر آئیں۔ غیر مسلم بہت کم نظر آئے۔ درگاہ شریف سمندر میں ہے جب پانی درگاہ کے پیچھے تک کافی اتر جاتا ہے تو لوگ زیارت کو آتے ہیں۔ اور جب پانی بڑھنا شروع کر دیتا ہے تو واپس ہو جاتے ہیں۔ گیارہ بجے رات سے پانی بڑھنے کی اطلاع ملی۔ درگاہ شریف کے قریب کافی مکانات بھی بن گئے ہیں۔ سہانا اور پُرسکون مقام ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ ٹھیرے ہوئے ہیں۔ دق کے مریض خصوصیت کے ساتھ کافی خرچ پر مکانات لے کر یہاں قیام کرتے ہیں۔ آب و ہوا مریضانِ دق کیلئے بہت مفید سمجھی جاتی ہے۔ تھوڑی دیر ٹھیر کر یہاں سے نکلے۔ حسبِ ذوق عوام زیارت گاہیں، تفریح گاہیں تعلیمات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن بن گئی ہیں۔ باب الداخلہ سے لے کر درگاہ تک بھکاریوں کی قطار نظر آئی۔ جن کی تعداد سینکڑوں تک پہونچ گئی ہے۔ سڑک پر آکر ہوٹل میں چائے نوشی اور موز خوری ہوئی۔ یہاں سے بس میں سوار ہو کر مقام ماہی اسٹیج پر اترے فی کس کرایہ ۶۵ پیسے ادا کئے گئے۔ اسٹیج پر اتر کر دو فرلانگ چلنا پڑا۔ درگاہ کے قریب پہنچے تھے کہ مغرب کی اذان ہوگئی۔ جلدی جلدی مسجد میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ جماعت مل گئی۔ شافعی امام صاحب نے نماز پڑھائی۔ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ کی تلاوت فرمائی۔ امام صاحب کی قرأت اچھی معلوم ہوئی۔ مسجد کافی بڑی اور آباد نظر آئی۔ مغرب میں پوری مسجد بھر گئی تھی۔ سات، آٹھ صف تھے۔

درگاہ بھی، گنبد بھی کچھ بڑی نظر آئی۔ درگاہ میں جا کر فاتحہ پڑھی۔ حسب معمول درگاہ زائرین سے آباد تھی۔ نام دیکھا تو نظر آیا۔ "قطب کوکن حضرت مخدوم شاہ بابا ماہیم"۔ یہاں بھی سینکڑوں فقراء نظر آئے۔

عشاء مسافر خانہ میں پڑھی امام صاحب نے اَلَمْ نَشْرَحْ اور اِنَّا اَنْزَلْنَا کی تلاوت فرمائی۔

۵/جنوری ۱۹۷۶ء م ۳/محرم ۱۳۹۶ھ روز دوشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر ۳ بجے تہجد ادا کر کے لیٹے رہے۔ فجر کی اذان کے بعد طہا ۔ اور وضو کر کے مسجد صابو صدیق میں حاضری ہوئی۔ قبل نماز تبلیغی حضرات کے بیانات ہوتے رہے۔ امام صاحب نے فجر کی نماز میں وَالضُّحٰی اور اَلَمْ نَشْرَحْ کی تلاوت فرمائی۔ تبلیغی بیانات میں عرفات کی دعوت، حج کی حفاظت، ریل میں نماز کی حفاظت، گھر جا کر سیدھا مسجد میں داخلہ، سب کیلئے ہدایت و دعا۔ اپنی اپنی مسجدوں کی آبادی کی فکر، ریڈیو، گھڑیال یہ سب جھگڑے ڈالنے والے تحفے ہیں۔ زمزم اور کھجور بھی ختم ہو جانے والے عارضی تحفے ہیں۔ دین کی فکریں عام کرنا یہ خاص تحفے ہیں۔ دین کی فکر کیلئے مدینہ کو چھوڑنا۔ مدینہ سے زیادہ قریب کر دیتا ہے۔ شیطان حج کا دشمن ہے وہ خراب کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس سے محفوظ رہنا چاہئے۔ اسی طرح کے ضروری بیانات چل رہے ہیں۔

سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی کا ورد پورا کر کے اشراق پڑھ کر کمرے میں حاضر ہوئے۔ ناشتہ کر کے لیٹے رہے۔ ظہر اور عصر مسجد ہی میں ادا ہوئی۔ قبل عصر چودھویں اور پندرھویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ حزب اعظم کی دوسری اور آخری منزل ختم ہوئی۔ اور تفصیلی دعا ہوئی۔

آج محبوب نگر کا ٹیلی گرام ملا کہ ۹/جنوری کو جوڑ ہے۔ مغرب کی نماز میں امام محترم نے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور وَالْعَصْرِ کی تلاوت فرمائی۔ تبلیغی حضرات کے بیانات ہوتے رہے۔ عشاء کی نماز امام صاحب نے پڑھائی۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ کی تلاوت فرمائی۔ چہار قل کا ورد پورا ہوا۔

معلوم ہوا کہ آج مسافر خانہ میں خفیہ پولیس نے دھاوا کیا اور بہت سے لوگوں کا مال ضبط کر لیا۔ جو کسٹم دے کر آئے تھے۔

۶ رجنوری ۱۹۷۶ء م ۴ رمحرم الحرام ۱۳۹۶ھ روز سہ شنبہ

آج تین بجے صلوٰۃ اللیل ادا ہوئی۔ لیٹے رہے۔ فجر کی اذان کے بعد اُٹھ کر سیدھے مسجد میں حاضری ہوئی۔ نماز فجر ادا ہوئی۔ امام صاحب نے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور وَالضُّحٰی کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد دعا ہوئی۔ دعا کافی طویل مانگی جاتی ہے۔ قبل فجر تبلیغی بیانات اور حلقے بعد فجر ہوئے۔ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کا ورد پورا ہوا۔ ماہنامہ ''البلاغ'' بمبئی ماہ ڈسمبر دیکھنے کو ملا۔ اچھے مضامین نظر آئے۔ البلاغ میں ایک مکتوب میں کچھ اطلاعات نظر آئیں جو قابلِ ذکر ہیں۔

منیٰ میں وزارت داخلہ کے بیان کے مطابق مرنے والوں کی تعداد (۱۳۱) زخمیوں کی تعداد (۱۵۱) جلی ہوئی موٹروں کی تعداد (۱۸۳) مصیبت زدوں کو حکومت نے ایک ہزار ریال دیا۔ خیمے جلے ہوؤں کو اسپنج کے گدے اور کمل دیئے گئے۔ موٹروں کی قیمت دی جائے گی۔ ہزاروں خیمے جل گئے۔ ہزاروں موٹریں جل گئیں۔ نقصان کا اندازہ کروڑوں کا ہے۔ دو بجے کا وقت ہے۔

آج اللہ کا حرم پہلے سے پانچ گنا وسیع ہے۔ مگر نماز کے وقت لوگ حرم کے آس پاس کئی فرلانگ تک صفیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ نشریات سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاج کی تعداد (۹) لاکھ ہے۔ مگر یہ اندازہ صحیح نہیں ہے۔ سال گزشتہ کا اندازہ لوگوں نے بیس ۲۰ لاکھ بتایا ہے۔ اس سال اس سے کم نہیں معلوم ہوئے۔ یہ انسانی تخمینہ ہے۔ ہجوم کا اندازہ لگانا ہی مشکل ہے۔ ''البلاغ''

مقام حادثہ پر ہم بھی حاضر تھے۔ لیکن قہر خداوندی کے دیکھنے اور تفصیل جاننے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

گیارہ بجے گیٹ آف انڈیا دیکھنے کو نکلے۔ پیدل ہی سفر ہوا۔ تھوڑی دیر بیٹھ کر سمندر کے کیچڑ کا نظارہ کر کے واپس ہوئے جو سمندری آلات کے ذریعہ نکالا جا رہا

تھا۔ سمندر میں بے شمار جہاز اور لاتعداد چھوٹی کشتیاں بھی نظر آئیں۔ لوگ کشتیوں میں تفریحی سفر بھی کر رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ انگریزوں نے ہندوستان کی دریافت کے سلسلے میں یہ گیٹ بنایا تھا۔ سمندری ساحلی منظر دیکھنے کے لئے لوگ آتے جاتے نظر آئے۔ غنیمت ہے کہ بمبئی میں بے شرمی اور بے حیائی کے مناظر دیکھنے میں نہیں آئے۔ اور غنڈہ گردی کی روایتیں بھی سننے میں نہیں آئیں۔ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں شریف بمبئی کا نظارہ کرایا۔

چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ ظہر اور عصر کی اذانیں مسجد ہی میں ہوئیں۔ قبل عصر سولھویں پارہ کی تلاوت ہوئی۔ قبل مغرب حزب اعظم کا ورد مکمل ہوا اور تمام احباب کیلئے تفصیلی دعا ہوئی۔ مغرب کی نماز میں امام صاحب نے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ اور لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ کی تلاوت فرمائی۔ حرم شریف کا ھذا البیت یاد آ گیا۔ مگر اب یاد آنے سے کیا ہوگا۔ زندگی بھر یاد ہی کرتے گزارنا ہے۔ عشاء کی نماز مسجد صابو صدیق ہی میں ادا ہوئی۔ امام صاحب نے نماز میں وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ کی تلاوت فرمائی۔ غنیمت ہے کہ مسجد صابو صدیق میں کوئی بدعت رائج نہیں ہے۔ کل ۱۲/۵۰ کی گاڑی سے حیدر آباد کا ارادہ ہے۔ اس لئے قافلہ تیاریوں میں مصروف ہے۔

آج مولوی کمال الرحمٰن صاحب کا خط اور پروگرام کا پرچہ ملا۔

۵/محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۷/جنوری ۱۹۷۶ء روز چہار شنبہ

آج رات میں دو تین مرتبہ اُٹھنا ہوا۔ ۴/بجے صلوٰۃ اللیل ادا ہوئی۔ فجر کی اذان کے بعد مسجد میں حاضری ہوئی۔ تبلیغی بیانات جاری تھے۔ امام صاحب نے فجر کی نماز میں اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ اور ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَہ کی تلاوت فرمائی۔ دعا کے بعد تبلیغی حلقے بھی ہوتے رہے۔

سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کا ورد پورا ہوا۔ دلائل الخیرات کی پہلی منزل کا ورد ہوا۔ سترھویں پارے کی تلاوت ہوئی۔ اوپر آکر ناشتہ سے فارغ ہوئے۔ اسٹیشن جانے کی تیاریاں ہیں۔ قافلہ میں عاشق علی صاحب اور اہلیہ عاشق علی صاحب، عمر جانی اور اہلیہ عمر جانی۔ ان کے صاحبزادے صادق علی، غلام محمدؒ، سید یوسف محبوب نگری شریک ہیں۔

ٹھیلہ گاڑی پر سامان اسٹیشن پر پہنچا۔ تین گھوڑا گاڑی میں اسٹیشن پہنچے۔ سیٹ ریزرو تھے۔ کولیوں سے سامان سوار کرانے کی بات بھی طے ہوگئی تھی۔ اس لئے بہت آسانی سے سوار ہوگئے۔ الحمدللہ ۱۲ر بجے اسٹیشن پہنچ گئے۔ ۱۲/۲۵ کو گاڑی میں سوار ہوگئے۔ ٹھیک ۱۲ بج کر ۵۰ منٹ پر بمبئی اسٹیشن سے گاڑی نکل گئی۔ گاڑی میں بیٹھ کر چہار قل کا ورد پورا ہوا۔ ٹھیک دیڑھ بجے پہلے غار سے گاڑی گزری۔ اپنی سیٹ پر ہی دوپہر کا کھانا کھایا۔ حیدرآباد کے اور حضرات بھی ڈبے میں مل گئے۔

ظہر اور عصر کی نمازیں گاڑی میں تنہا پڑھی گئیں۔ مغرب اور عشاء جماعت سے پڑھنے کی توفیق ہوگئی۔ حافظ سید یوسف صاحب نے امامت فرمائی۔ عشاء پڑھ کر، روٹی اور سالن رات کے کھانے میں ملی۔ دروازے کے قریب بستر بچھانے کو جگہ مل گئی۔ وہیں آرام کیا۔ حافظ صاحب بھی وہیں لیٹ گئے۔ رات میں اُٹھ کر وقت زیادہ ہوگیا سمجھ کر گیارہ بجے ہی صلوٰۃ اللیل ادا کرلی گئی۔

گاڑی میں نیند اچھی طرح نہ آسکی۔ ساڑھے تین بجے عاشق علی صاحب نے بیدار کیا اور بتایا کہ تانڈور اسٹیشن ہے۔

۶ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۸ر جنوری ۱۹۷۶ء روز پنجشنبہ

کوڑنگل کے احباب ملاقات کیلئے تشریف لائے ہیں۔ عبدالغنی صاحب، عبدالرحیم صاحب درد، عبدالحمید صاحب اور کچھ دوسرے حضرات سے ملاقات

ہوئی۔ احباب اتر گئے اور گاڑی روانہ ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ مولوی نوال الرحمٰن صاحب گاڑی میں دوسرے ڈبے میں موجود ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ بھی تشریف لائے اور ملاقات ہوئی۔

۵/۲۰ پر گاڑی اسٹیشن نامپلی پر پہنچ گئی۔ احباب سامان اتارنے میں مشغول ہوگئے۔ احقر کو بتایا گیا کہ کچھ حضرات آپ کے منتظر ہیں۔ گاڑی سے اترے تو بہت سے احباب کو منتظر پایا۔ منتظم صاحب جنجوعہ کمپنی نے پھولوں کے ہاروں کے ساتھ ملاقات فرمائی۔ جعفر امام صاحب ونپرتی کے دیگر احباب رکن الدین صاحب، سید علی صاحب سعید الرحمٰن صاحب، سید لئیق، سید شہیر، سید صغیر احمد، کمال الرحمٰن صاحب اور بہت سے حضرات سے ملاقات ہوئی۔ فجر کی نماز کے لئے اسٹیشن کی مسجد کیلئے جارہے تھے۔ راستہ میں مولانا حمید الدین عاقل اور سید اسمٰعیل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہاں بھی پھولوں کے ہار ملے۔ عزیز الرحمٰن، قمر الدین صاحب، موذن صاحب اڈیکمیٹ نے بھی تکلیف فرمائی تھی۔ مسجد میں حاضری ہوئی۔ فجر کی نماز ادا ہوئی۔ امام صاحب نے سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی دوسری رکعت میں تلاوت فرمائی۔ مولانا عاقل بھی جماعت میں شریک تھے۔ نماز پڑھ کر اسٹیشن پہنچے۔ منتظم صاحب جنجوعہ کمپنی کی موٹر میں سوار ہوکر کاروان کیلئے روانہ ہوئے۔ مکان کے قریب موٹر سے اتر کر ٹپّہ چبوترہ کی مسجد میں حاضری ہوئی۔ دو رکعت نفل ادا ہوئی۔ دو رکعت شکرانہ ادا کر کے مکان ۴۳/۶۱۰۔ ۵۔ ۱۳ میں داخل ہوئے۔ گھر میں داخل ہوکر سب کو سلام مسنون ادا کیا اور گھر میں بھی دو رکعت نفل ادا کی گئی۔ اشراق کی نماز بھی ادا ہوئی۔ گھر میں بہت سے احباب اور خواتین سے ملاقات اور گلپوشی رہی۔ یحیٰ صاحب تشریف لائے اور عشاء تک ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔

عشاء کی نماز پڑھ کر آرام کیا۔ احباب کو حج کے تین دن کا روزنامچہ سنایا گیا۔ کل کا ناشتہ بی پاشا کے پاس۔ دوپہر کا کھانا نظامی کے پاس اور ۱۶ر کا اجتماع بھی طے ہوا۔

۷ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۹ر جنوری ۱۹۷۶ء روز جمعہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر۔ دو رکعت تہجد ادا کر کے سنتیں پڑھ کر مسجد ٹپہ چبوترہ حاضر ہوئے۔ امام صاحب نے لا یستوی کی تلاوت فرمائی۔ سلام کے بعد سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کا ورد پورا ہوا۔ مکان حاضر ہوئے۔ چائے نوشی ہوئی۔ ۹ بجے ناشتہ کے لئے بی پاشا کے مکان پر حاضری ہوئی۔ ناشتہ کر کے وہیں بعض خواتین و احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔

حجامت بنوائی، غسل کیا اور جمعہ کی نماز کے لئے مکہ مسجد حاضر ہوئے۔ امام صاحب نے نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں طٰہٰ کی آیات کی تلاوت کی اور دوسری رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کی تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد پنشن آفس جا کر تنخواہ کی تاریخیں دیکھیں۔ ۱۲ر تاریخ کو اطلاع ملی۔ زیر باقی کی صورت میں ۳۰ر تاریخ مقرر ہے۔

چوک سے فتاویٰ عثمانی لے کر مکانِ نظامی حاضر ہوئے۔ دوپہر کا کھانا کھایا۔ 3½ بجے بس اسٹانڈ حاضری ہوئی۔ 4½ بجے محبوب نگر کیلئے نکلے۔ عصر بس ہی میں پڑھنی پڑی۔ مغرب جڑچرلہ میں ہوئی۔ عشاء رحمانیہ محبوب نگر میں ادا ہوئی۔

رات کا کھانا کھا کر واپس ہونے تک ۱۲ بج رہے تھے۔ مدینۃ العلوم پہنچ کر آرام کیا۔ رات میں یونس صاحب کے پاس زمزم اور کھجوروں کا تبرک نصیب ہوا۔

۸ر محرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۱۰ر جنوری ۱۹۷۶ء روز شنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر دو رکعت تہجد کی پڑھی۔ نماز فجر کمال الرحمٰن نے پڑھائی اور الٓمٓ کی ابتدائی آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ نماز کے بعد

مولوی عبدالقیوم صاحب جاوید کا تفصیلی خطبۂ استقبالیہ بہت ہی جامع اور مانع سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔احقر کا بیان رہا۔نور ھادی اور نور الٰہی کی مناسبت کا بیان رہا۔ چراغ یکہ، قندیل، پٹرومکس کی مثالوں کی توضیح اور حقائق کی تطبیق ہوئی۔ یہی صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوت کی مثال ہے۔صالحیت چراغ سے مناسبت رکھتی ہے۔ شہادت یکہ سے مطابقت رکھتی ہے۔ صدیقیت قندیل سے مطابقت رکھتی ہے۔اور نبوت پٹرومکس سے گہری اور قریبی مناسبت رکھتی ہے۔

بعد کی نشست میں باسط صاحب کے حالاتِ زندگی سامنے آئے۔ان کے بعد معین الدین صاحب نے منڈری کی تاریخ پیش کی۔ظہر کے بعد کھانا کھایا وقفہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔۳ بجے سے دوسری نشست شروع ہوگی۔احقر کے روزنامچہ کے کچھ صفحات اور مضامین بھی سنائے جارہے ہیں۔حافظ سید یوسف صاحب کے تاثرات تفصیلی رہے۔ عبدالرحمٰن صاحب کے تاثرات اور عبدالغنی صاحب کے تاثرات بھی رہے۔محمد حنیف صاحب، عبدالرحیم صاحب درد، عبدالقیوم صاحب جاوید کے بیانات رہے جو حسب معمول مناسب اور مفید تھے۔عشاء کے بعد احقر کا بیان رہا۔اصول معرفت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

معرفت کے کچھ اصول ہیں۔اسی سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔وہ معرفت خالق کی ہو یا مخلوق کی۔ ذات کی معرفت صفات سے۔ صفات کی معرفت افعال سے۔افعال کی معرفت آثار سے ہوتی ہے۔ ذات مرجع اسماء وصفات کا نام ہے۔ اسماء وصفات دو قسم کے ہیں۔کامل اور ناقص۔کامل اسماء صفات، حیات، علم، ارادہ، قدرت، سماعت، بصارت کلام ہیں۔ ناقص صفات موت، جہل۔ اضطرار۔ عجز۔ اندھاپن، بہرہ پن اور گونگا پن ہے۔صفاتِ کاملہ مرجع ذات کامل ہے اور وہی خدا کی ذات ہے۔ناقص اسماء وصفات مرجع ذات ناقص ہے۔اور وہ بندہ کی ذات ہے۔ آج بہت سے حضرات تشریف لائے۔

۹ رمحرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۱۱ رجنوری ۱۹۷۶ء روز یکشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت و وضو سے فارغ ہو کر دو رکعتیں تہجد کی ادا کیں۔ وقت زیادہ ہو گیا تھا۔ اس لئے سنتیں پڑھ کر فجر کی نماز کا انتظار کیا۔ فجر کی نماز جمال الرحمٰن صاحب نے پڑھائی اور لَا اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ کی تلاوت فرمائی۔ سلام ودعا کے بعد عبدالرحیم صاحب درد نے سورۂ کوثر کی روشنی میں فہم قرآن کو پیش کیا۔ اور دو تین نظمیں بھی سنائیں۔

ان کے بعد جمال الرحمٰن صاحب نے بیعت کی حقیقت پر روشنی ڈالی اور آدھا گھنٹہ بیان کیا۔ ضروریات سے فارغ ہو کر کھانا کھا کر دوسری نشست کی تیاری ہے۔

دوسری نشست میں عبدالرحمٰن صاحب کے تاثرات اور محمد یونس صاحب کے تاثرات رکھے گئے۔ نوال الرحمٰن صاحب کا بیان رہا۔ جس میں وجود لفظی اور وجود ذہنی اور وجود عینی کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ وجودِ لفظی اور وجودِ ذہنی یہ دونوں تکمیل مقصد کیلئے بیکار ہیں۔ اصل چیز وجود عینی ہے۔

جیسے روٹی کا لفظ ہے۔ لفظ لکھ دینا وجود لفظی ہے۔ ذہنی خاکہ بنانا وجود ذہنی ہے۔ اصل روٹی کا سامنے آجانا وجود عینی ہے۔ دین کے معاملات میں بھی اسی طرح حقیقت کی یافت ہونی چاہئے۔

مولوی عبدالقیوم صاحب جاوید نے حقائق و معارف بیان کئے۔ خالق کیا ہے؟ مخلوق کیا ہے؟ مخلوق کے ساتھ خالق کیا ہے؟ یہ تین مہماتی مسائل ہیں اور یہ تمام حقائق اور معارف کی بنیادیں ہیں۔

شئے کی حقیقت کیا ہے؟ قبل تخلیق یہ کیا کہلاتی ہے اور بعد تخلیق کیا کہا جاتا ہے۔ گویا معلوم اور مخلوق کی توضیح فرمائی اور معلوم مخلوق کیسے ہوتا ہے اس کی تشریح فرمائی۔ اور بہت سی ضروری باتیں بیان کیں۔

پھر جعفر علی صاحب نے نعت سنائی جو بہت موثر تھی۔ درد صاحب کی بھی ایک نعت سنائی۔ مولوی عبدالقیوم صاحب جاوید نے حقائقِ فکر بیان کیے۔ ذکر و فکر سے مناسبت جیسی ہو ویسے ہی ان کے حقائق کھلتے ہیں۔ فکر اہل علم کیلئے بہت مفید اور موثر ہے۔

احقر کا بیان ہوا۔ نفس و دل و روح کا ذکر ہوا۔ نفس کی تفصیلات بیان ہوئیں۔ دل کا تعلق علم سے ہے۔ روح کا تعلق نور سے ہے۔ نفس کا تعلق انا سے ہے۔

عشاء کے بعد مسجد رحمانیہ میں احقر کا بیان رہا۔ آخر میں تبلیغی بزرگ نے موٴثر بیان اور تفصیلی دعا فرمائی۔

آرام کرنے تک ڈیڑھ بج رہا تھا۔

۱۰ رمحرم الحرام ۱۳۹۶ھ م ۱۲ر جنوری ۱۹۷۶ء روز دوشنبہ

آج صبح اُٹھ کر طہارت اور وضو سے فارغ ہو کر دو رکعت تہجد پڑھی اور فجر کی سنتیں ادا ہوئیں۔ نماز میں احقر کو امام بنایا گیا۔ طٰہٰ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ کی تلاوت کی گئی۔

بعد فجر عبدالرحیم صاحب درد نے فہم قرآن کے جلوے دکھائے۔ شعور سے اللہ احد کہہ لینا زندگی کے انقلاب کیلئے کافی ہے۔

اللہ کو علیم سمجھنے سے انسان کے خیالات اور وساوس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اللہ کو بصیر سمجھنے سے انسان کے اعمال کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اللہ کو سمیع سمجھنے سے انسان کی زبان کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ ناشتہ ہوا۔ اور دوسری نشست ہو رہی ہے۔ عبدالحئی صاحب نے اپنا مکتوب سنایا۔ محمد حنیف صاحب اور عبدالقیوم صاحب جاوید کے تفصیلی مفید اور موثر بیانات ہوئے۔

قبل ظہر احقر کا آخری بیان ہوا اور دعا ہوئی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی صاحب دامت برکاتہم

کی دیگر مطبوعہ کتابیں

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام
- حالات اور تعلیمات محبوب سبحانیؒ
- زندگی میں غم کیوں؟ مصائب کیوں؟ علاج کیا؟
- نجات اور درجات کا راستہ
- سورۃ الکوثر کا پیغام امت مسلمہ کے نام
- ملفوظات۔ حضرت شاہ صوفی غلام محمدؒ
- تقلید کیا اور کیوں
- مختصر حالات مچھلی والے شاہ صاحبؒ
- معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- ایمان، اجمال، تفصیل، تحقیق
- تلاوت قرآن آداب وفضائل
- نغمہائے نورانی (۱) (۲) (۳)
- دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں
- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
- تابدار نقوش
- آئینہ غلام
- استعانت کے طریقے
- تبرکات حرمین
- شفاعت۔ مفہوم، اقسام و درجات
- احوال دل
- ایمان واحسان
- بیعت
- تفسیر سورۃ الفاتحہ
- ہدایت اور راہ اوسط
- طریقہ صلوٰۃ وسلام
- سیر انفس
- کلام غلام
- دینی باتاں منظوم
- دو اہم مدارج
- مجاہدہ
- خوف الٰہی
- زکوٰۃ
- قربانی
- مکاتیب عرفانی
- پہلا درس بخاری
- ولایت
- درمانِ حرمین
- فیض ونقوش
- سرزمین دکن میں
- کلمہ طیبہ
- سورۃ الاخلاص
- خودشناسی وحق شناسی
- سیدھا راستہ
- جنت
- دو برکت والی راتیں
- عکس جمال نعتیہ کلام
- الشجرۃ العالیہ
- شیطان سے جنگ
- دعوت وتبلیغ
- سکونِ دل
- مکتوبات غلام
- خدا کی پہچان
- دیدہ ودل
- علم اور اہل علم
- افکار سالک
- تین اللہ والے
- اِدراکات۔ منظوم کلام